روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

اشاعت کا ۴۲ واں سال

Visit us at: www.dailyafaaq.com

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

afaaqkashmir.yahoo.com | dailyafaaq

RNI NO: 43732/85 Saturday 09 May 2026

ESTABLISHED IN 1985

09 مئی 2026، بمطابق 21 ذوالقعدہ 1447ھ سنیچر وار، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 111، صفحات 8، قیمت 3 روپے

3 حکومت ہوائی جہاز کے لئے جزوی ملکیت، بنیادی حیثیت پر غور کر رہی ہے

7 کرسٹیانو رونالڈو نے فٹبال کی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا

8 اسرائیل کی توسیعی پالیسیاں علاقائی امن کو خطرے میں ڈال رہی ہیں

نشہ مکت مہم: منشیات فروشوں کی کروڑوں روپے کی جائیدادیں ضبط

پولیس نے جنوبی کشمیر کے کئی علاقوں میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت کاروائیاں انجام دیں

بارہمولہ میں این ڈی پی ایس کیس میں ملوث ملزم کی جائیداد مسمار

سرینگر/ ۸ مئی (آفاق نیوز) نشے سے پاک جموں و کشمیر 100 روزہ مہم کے تحت منشیات کے نیٹ ورکس کے خلاف سب سے بڑی کارروائیوں میں سے ایک میں، اننت ناگ پولیس نے جمعرات کو جنوبی کشمیر کے سنگم علاقے میں این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 68-F کے تحت تقریباً 6.5 کروڑ روپے مالیت کی جائیداد ضبط کی اور ضبط کی۔ پولیس کے مطابق پولیس نے بتایا کہ یہ کارروائی، این ڈی پی ایس ایکٹ کے باب وی اے کے تحت کی گئی انکوائری کے بعد بشیر احمد میر ولد گل محمد میر اور ان کے خاندان کے افراد کیخلاف کی گئی، جو ڈونی پورہ سنگم کے رہائشی ہیں۔ حکام کے مطابق، انکوائری سے یہ بات سامنے (بقیہ ۶ پر)

جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کے اختیارات میں مزید اضافہ

ٹیلی مواصلاتی خدمات کا مکمل کنٹرول

ہنگامی صورتحال میں یا عوامی تحفظ کے مفاد میں ٹیلی کام سروسز کو معطل کرنے کا اختیار

سرینگر/ ۸ مئی (ایجنسیز) مرکزی حکومت نے ایک اہم اقدام کے بطور جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے اختیارات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ اب لیفٹیننٹ گورنر کو جموں وکشمیر میں ٹیلی کام خدمات پر کنٹرول استعمال کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، لیفٹیننٹ گورنر ٹیلی کمیونیکیشن خدمات کو بلاک کر سکتے ہیں، مداخلت کی اجازت دے سکتے ہیں، پیغامات کو ڈکرپشن (خفیہ تحریر کو سمجھنا) کا حکم دے سکتے ہیں، اور کسی بھی عوامی ہنگامی صورتحال میں یا عوامی تحفظ کے مفاد میں ٹیلی کام سروسز کو معطل کر سکتے ہیں۔ جمعرات کو جاری ایک سرکاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا کہ مرکز نے جموں وکشمیر کے لیفٹنٹ گورنر کو عوامی تحفظ کے واقعات یا قومی ہنگامی صورتحال کے دوران یونین ٹریٹری میں ٹیلی کام خدمات سے متعلق سگنلز کو روکنے، سروس کی معطلی اور پیغامات کو ڈکرپشن جیسے اختیارات استعمال کرنے کا اختیار دیا ہے۔ جمعرات کو گزٹ میں شائع ہونے والے نوٹیفکیشن میں آئین کے آرٹیکل 239 کی شق ایک کا حوالہ دیتے ہوئے، صدر جمہوریہ نے لیفٹیننٹ گورنر کو ہدایت کی (بقیہ ۶ پر)

کابینہ کی توسیع میں تاخیر کی وجہ ریاستی درجہ دینے سے انکار، اندرونی مسائل نہیں، عمر عبداللہ

نیشنل کانفرنس میں کوئی ایکناتھ شنڈے نہیں

"بی جے پی ریاستی حیثیت کو بلیک میل سیاست کے آلے کے طور پر استعمال کر رہی ہے"

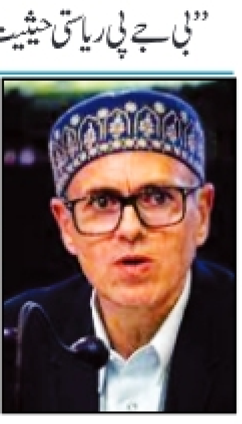

سری نگر/ ۸ مئی / جے کے این ایس / مرکزی زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعہ کو بی جے پی پر جموں و کشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کے معاملے پر بلیک میل سیاست میں ملوث ہونے کا الزام لگایا اور کہا کہ کابینہ کی توسیع میں تاخیر کا تعلق یونین ٹریٹری کی حیثیت سے ہے۔ عمر عبداللہ نے دعویٰ کیا کہ حکمران جماعت نیشنل کانفرنس کے اندر کسی خوف یا تقسیم کی وجہ سے نہیں، اور نہ اس پارٹی میں کوئی ایکناتھ شنڈے ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق سرینگر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس کے اندر مکمل اتحاد ہے اور کسی بھی اندرونی سیاسی عدم استحکام کی قیاس (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ منعقد

اے اے وائی کنبوں کو دو سو یونٹ مفت بجلی سکیم کے نفاذ اور جل شکتی محکمے کی تنظیم نو کی تجویز پر تبادلہ خیال

سرینگر/ ۸ مئی / (ایجنسیز) آج یہاں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی صدارت میں کابینہ کی میٹنگ منعقد ہوئی سرکاری ذرائع کے مطابق کابینہ نے جموں وکشمیر میں اے اے وائی کنبوں کے لیے مفت بجلی کے 200 یونٹس کے نفاذ پر تبادلہ خیال کیا اور محکمہ جل شکتی کی تنظیم نو کو بھی منظوری دی، سرکاری ذرائع نے ذرائع کے مطابق کابینہ کے اجلاس میں اے اے وائی خاندانوں کو 200 یونٹ بجلی فراہم کرنے کے طریقہ کار پر غور کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق، اے اے وائی خاندانوں کے اعداد و شمار میں فرق تھا، محکمہ خوراک، سول سپلائیز اور کنزیومر افیئرز کے اعداد و شمار پاور (بقیہ ۶ پر)

جنگ میں برتری اور دشمن سے آگے رہنے کے لیے 'حیرت کا عنصر' پیدا کریں: راج ناتھ سنگھ

"دشمن کے حیران کن اقدامات سے بھی چوکنا رہنا ہوگا اور ہمیشہ اس سے دو قدم آگے رہنا ہوگا"

نئی دہلی/ ۸ مئی (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے تیزی سے بدلتے ہوئے جغرافیائی اور سیاسی سیکورٹی منظر نامے میں ہر قسم کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رہنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، خود مختار نظام، ڈیٹا اینالیٹکس اور محفوظ مواصلاتی نیٹ ورکس میں صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل کے تنازعات ہائبرڈ خطرات، معلومات کے غلبے اور سائبر، خلا اور الیکٹرو میگنیٹک شعبوں میں بیک وقت چلائی جانے والی مہمات سے متاثر ہوں گے۔ مشترکہ کمانڈروں کی کانفرنس کے دوسرے اور آخری دن کمانڈروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر سنگھ نے 'آپریشن سندور' کو قومی مفادات کے تحفظ کے لیے فوری، درست اور مشترکہ جوابی کارروائی کی علامت قرار دیا۔ انہوں نے کہا، "آپریشن سندور ہندوستانی دفاعی افواج کے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے تیز رفتار اور مربوط ردعمل کا ثبوت ہے۔" انہوں نے تینوں افواج کے کمانڈروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس مہم اور موجودہ عالمی سیکورٹی صورتحال سے سبق سیکھ کر مستقبل کے لیے ہمیشہ تیار رہیں۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کو مختصر مدت، گہری رسائی، انتہائی شدت اور اثر انگیز مہم قرار دیا، جس نے ہندوستان کی اپنے دشمنوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنے کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اسے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اسٹریٹجک صلاحیتوں اور قوم کے اجتماعی عزم کی علامت قرار دیا۔ ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے انقلابی اثرات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے (بقیہ ۶ پر)

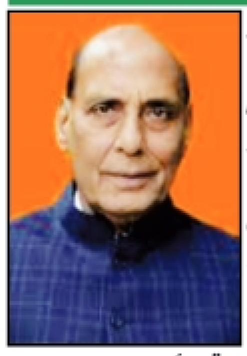

ہراسانی کے الزام کے بعد امر سنگھ کالج کا پرنسپل اور اسسٹنٹ پروفیسر معطل

تحقیقات کا حکم، جو بھی ملوث ہوگا سخت کارروائی کی جائیگی

کابینہ کی میٹنگ معمول کی مشق، اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے، سکینہ ایتو

سرینگر/ ۸ مئی / سی این آئی / امر سنگھ کالج سرینگر میں میڈیا سٹڈیز شعبہ کے سربراہ کے خلاف ایک طالبہ کی طرف سے ہراساں کرنے کی مبینہ شکایت کے بعد وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ حکومت نے کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر اور پرنسپل دونوں کو معطل کر دیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر تعلیم سکینہ ایتو نے کہا کہ ہمارے پاس اس طرح کے رویے کو برداشت کرنے کی پالیسی نہیں ہے۔ ہمیں کل ایک شکایت موصول ہوئی تھی اور میں نے فوری طور پر سیکرٹری ہائر ایجوکیشن محکمہ سے اسسٹنٹ پروفیسر اور امر سنگھ کالج کے پرنسپل کے خلاف معطلی کا حکم جاری کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے معاملے کی انکوائری کا حکم دے دیا ہے اور ایک ہفتے میں رپورٹ پیش کی جائے گی۔ ایتو نے مزید کہا کہ جو بھی اس معاملے میں ملوث پایا جائے گا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کابینہ کی میٹنگ معمول کی مشق ہے اور یہ کوئی نیا معاملہ نہیں ہے۔ (بقیہ ۶ پر)

این سی آر بی رپورٹ: سائبر کرائم اور بچوں کے خلاف جنسی استحصال کی صورتحال تشویشناک

خواتین کیخلاف جرائم کے اعداد و شمار جاری، اتر پردیش سرفہرست

نئی دہلی/ ۸ مئی (یو این آئی) نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) نے 'ہندوستان میں جرائم 2024' اور 'حادثاتی اموات اور خودکشی 2024' (اے ڈی ایس آئی 2024) کی تفصیلی رپورٹ جاری کر دی ہے۔ سال 2024 کے اعداد و شمار پر مبنی یہ رپورٹ ملک کی امن و امان کی صورتحال کی ایک ملی جلی تصویر پیش کرتی ہے۔ جہاں ایک طرف خواتین، دلتوں (ایس سی) اور قبائلیوں (ایس ٹی) کے خلاف جرائم میں کمی دیکھی گئی ہے، وہیں سائبر فراڈ اور بچوں کے خلاف جنسی استحصال کے بڑھتے ہوئے اعداد و شمار نے سکیورٹی ایجنسیوں کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ملک میں مجموعی جرائم میں 6 فیصد کی کمی آئی ہے۔ سال 2023 میں جہاں 62.41 لاکھ معاملات درج ہوئے تھے، وہیں 2024 میں یہ تعداد کم ہو کر 58.86 لاکھ رہ گئی ہے۔ فی لاکھ آبادی پر جرائم کی شرح بھی 448.3 سے کم ہو کر 418.9 ہو گئی ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ 'بھارتیہ نیائے سنہتا' (بی این ایس) جیسے نئے قوانین کے نفاذ کے بعد 'ہرٹ' کے معاملات کی درجہ بندی میں تبدیلی کی وجہ سے ان مقدمات میں 30 فیصد سے زائد کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ رپورٹ کا (بقیہ ۶ پر)

انتظامیہ میں دو جے کے اے ایس افسروں کے تبادلے

سرینگر/ ۸ مئی / (آفاق نیوز) حکومت نے جمعہ کو انتظامیہ کے مفاد میں دو جے کے اے ایس افسران کے تبادلے اور تقرری کا حکم دیا۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ احکامات کے مطابق، یہ تبدیلیاں فوری اثر کے ساتھ کی گئی ہیں۔ حکم نامے کے مطابق، خالد جہانگیر، جے کے اے ایس، جو محکمہ صنعت و تجارت میں سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے، کو ایک دستیاب آسامی پر تبدیل کر کے کمشنر، فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن جموں وکشمیر تعینات کیا گیا ہے۔ حکم نامے میں مزید کہا گیا ہے کہ سہیل نور شاہ، جے کے اے ایس، جو جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں ایڈجسٹمنٹ (بقیہ ۶ پر)

حاجن میں المناک حادثہ: شامیانہ دھونے کے دوران تین نوجوان غرقآب

آبائی گائوں میں کہرام، ہر آنکھ اشکبار

لیفٹیننٹ گورنر وزیر اعلیٰ نے واقعہ پر گہرے دُکھ کا اِظہار کیا

سرینگر/ ۸ مئی (ایجنسیز) شمالی کشمیر کے حاجن علاقے میں جمعہ کے روز ایک دل دہلا دینے والا حادثہ پیش آیا، جب دریائے جہلم میں ڈوبنے والے تین نوجوانوں کی لاشیں کئی گھنٹوں کی ریسکیو کارروائی کے بعد بازیاب کر لی گئیں۔ اس افسوسناک واقعے نے پورے علاقے کو سوگوار کر دیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ یہ حادثہ چک چندر گیر علاقے میں اُس وقت پیش آیا جب تین نوجوان نماز جمعہ کے بعد دریائے جہلم کے کنارے شامیانے دھو رہے تھے۔ معمول کا کام ایک لمحے میں سانحے میں بدل گیا، جب ایک نوجوان پھسل کر گہرے پانی میں جا گرا۔ اسے بچانے کیلئے اس کے دو ساتھیوں نے فوراً چھلانگ لگائی، مگر دریائے جہلم کے تیز بہاؤ نے تینوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ عینی شاہدین اور مقامی لوگوں (بقیہ ۶ پر)

این ڈی پی ایس کے کیسوں میں ملوث اننت ناگ میں دو خواتین گرفتار

سرینگر/ ۸ مئی / (آفاق نیوز) منشیات کی فصلوں کی غیر قانونی کاشت کے خلاف اپنی تیز مہم کو جاری رکھتے ہوئے، اننت ناگ پولیس نے افیون پوست کی غیر قانونی کاشت سے متعلق الگ الگ این ڈی پی ایس کیسوں میں دو خواتین ملزمین کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا ہے۔ پہلے کیس میں، دلشادہ اہلیہ شیخ موسیٰ ساکن ولرہامہ، جو ایف آئی آر نمبر 27/2026 U/S 8/18 NDPS ایکٹ تھانہ پہلگام میں ملوث ہے، کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا گیا۔ اس کی زمین پر پوست کی غیر قانونی کاشت کا پتہ چلنے اور قانونی طریقہ کار کے مطابق تلف کرنے کے بعد مقدمہ درج کیا گیا۔ دوسرے کیس میں، مشتاق احمد (بقیہ ۶ پر)

ستیش شرما نے جموں وکشمیر میں متوازن اور موثر پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کیلئے عزم کا اعادہ کیا

ٹرانسپورٹروں کے خدشات پر غور کرنے کیلئے چیف ایگزیکٹو آفیسر سری نگر سمارٹ

سٹی کارپوریشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کی ہدایت

سری نگر/ ۸ مئی / (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے خوراک، شہری رسدات و امور صارفین، ٹرانسپورٹ، امور نوجوان و کھیل کود، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائنس و ٹیکنالوجی محکمہ جات ستیش شرما نے آج صوبہ کشمیر کی مختلف ٹرانسپورٹ ایسوسی ایشنوں اور یونینوں کے نمائندوں کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں ٹرانسپورٹ سیکٹر سے متعلق مختلف مسائل پر تفصیلی غور و خوض کیا گیا اور جموں وکشمیر میں ایک متوازن، دیر (بقیہ ۶ پر)

ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملے کا معاملہ

خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے چالان عدالت میں پیش کر دیا

سرینگر/ ۸ مئی (یو پی آئی) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ پر قاتلانہ حملے کی کوشش سے متعلق ہائی پروفائل مقدمے میں خصوصی تحقیقاتی ٹیم نے آج عدالت چیف جوڈیشل مجسٹریٹ جموں میں چالان پیش کر دیا۔ یہ واقعہ 11 مارچ 2026 کو رائل پارک گریٹر کالاش میں پیش آیا تھا، جہاں ڈاکٹر فاروق عبداللہ ایک شادی کی تقریب میں شریک تھے۔ تقریب سے رات تقریباً 10 بجے روانگی کے دوران 63 سالہ ملزم کمل سنگھ جموال نے مبینہ طور پر ریوالور نکال کر قریب سے فائر کرنے کی کوشش کی، تاہم پولیس اہلکاروں کی فوری کارروائی نے حملہ ناکام بنایا۔ واقعے کے تین روز بعد، 14 مارچ کو، زونل انسپکٹر جنرل آف پولیس بھیم سین توتی نے سات رکنی ایس آئی ٹی تشکیل دی، جو ڈی آئی جی جموں-سامبا-کٹھوعہ رینج کی نگرانی میں اس حساس کیس کی جامع تفتیش کر رہی تھی۔ ملزم کے خلاف پولیس اسٹیشن گنگیال میں ایف آئی آر نمبر 29/2026، دفعہ 109 بی این ایس اور آرمز ایکٹ کی دفعہ 3/25 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق تمام شواہد، تکنیکی رپورٹس اور گواہوں کے بیانات مکمل کرنے کے بعد ایس آئی ٹی نے آج باقاعدہ چالان عدالت میں جمع کروا دیا ہے، جس کے بعد کیس کی عدالتی کارروائی (بقیہ ۶ پر)

جامع اور مساوی ترقی کو یقینی بنانے کیلئے مسلسل کوششیں جاری ہیں، سکینہ ایتو

تعلیم، صحت، سماجی بہبود محکموں کے جاری ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ

سری نگر/ ۸ مئی / (ڈی آئی پی آر) وزیر برائے صحت و طبی تعلیم، سماجی بہبود اور تعلیم محکمہ جات سکینہ ایتو نے آج ایک جائزہ میٹنگ کی صدارت کی جس میں جموں و کشمیر بھر میں تعلیم، صحت اور سماجی بہبود محکموں کی جانب سے جاری مختلف ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ دورانِ میٹنگ وزیر موصوفہ نے محکمہ وار تفصیلی جائزہ لیا اور منصوبوں کی نگرانی کے طریقہ کار، فنڈز کے استعمال اور بین محکمہ جاتی ہم آہنگی کا تجزیہ کیا تاکہ جموں و کشمیر میں ترقیاتی اقدامات کا موثر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ (بقیہ ۶ پر)

بیشتر علاقوں میں تیز دھوپ نے گرمی کا بگل بجا دیا

اگلے 3 دنوں کے دوران درجہ حرارت میں اضافہ ہوگا

سری نگر/ ۸ مئی (ایجنسیز) گزشتہ چند دنوں سے جاری تیز دھوپ کے بعد جمعہ کو کشمیر میں درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب پہنچ گیا جبکہ جمعرات کو سری نگر دن کا پارہ 27.3 ڈگری سینٹی گریڈ درج ہوا تھا۔ جمعہ کو تیز دھوپ کی وجہ سے لوگوں نے خاصی گرمی محسوس کی اور اس دوران لوگ سورج کی تیز شعاؤں سے بچنے کیلئے پارکوں میں درختوں کے نیچے اور دیگر سایہ دار جگہوں پر بیٹھے نظر آئے۔ سہ پہر 3 بجے کے بعد سری نگر سمیت بیشتر علاقوں میں درجہ حرارت میں اضافہ ہوا اور اسکے ساتھ ساتھ گرمی شدت بھی بڑھ گئی۔ سری نگر میں سہ پہر چار بجے تک دن کا درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ کے قریب پہنچ گیا جبکہ شمال و جنوب وادی کے دوسرے علاقوں میں بھی درجہ حرارت معمول سے کئی کئی ڈگری اوپر رہا۔ اس دوران موسمیاتی ماہرین نے کہا کہ اگلے 3 دنوں کے دوران دن کے درجہ حرارت میں کئی جگہوں پر 2 سے 3 ڈگری سینٹی گریڈ تک بتدریج اضافہ اور اس کے بعد 13 مئی تک درجہ حرارت دوبارہ 3 سے 5 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر جائے گا۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعہ کو جاری اپنی تازہ موسم کاری میں بتایا کہ 9 مئی کو دوپہر کے آخر تک الگ تھلگ مقامات پر عام طور پر ہلکی بارش کیساتھ خشک رہنے کو مسترد نہیں کیا جا سکتا جبکہ 10 مئی (بقیہ ۶ پر)

وزیراعلیٰ نے 'رابطہ' میں عوامی نمائندوں اور متعدد وفود سے ملاقات کی

ترقیاتی و عوامی فلاحی اُمور پر تبادلہ خیال کیا

سری نگر/۸مئی/(ڈی آئی پی آر)وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے آج یہاں اپنے پبلک سروسز اینڈ آوٹ ریچ آفس ''رابطہ'' میں متعدد عوامی نمائندوں، مختلف وفود اور افراد سے ملاقات کی اور جموں وکشمیر سے متعلق عوامی فلاحی وترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔رُکن قانون ساز اسمبلی زڈی بل تنویر صادق نے وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی اور اَپنے حلقے میں پارکوں اور باغات سے متعلق مسائل اُجاگر کیے۔ممبر قانون ساز اسمبلی بانہال سجاد شاہین نے بھی اَپنے حلقے سے متعلق عوامی اہمیت کے کئی مسائل اُٹھائے۔سابق وزیر جاوید مصطفیٰ میر نے بھی وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی۔مفتی اعظم ناصر الاسلام بھی وزیراعلیٰ سے ملاقی ہوئے اور مختلف سماجی وعوامی مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ماہر تعلیم جی این ورنے (بقیہ۶پر)

میر واعظ کشمیر کی منشیات مخالف مہم کی حمایت شراب پر مکمل پابندی کا مطالبہ

سرینگر/۸مئی/ایک بیان کے مطابق میر واعظ کشمیر مولوی محمد عمر فاروق نے جموں کشمیر میں جاری منشیات مخالف مہم کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ سماج میں شراب کی بڑھتی دستیابی اور اس کا عام ہونا بھی انتہائی تشویشناک ہے۔انہوں نے حکومت سے جموں وکشمیر میں شراب پر مکمل پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا۔نماز جمعہ سے قبل سرینگر کی تاریخی جامع مسجد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولوی عمر فاروق نے کہا کہ "سماج کو یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ نشہ صرف منشیات تک ہی محدود نہیں بلکہ شراب بھی ایک نشہ آور اور خطرناک سماجی برائی ہے۔"انہوں نے کہا" : حکومت کو جموں وکشمیر میں شراب سے متعلق اپنی پالیسی پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے اور مکمل پابندی عائد کرنی چاہیے، کیونکہ نوجوانوں کو بچانے کے لیے تمام نشہ آور اشیا کے خلاف مشترکہ حکمت عملی ضروری ہے۔"میر واعظ نے کہا کہ اسلام نے ہمیشہ نشہ آور چیزوں کو سختی سے حرام قرار دیا ہے کیونکہ یہ فرد اور سماج دونوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔سرکاری اعداد وشمار کا حوالہ دیتے ہوئے میر واعظ نے کہا کہ جموں وکشمیر میں سینکڑوں لائسنس یافتہ شراب کی دکانیں ہیں اور حالیہ برسوں میں شراب کی فروخت سے حاصل ہونے والی آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔انہوں نے سوال کی" : کیا ایک نشے کے خلاف لڑتے ہوئے دوسرے نشے کو فروغ دیا جا سکتا ہے؟" گجرات، بہار اور ناگالینڈ کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت کو صرف آمدنی نہیں بلکہ سماجی فلاح و بہبود اور عوامی مفاد کو مدنظر رکھ کر پالیسیاں بنانی (بقیہ۶پر)

سیونگ دی فیوچر کے اشتراک سے فوج نے نشہ مکت ابھیان

کے تحت اسٹوڈنٹس آوٹ ریچ پروگرام کا اہتمام کیا

سرینگر/۸مئی/ایک بیان کے مطابق جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کی طرف سے شروع کی گئی "نشا مکت جموں وکشمیر کے 100 دن "مہم کے ایک حصے کے طور پر ہندوستانی فوج نے وڈ لینڈ ہاؤس اسکول بوائز ونگ میں ایک اسٹوڈنٹس آوٹ ریچ پروگرام کا انعقاد کیا۔اس پروگرام نے وادی بھر کے نوجوانوں میں منشیات کے استعمال اور نشے کی لت کے خلاف جنگ کو مضبوط بنانے کے لیے سیونگ دی فیوچر کے ذریعے شروع کی (بقیہ۶پر)

کٹھوعہ میں قتل کا معمہ 24 گھنٹوں میں حل، ملزم گرفتار: پولیس

سرینگر/۸مئی(یو پی آئی)جموں وکشمیر پولیس نے جمعہ کے روز دعویٰ کیا کہ کٹھوعہ میں پیش آئے اندھے قتل کے ایک ہولناک واقعے کو صرف 24 گھنٹوں کے اندر حل کر لیا گیا ہے اور اس میں ملوث ملزم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔پولیس کے مطابق 6 مئی 2026 کو پولیس اسٹیشن کٹھوعہ کو ایک قابل اعتماد ذریعے سے اطلاع ملی کہ نکول سنگھ (18) اور اس کا کم عمر بھائی نکھل سنگھ (16)، ساکنان وارڈ نمبر 10 کٹھوعہ، اپنے گھر میں خون میں لت پت نازک حالت میں پائے گئے ہیں۔اطلاع ملتے ہی پولیس نے ایف آئی آر نمبر 230/2026 درج کرتے ہوئے تفتیش شروع کر دی۔دونوں بھائیوں کو فوری طور پر جی ایم سی کٹھوعہ منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے نکول سنگھ کو مردہ حالت میں لایا گیا قرار دیا، جبکہ نکھل سنگھ کی حالت تشویشناک ہونے کے باعث اسے مزید علاج کے لیے ایمس وجے پور جموں ریفر کر دیا گیا۔لاش کو قانونی کارروائی کے لیے پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا۔پولیس ٹیم، جس میں ایس ایچ او کٹھوعہ اور ڈی ایس پی ہیڈکوارٹر شامل تھے،فوری طور پر جائے وقوعہ پہنچی،شواہد کو محفوظ کیا، فارنزک ٹیم کو بلایا اور قانونی کارروائی شروع کی۔معائنے کے دوران پتہ چلا کہ مقتول نکول سنگھ کا آئی فون بھی غائب ہے، جسے اہم ثبوت تصور کیا گیا۔تفتیش کے دوران متعدد مشتبہ افراد کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی گئی، جبکہ ای ایس یو ٹیم نے سی ڈی آر اور تکنیکی شواہد کا تجزیہ کیا جس سے ایک اہم سراغ ملا۔اس کے بعد پولیس نے پارتھ ورما عرف سمت ولد سوم راج، ساکن وارڈ نمبر 9 کٹھوعہ کو شامل تفتیش کیا، جس نے سخت پوچھ گچھ پر اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ملزم (بقیہ۶پر)

لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کیا تاریخی وینکٹیشور سوامی مندر کا دورہ

مندر کے عہدیداروں نے کیا والہانہ استقبال

امن وامان، عوامی فلاح وبہبود اور ملک وعوام کی ترقی وخوشحالی کیلئے دُعا

سری نگر/۸مئی(آفاق نیوز ڈیسک)جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے جمعہ کو آندھرا پردیش میں ترو ملا میں لارڈ وینکٹیشور سوامی مندر کا دورہ کیا،وہاں حاضری وپوجا کی اور ابھیشیکم تقریب میں حصہ لیا۔تاریخی مندر کے عہدیداروں کیساتھ لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کو ایک متحرک روایتی شال میں گرمجوشی کیساتھ بغلگیر دیکھا گیا، جو کہ قابل احترام زیارت گاہ پر اپنی موجودگی کی نشاندہی کرتا ہے۔ترو ملا وینکٹیشور مندر، سیشا چلم پہاڑیوں کی ساتویں چوٹی کے اوپر واقع ہے، ہندوستان کے سب سے زیادہ قابل احترام ہندو عبادت گاہوں میں سے ایک ہے۔بھگوان وینکٹیشور کیلئے وقف، جسے بالاجی بھی کہا جاتا ہے،صدیوں پرانا مندر ہر سال ملک اور بیرون ملک سے لاکھوں عقیدت مندوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے تاریخی وینکٹیشور سوامی مندر میں امن وامان، عوامی فلاح وبہبود اور ملک وعوام کی ترقی وخوشحالی کیلئے بھی دعا کی۔

امرناتھ یاترا 2026 کیلئے اُدھم پور ضلع انتظامیہ کی تیاریاں مکمل، ڈپٹی کمشنر

سرینگر/۸مئی(ایجنسیز) آئندہ شری امرناتھ جی یاترا 2026 کے سلسلے میں اُدھم پور کی ضلع انتظامیہ نے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ڈپٹی کمشنر منگا شیرپا نے کہا کہ انتظامیہ ہر یاتری کے لیے محفوظ، آرام دہ اور منظم سہولیات کی فراہمی کو اپنی اولین ترجیح سمجھتی ہے۔ڈپٹی کمشنر کے مطابق، انتظامی ٹیموں نے ضلع بھر میں قائم تمام رہائش مراکز، قیام گاہوں اور لنگر مقامات کا باقاعدہ معائنہ اور تصدیق مکمل کر لی ہے۔ان جگہوں پر قیام کی گنجائش کا جائزہ بھی لیا گیا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ یاترا کے دوران کتنے عقیدت مندوں کو وہاں آرام سے ٹھہرایا جا سکتا ہے۔انہوں نے بتایا کہ قیام وطعام کے ساتھ ساتھ انتظامیہ تمام ضروری سہولیات ـــ جس میں پینے کے پانی کی فراہمی، صفائی ستھرائی، بیت الخلا کی سہولیات، صحت وحفظانِ صحت کے انتظامات اور دیگر بنیادی ڈھانچے شامل ہیں ـــ کی تکمیل میں مصروف ہے۔ڈپٹی کمشنر منگا شیرپا نے کہا کہ تمام متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر حفاظتی انتظامات کا ایک تفصیلی اور جامع جائزہ لیا گیا ہے تاکہ یاترا کے دوران ہر یاتری کی سیکورٹی، نگرانی اور ہنگامی خدمات کو یقینی بنایا جا سکے۔انتظامیہ کا ہدف ہے کہ تمام انتظامات جون کے اختتام تک مکمل کر لیے جائیں، تاکہ جولائی میں شروع ہونے والی یاترا سے قبل تمام سہولیات پوری طرح فعال ہوں۔عہدیداروں نے بتایا کہ ضلع اُدھم پور میں فی الحال 31 قیام گاہیں (ہالٹنگ مراکز) موجود ہیں، اور تمام مقامات پر ہموار نقل وحرکت، نظم ونسق اور سیکورٹی کو یقینی بنانے کیلئے تفصیلی منصوبہ بندی جاری ہے۔

بانڈی پورہ ضلع میں کوٹپا اور انصافِ اطفال ایکٹ پر عمل درآمد شروع

نابالغوں اور طلبہ کو تمباکو مصنوعات کی فروختگی پر کریک ڈاون

ضلع مجسٹریٹ کی دکانداروں کو 15 دنوں میں وارننگ بورڈ لگانے کی ہدایت

بانڈی پورہ/۸مئی(جے کے این ایس)ضلع مجسٹریٹ بانڈی پورہ نے نابالغوں اور تعلیمی اداروں کے قریب تمباکو مصنوعات بشمول سگریٹ کی فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایک سخت پبلک نوٹس جاری کیا ہے، جس میں انتباہ دیا گیا ہے کہ خلاف ورزی کرنے والوں کو سگریٹ اور دیگر تمباکو مصنوعات ایکٹ اور جوینائل جسٹس ایکٹ (انصاف اطفال ایکٹ) کے تحت سخت قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔جے کے این ایس کے مطابق عوامی نوٹس کے ذریعے ضلع انتظامیہ نے کہا کہ یہ ہدایات سگریٹ اور دیگر تمباکو مصنوعات کی دفعات کے مطابق بچوں کی فلاح وبہبود اور صحت عامہ کے مفاد میں (اشتہارات کی ممانعت اور تجارت اور تجارت کے ضابطے، پیداوار، فراہمی اور تقسیم کے ایکٹ 2003 اور وینائل جسٹس ایکٹ2015 جاری کی گئی ہیں۔نوٹس میں کہا گیا کہ کوٹپا کا سیکشن 6، 18 سال سے کم عمر اور کسی بھی تعلیمی ادارے کے 100 گز کے دائرے میں سگریٹ اور دیگر تمباکو کی مصنوعات کی فروخت پر سختی سے پابندی لگاتا ہے۔ضلع انتظامیہ بانڈی پورہ نے جوینائل جسٹس ایکٹ کے سیکشن 77 کا بھی حوالہ دیا، جو بچوں کو تمباکو کی مصنوعات سمیت نشہ آور اشیاء دینے پر 7 سال تک قید اور ایک لاکھ تک جرمانے کی سزا دیتا ہے۔ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بانڈی پورہ نے تمام خوردہ فروشوں، دکانداروں، دکانداروں اور تقسیم کاروں (بقیہ۶پر)

سندھ یا دیگر آبی ذخائر میں نہانے سے گریز کرنے کی ہدایت

ڈوبنے کے حالیہ واقعات کے بعد کنگن انتظامیہ کی ایڈوائزری

سرینگر/۸مئی/(آفاق نیوز ڈیسک)حالیہ عرصے میں نالہ سندھ اور دیگر آبی ذخائر میں ڈوبنے کے واقعات کے نتیجے میں قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع کے پیش نظر سب ڈویژنل انتظامیہ کنگن نے جمعہ کے روز نالہ سندھ کے قریبی علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے ایڈوائزری جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ندی میں نہانے سے گریز کریں اور اضافی چوکس رہیں۔"اس دفتر کے نوٹس میں آیا ہے کہ سب ڈویژن کنگن یا دیگر اضلاع کے نوجوانوں، بچوں اور بزرگوں سمیت لوگوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کھلے آبی ذخائر جیسے نالہ سندھ، وانگت نالہ، پی ڈی سی کینال، بروالہ آبشار کے پشتوں پر کام کرتی ہے، جو کہ ہمیشہ خطرے سے دوچار رہتی ہے کیونکہ ان جگہوں پر مناسب ڈیزائن، حفاظتی انفراسٹرکچر اور ان کے لیے انتہائی غیر محفوظ نظام موجود نہیں ہے۔ان مقامات پر تیراکی کی باضابطہ یا مصدقہ سہولیات دستیاب ہیں، اور حالیہ اور ماضی کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح کی سرگرمیاں اکثر ڈوبنے کے مہلک واقعات کا باعث بنتی ہیں، جس سے راحت کا لمحہ خاندانوں اور برادریوں کے لیے المیے میں بدل جاتا ہے۔اس لیے کنگن سب ڈویژن میں ڈوبنے کے واقعات سے بچنے کے لیے، لوگوں کو سختی سے مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں کسی بھی (بقیہ۶پر)

نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان

منشیات سے پاک معاشرے کیلئے عوامی شمولیت ناگزیر۔شیتل نندا

ریاسی/۸مئی/(ڈی آئی پی آر)ضلع انتظامیہ نے منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے اور ریاسی کو منشیات سے پاک ضلع بنانے کی کوشش میں آج ڈپٹی کمشنر آفس کمپلیکس کے آڈیٹوریم میں ''نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان'' کے تحت ایک میگا بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔اس موقعہ پر کمشنر سکریٹری جنگلات و ماحولیات شیتل نندا مہمان خصوصی تھیں۔اس پروگرام کا مقصد منشیات کے خطرے سے نمٹنے اور منشیات سے پاک معاشرے کے فروغ میں میلا نگرانی سمیتیوں کے کردار کو حساس اور مضبوط بنانا تھا۔شیتل نندا نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے منشیات کے بڑھتے ہوئے خطرے پر تشویش کا اظہار کیا اور اس مسئلے سے مؤثر طور نمٹنے کے لئے کمیونٹی کی مستقل شراکت کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں (بقیہ۶پر)

وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے گلمرگ میں ہیلی کاپٹر میں تکنیکی خرابی

کے باعث پھنسے سیاحوں کے بچانے کیلئے

فوج او رسول اِنتظامیہ کی سراہنا کی

سری نگر/۸مئی/(ڈی آئی پی آر)وزیراعلیٰ عمر عبداللہ نے گلمرگ کی بالائی پہاڑیوں میں نجی ہیلی کاپٹر میں تکنیکی خرابی کے باعث وہاں پھنسے ہوئے سیاحوں بحفاظت بچانے کے لئے فوج اور سول انتظامیہ کی فوری اور مربوط کوششوں کی سراہنا کی۔اُنہوں نے ریسکو آپریشن میں شامل تمام ایجنسیوں کے درمیان قریبی تال میل اور فوری ردِ عمل کو سراہتے ہوئے کہا کہ انہی کوششوں کے نتیجے میں پھنسے ہوئے سیاحوں کی حفاظت اور خیریت یقینی بنائی جا سکی۔اُنہوں نے انتظامیہ کو مزید ہدایت دی کہ سیاحوں کی حفاظت کو یقینی بنانے اور ایسے واقعات کی دوبارہ روکتھام کے لئے تمام ضروری حفاظتی اقدامات اور پروٹوکول مزید مضبوط بنائے جائیں تاکہ خطے میں آنے والے سیاحوں کو محفوظ اور پُرامن ماحول فراہم کیا جا سکے۔وزیر اعلیٰ نے جموں وکشمیر کے تمام سیاحتی مقامات پر سیاحوں کے تحفظ اور اعلیٰ معیار کی سلامتی برقرار رکھنے کے لئے حکومت کے عزم کا اعادہ بھی کیا

ممبر پارلیمنٹ سیّد روح اللہ مہدی نے بڈگام کے سمر بگ اور شالینا علاقوں کا دورہ کیا

بحالی اور سیلاب سے بچانو کے اَقدامات کا جائزہ لیا

بڈگام/۸مئی/(ڈی آئی پی آر)ممبر پارلیمنٹ سری نگر پارلیمانی حلقہ آغا سیّد روح اللہ مہدی نے آج بڈگام سمر بگ اور شالینا علاقوں میں دریائے جہلم کے بندوں اور سیلابی چینلوں کے متاثرہ مقامات کا تفصیلی دورہ کیا تا کہ حالیہ پانی کی سطح میں اُتار چڑھاؤ کے باعث ہوئے نقصانات کا جائزہ لیا جا سکے اور بحالی و سیلابی تحفظاتی اقدامات کا معائنہ کیا جا سکے۔دورے کے دوران ممبر پارلیمنٹ نے دریائے جہلم اور اس کے فلڈ سپل چینلوں کے بندوں کے ان مقامات کا معائنہ کیا جہاں شگاف پڑ گئے ہیں۔مقامی وفود نے ممبر پارلیمنٹ موصوف سے ملاقات کی اور اپنے مطالبات پیش کئے۔آغا سیّد روح اللہ مہدی نے حکام کو ہدایت دی کہ جدید انجینئرنگ معیار کے مطابق شگافوں کو پُر کرنے کے لئے بحالی کے کاموں میں تیزی لائی جائے تا کہ طویل المدتی (بقیہ۶پر)

علما اور خطبا تحمل کا مظاہرہ کریں، نشہ دے پاک مہم کی حمایت

کے ساتھ ساتھ شراب بندی کا مطالبہ، متحدہ علمائے اہلسنت

سری نگر/۸مئی/ایک بیان کے مطابق جمعۃ المبارک کے موقعہ پر جموں وکشمیر کی مساجد، خانقاہوں اور بقعہ عالیجات میں متحدہ سے وابستہ خطبا اور ائمہ حضرات نے حج کی ترغیب وفضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ حج صرف ایک سفر نہیں بلکہ بندگی کی معراج ہے، جو ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔حج اتحاد امت، مساوات (سب ایک لباس میں) اور صبر و برداشت کا عملی نمونہ ہے۔مولانا غلام محی الدین نقیب نے جامع مسجد کرالہ پورہ ماگام، مولانا عبدالرشید داودی نے آثار شریف کعبہ مرگ، مولانا فیاض احمد رضوی نیجامع مسجد مرکزی ادارہ صوت الاولیا اسلام آباد، مولانا ریاض الحق نورآبادی نے آثار شریف حضرت بل، مولانا مفتی مبارک حسین نے جامع مسجد سعد پورہ اور مولانا مفتی قمرالدین اویسی نے جامع شاہ کرمان بٹہ وین گاندربل میں خطاب کرتے ہوئیکہا کہ شریعت نے حج کے حوالے سے بہت ہی رغبت دلائی ہے، انسان کو کعبہ مشرفہ کے حج و زیارت پر ابھارا، مہبط وحی و رسالت کے دیدار کا شوق بھی دلایا ہے اور سب سے بڑھ کر شریعت نے حج کا اتنا اجر وثواب متعین فرمایا ہے کہ سفر حج ایک عاشقانہ سفر بن جاتا ہے۔جموں وکشمیر میں منشیات مخالف مہم کی حمایت کرتے ہوئے متحدہ قائدین نے کہا ہے کہ جموں وکشمیر میں (بقیہ۶پر)

کشتواڑ میں زلزلے کے جھٹکے

لوگ خوف سے گھروں سے باہر نکل آئے

سری نگر۸مئی (ایجنسیز) جموں وکشمیر کے کشتواڑ ضلع میں جمعہ کو زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی (این سی ایس) کے مطابق ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی شدت 3.5 ریکارڈ کی گئی۔این سی ایس کے مطابق پہاڑی ضلع میں صبح 9.57 پر زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے۔ زلزلے کا مرکز سطح سے 10 کلومیٹر نیچے33.289 ڈگری شمالی عرض البلد اور 76.739 ڈگری مشرقی طول البلد پر واقع تھا۔زلزلے کے نتیجے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔تاہم زلزلے کے جھٹکے محسوس کرتے ہی لوگ گھروں سے باہر نکل آئے۔انتظامیہ نے عوام سے پرسکون رہنے کی اپیل کی ہے۔ماہرین کے مطابق یہ خطہ زلزلہ کے مدنظر (سرگرمیوں (بقیہ۶پر)

14 دنوں سے لاپتہ گاندربل نوجوان نعش نالہ سندھ سے برآمد

گاندربل/۸مئی/ایجنسیز)14 دنوں کی مسلسل تلاشی مہم کے بعد جمعہ کو وسطی کشمیر کے گاندربل ضلع کے ووسن بیلا علاقے میں نالہ سندھ سے ایک لاپتہ نوجوان کی لاش برآمد ہوئی۔حکام نے بتایا کہ مرنے والے کی شناخت منیر احمد شاہ ولد محبوب شاہ ساکنہ ووسن بیلا گاندربل کے طور پر ہوئی ہے۔تلاشی آپریشن کو جموں و کشمیر پولیس، ایس ڈی آر ایف کی ٹیموں نے گاندربل، مناسبل اور گنڈ سے مشترکہ طور پر مقامی رضا کاروں اور رہائشیوں کے فعال تعاون سے انجام دیا۔حکام نے بتایا کہ یہ آپریشن جمعرات کی صبح دوبارہ شروع ہوا جب ٹیموں نے تقریباً 2 ہفتے قبل نوجوان کے ڈوب جانے کی اطلاعات کے بعد دریا کے مختلف حصوں میں وسیع تلاش جاری رکھی۔(بقیہ۶پر)

پولیس نے کولگام میں منشیات فروشوں سے

60 لاکھ روپے مالیت کی کچرائی اراضی حاصل کرلی

سرینگر/۸مئی/(آفاق نیوز)نشا مکت ابھیان جموں و کشمیر کے تحت جاری مہم کو جاری رکھتے ہوئے، کولگام میں پولیس نے ریونیو حکام کے ساتھ مل کر پولیس اسٹیشن کنڈ کے دائرہ اختیار میں گاؤں اوریل میں کل 05 کنال کی کچرائی اراضی حاصل کی۔زمین کی پیمائش 01 کنال (سروے نمبر182 منٹ) منشیات فروش غلام نبی بٹ ولد فتح محمد بٹ کے غیر مجاز قبضے میں تھی اور02 کنال اراضی (سروے نمبر142) منشیات فروشوں کے غیر مجاز قبضے میں تھی۔(سروے نمبر142 منٹ) گاؤں اوریل کنڈ کے تمام رہائشیوں کے غیر مجاز قبضے میں تھا جو ایف آئی آر نمبر 2025/15 دفعہ NDPS18/8 ایکٹ میں ملوث ہیں۔ جو تھانہ کنڈ کے۔ بازیافت شدہ کچھری اراضی کی تخمینہ مارکیٹ قیمت تقریباً60 لاکھ ہے۔یہ بازیافت پولیس اور ریونیو حکام نے مشترکہ طور پر منشیات فروشوں کے غیر قانونی انفراسٹرکچر اور مالیاتی نیٹ ورکس کو ختم کرنے کی مسلسل کوششوں کے حصے کے طور پر کی تھی۔ایس ایس پی کولگام شری عنایت علی چودھری-آئی پی ایس نے پولیس کے پختہ عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی جاری رہے گی اور تمام غیر قانونی اثاثوں، تجاوزات اور اس طرح کی سرگرمیوں سے جڑے جرائم کی کارروائیوں کی نشاندہی کی جائے گی اور قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

وادی میں پولیس نے 3 منشیات فروشوں کو گرفتار کرلیا، ممنوعہ اشیاء برآمد

سرینگر/۸مئی/(آفاق نیوز)منشیات کی اسمگلنگ اور منشیات کے استعمال کے خلاف جاری مہم میں، پولیس نے اننت ناگ، سوپور اور ہندواڑہ میں تین منشیات فروشوں کو گرفتار کر کے ایک اور کامیابی حاصل کی اور ان کے قبضے سے ممنوعہ اشیاء برآمد کیں۔پولیس پوسٹ جی بی ایس کی ایک پولیس پارٹی نے مسلم آباد، اننت ناگ میں ناکے کی چیکنگ کے دوران ایک مشکوک گاڑی (رجسٹریشن نمبر JK01P-8668) کو روکا، ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران ڈرائیور نے اپنی شناخت میلاد ایوب ولد محمد ایوب میر ساکنہ نئی بستی اننت ناگ کے طور پر بتائی۔ڈرائیور کی سیٹ کے نیچے چھپائی گئی چرس پاؤڈر جیسی چیز برآمد ہوئی ہے جس کا وزن تقریباً 95 گرام ہے۔سوپور میں، پولیس نے ایس ڈی ایچ سوپور کے قریب پولیس پوسٹ بس اسٹینڈ کے دائرہ اختیار میں گشت کے دوران ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا ہے۔ذاتی تلاشی لینے پر اس کے قبضے (بقیہ۶پر)

مختلف علاقوں میں بیداری مہم، تلاشیوں اور نشا مکت جے اینڈ کے ابھیان

کے تحت منشیات اور جنگلی بھنگ کی تباہی کے ساتھ انسداد منشیات کی کارروائیاں تیز

سرینگر/۸مئی/"نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان کے تحت منشیات کی لعنت کے خلاف اپنی پرعزم مہم کو جاری رکھتے ہوئے، ہندواڑہ میں پولیس نے ضلع کے مختلف علاقوں میں بیداری پروگراموں، عوامی حساسیت کی مہموں اور بہتر تلاشی مہموں کا ایک سلسلہ چلا کر انسداد منشیات کے اقدامات کو تیز کیا۔آوٹ ریچ مہم کے ایک حصے کے طور پر، تعلیمی اداروں اور عوامی مقامات پر آگاہی پروگرام منعقد کیے گئے جہاں طلباء، نوجوانوں اور عام لوگوں کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات اور معاشرے کو منشیات کے بڑھتے ہوئے خطرے کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔پولیس افسران نے شرکاء سے بات چیت کی اور منشیات (بقیہ۶پر)

پولیس کی لکھن پور کٹھوعہ میں بڑی کاروائی

دہلی پولیس کو انتہائی مطلوب تین گینگسٹروں کو کیا گیا گرفتار

سرینگر/۸مئی/سی این آئی/ جموں کشمیر پولیس نے ایک خصوصی کارروائی کرتے ہوئے دہلی پولیس کو انتہائی مطلوب تین گینگسٹروں کو لکھن پور کٹھوعہ سے گرفتار کر لیا۔سی این آئی کے مطابق جموں وکشمیر پولیس نے کٹھوعہ ضلع کے لکھن پور علاقے میں ایک کارروائی کے دوران دہلی پولیس کو مطلوب تین مبینہ گینگسٹروں کو گرفتار کیا ہے۔پولیس کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ یہ گرفتاریاں مختلف علاقوں میں کام کرنے والے بین الریاستی مجرمانہ نیٹ ورکس کے خلاف ایک اہم پیش رفت ہے۔انہوں نے کہا کہ ملزم کافی عرصے سے مفرور تھے اور مجرمانہ معاملات کے سلسلے میں دہلی پولیس کے ریڈار پر تھے۔جس کے بعد مخصوص اطلاعات پر کارروائی کرتے ہوئے، لکھن پور پولیس نے کارروائی شروع کی اور تینوں کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی۔انہوں نے کہا کہ فوری طور پر ملزمان کی شناخت سرکاری طور پر ظاہر نہیں کی گئی۔عہدیداروں نے بتایا کہ گرفتار افراد مبینہ طور پر مجرمانہ سرگرمیوں سے وابستہ تھے اور دہلی پولیس کو متعدد معاملات میں تفتیش کے لئے مطلوب تھے۔انہوں نے مزید کہا کہ یہ آپریشن لکھن پور کوریڈور کے ساتھ سخت نگرانی اور چیکنگ کے درمیان کیا گیا جو جموں وکشمیر میں ایک اہم داخلی مقام کے طور پر کام کرتا (بقیہ۶پر)

کوکرناگ میں سی آر پی ایف اہلکار کی خودکشی

یونٹ نے تحقیقات شروع کردیں

سرینگر۸مئی (یو پی آئی) جنوبی کشمیر کے علاقے کوکرناگ میں سی آر پی ایف کے ایک اہلکار نے گزشتہ شام مبینہ طور پر اپنی ہی خدمت بندوق سے جان لے لی، جس کے بعد پورے کیمپ میں افسردگی کی لہر دوڑ گئی۔سرکاری ذرائع کے مطابق متوفی اہلکار کی شناخت ستیش کمار کے طور پر ہوئی ہے، جو ریاست ہریانہ کے ضلع ریواڑی سے تعلق رکھتا تھا اور سی آر پی ایف کی ۱۶۱ بٹالین میں تعینات تھا۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی متعلقہ افسران نے موقع پر پہنچ کر ابتدائی تفتیش شروع کر دی، جبکہ نعش کو ضروری قانونی کارروائی کے بعد آبائی مقام منتقل کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔حکام کا کہنا ہے کہ خودکشی کی اصل وجہ جاننے کے لیے مزید تحقیقات جاری ہیں۔

گلمرگ میں ہیلی کاپٹر سروس میں تکنیکی خرابی

کے بعد فوج نے سیاحوں کو محفوظ مقام پر منتقل کرلیا

سرینگر/۸مئی/(آفاق نیوز)گلمرگ میں سیاحتی ہیلی کاپٹر سروس کو جمعہ کے روز ایک نجی ہیلی کاپٹر میں تکنیکی خرابی کی اطلاع کے بعد عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا، جس سے کئی سیاح سن شائن چوٹی پر پھنس گئے تھے۔حکام نے خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کو بتایا کہ پھنسے ہوئے سیاحوں کو بعد میں فوج کے ہیلی کاپٹروں کی مدد سے بحفاظت نکال لیا گیا جب حکام نے علاقے میں مربوط ریسکیو آپریشن شروع کیا۔دریں اثنا، چیف منسٹر کے دفتر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ چیف منسٹر عمر عبداللہ نے گلمرگ کے اونچے علاقوں سے سیاحوں کی محفوظ بچاؤ کو یقینی بنانے میں فوج اور سول انتظامیہ کی فوری اور مربوط کوششوں کی تعریف کی۔وزیر اعلیٰ نے انتظامیہ کو حفاظتی (بقیہ۶پر)

اعلیٰ سطحی میٹنگ میں سیلاب اور لو کی صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کا جائزہ لیں گے شاہ

نئی دہلی، 08 مئی (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اتوار کو یہاں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کریں گے، جس میں ملک میں ممکنہ سیلاب اور لو (ہیٹ ویو) کی صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کا جامع جائزہ لیا جائے گا۔ حکومت کے آفات کے انتظام کے لیے اپنائے گئے فعال اور فیصلہ کن 'مکمل حکومت' اور 'مکمل معاشرہ' کے نقطہ نظر کی سمت میں یہ میٹنگ خاص طور پر اہم ہے۔ وزارت داخلہ نے حالیہ برسوں میں ملک میں آفات کے انتظام کے ڈھانچے کو کافی مضبوط کیا ہے۔ اس میں مرکز اور ریاستی حکومت کی ایجنسیوں کے درمیان بہتر تال میل، این ڈی آر ایف کو مستحکم بنانا اور قدرتی آفات کے دوران صفر جانی نقصان کے نقطہ نظر پر مسلسل توجہ مرکوز کرنا شامل ہے۔ یہ اعلیٰ سطحی جائزہ حکومت کی فعال حکمرانی، شہریوں کے تحفظ پر مبنی آفات کے انتظام اور آفات سے محفوظ ہندوستان کی تعمیر کے تئیں غیر متزلزل عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ میٹنگ کے دوران وزیر داخلہ مرکزی حکومت کی ایجنسیوں کی تیاریوں کا تخمینہ لگائیں گے، ساتھ ہی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کوئی جانی نقصان نہ ہو اور املاک کو کم سے کم نقصان پہنچے، قبل از وقت وارننگ کے نظام، وسائل کی تعیناتی اور مختلف ایجنسیوں کے درمیان تال میل کا جائزہ لیں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ ملک میں سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے کیے جا رہے طویل مدتی اقدامات کی پیشرفت کا بھی جائزہ لیں گے۔

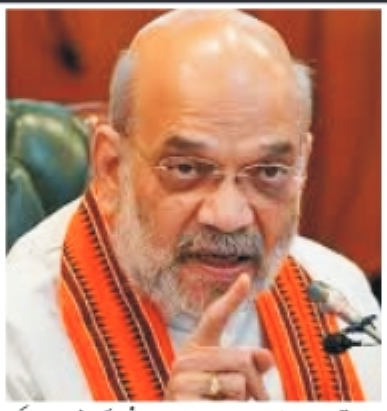

ان اقدامات میں اہم بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کی حفاظت، دریاؤں کے انتظام کے اقدامات اور موسم کی پیشن گوئی میں سائنسی ترقی شامل ہے۔ اس کے علاوہ، وہ گزشتہ برس منعقدہ جائزہ میٹنگ میں کیے گئے فیصلوں کے نفاذ کی بھی معلومات لیں گے، تاکہ جوابدہی کو یقینی بنایا جا سکے اور مختلف سرگرمیوں کی فوری اور مربوط تکمیل ہو سکے۔ اعلیٰ سطحی میٹنگ میں بنیادی طور پر جدید ٹیکنالوجی اور حقیقی ڈیٹا انٹیگریشن کے ذریعے سیلاب کی پیش گوئی اور قبل پیشگی وارننگ کے نظام کو مضبوط بنانے، ایک ساتھ آنے والی آفات، خاص طور پر سیلاب اور لو جیسے چیلنجوں سے نمٹنے کی تیاریوں میں اضافہ کرنے، جانی و مالی نقصان کو روکنے کے لیے عوامی بیداری کے پروگرام چلانے، ضروری امدادی سامان کا مناسب ذخیرہ اور طبی تیاریوں کو یقینی بنانے پر بحث کی جائے گی۔

وزیر صحت جے پی نڈا نے بنیادی صحت کی
دیکھ بھال کو تبدیل کرنے کے لیے مربوط تربیت کا آغاز کیا

نئی دہلی۔8 اپریل (ایم این این) مرکزی وزیر صحت جے پی نڈا نے حال ہی میں ختم ہونے والی 10 ویں قومی سمٹ کے دوران پرائمری ہیلتھ کیئر ٹیموں کے لیے انٹیگریٹڈ ٹریننگ کا آغاز کیا۔ پرائمری ہیلتھ کیئر ٹیموں کے لیے انٹیگریٹڈ ٹریننگ بکھری ہوئی صلاحیت کی تعمیر سے ایک واحد، ساختی، اور قابلیت کی طرف ایک فیصلہ کن تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے۔ حالیہ برسوں میں، جامع پرائمری ہیلتھ کیئر اور کمیونٹی کی شمولیت پر بھرپور توجہ دی گئی ہے، جو ملک کے اس یقین کی عکاسی کرتی ہے کہ صحت کی دیکھ بھال مساوی اور قابل رسائی ہونی چاہیے جہاں لوگ رہتے ہیں۔ اس سفر میں ایک اہم سنگ میل آیوشمان بھارت پروگرام کا آغاز تھا، جس کے تحت آیوشمان آروگیہ مندروں کا تصور بچاؤ، پروموشنل اور علاج معالجے کی بنیاد کے طور پر کیا گیا تھا۔ اس نقطہ

نظر کی ایک واضح طاقت جن آروگیہ کمیٹی، مہیلا آروگیہ کمیٹی، گاؤں کی صحت اور صفائی کی کمیٹیاں، اور اے اے ایم شیویر جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے کمیونٹی کی گہری شمولیت ہے۔ جیسا کہ ہندوستان پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے قریب پہنچ رہا ہے اور ایک مزید ترقی یافتہ مستقبل کی طرف چھلانگ لگانے کی تیاری کر رہا ہے، صحت کی دیکھ بھال کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے جو نہ صرف قابل رسائی ہو بلکہ جوابدہ اور اعلیٰ معیار کی ہو۔ ملک بھر میں، ہزاروں بنیادی صحت کی دیکھ بھال کرنے والی ٹیمیں کمیونٹیز کی لگن کے ساتھ خدمت کرتی ہیں، اکثر مشکل ماحول میں، جہاں ان کی بروقت اور موثر دیکھ بھال فراہم کرنے کی صلاحیت نہ صرف بنیادی ڈھانچے پر منحصر ہوتی ہے بلکہ یکساں طور پر اس علم، مہارت اور اعتماد پر جو وہ اپنے کام میں لاتے ہیں۔ دیکھ بھال کے معیار کو بہتر بنانے، اعلیٰ سہولیات پر بوجھ کو کم کرنے اور صحت کے نظام پر عوام کے اعتماد کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اچھی تربیت یافتہ اور پراعتماد پرائمری ہیلتھ کیئر ورک فورس ضروری ہے۔ یہ حفاظتی اور فروغ دینے والی صحت کی دیکھ بھال کے لیے ہندوستان کے عزم کو مزید تقویت دے گا۔

کانگریس اور ڈی ایم کے کی راہیں جدا،
لوک سبھا میں الگ نشستوں کا مطالبہ

نئی دہلی، 8 مئی (یو این آئی) دراوڑ منیترکزگم (ڈی ایم کے) کی رکن پارلیمنٹ کنی موئی کرونانِدھی نے لوک سبھا اسپیکر کو خط لکھ کر پارلیمنٹ میں ڈی ایم کے ارکان کے لیے الگ بیٹھنے کے انتظامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ کنی موئی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ وہ لوک سبھا میں ڈی ایم کے ارکان پارلیمنٹ کی نشستوں کی ترتیب میں مناسب تبدیلی کرنے کی احتراماً درخواست کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بدلے ہوئے سیاسی حالات اور کانگریس کے ساتھ اتحاد ختم ہو جانے کے بعد، ایوان میں کانگریس ارکان کے ساتھ موجودہ نشستوں پر بیٹھنا اب مناسب نہیں سمجھا جا سکتا۔ انہوں نے لوک سبھا اسپیکر سے اپیل کی کہ ڈی ایم کے پارلیمانی پارٹی کے ارکان کے لیے الگ بیٹھنے کا انتظام کیا جائے، تاکہ وہ ایوان میں اپنی ذمہ داریاں موثر طریقے سے انجام دے سکیں۔

انہوں نے اس معاملے میں جلد ضروری اقدامات کرنے اور ان کی درخواست پر ہمدردی کے ساتھ غور کرنے کی بھی استدعا کی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے نتائج کے بعد کانگریس نے تھلاپتی وجے کی پارٹی 'ٹی وی کے' کو حکومت بنانے کے لیے حمایت دی ہے، جس کے بعد دونوں پرانی حلیف جماعتوں کے درمیان دراڑ پیدا ہو گئی ہے۔

حکومت ہوائی جہاز کے لئے جزوی ملکیت، بنیادی حیثیت پر غور کر رہی ہے۔ نائیڈو

گاندھی نگر۔8 مئی (ایم این این) شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو نے جمعہ کو کہا کہ حکومت ہوابازی میں جزوی ملکیت کے لیے ایک پالیسی فریم ورک پر فعال طور پر کام کر رہی ہے اور ہندوستان کی ہوابازی کی مالی اعانت اور لیز پر دینے والے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ہوائی جہاز کو بنیادی ڈھانچے کے اثاثوں کے طور پر تسلیم کرنے پر بھی غور کر رہی ہے۔ گاندھی نگر کے گفٹ سٹی میں انڈیا ایئر کرافٹ لیزنگ اینڈ فنانسنگ سمٹ 2.0 سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ شہری ہوابازی کی وزارت مستقبل کے حوالے سے ہوابازی کی مالیاتی پالیسیاں تیار کرنے کے لیے وزارت خزانہ کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔ نائیڈو نے کہا، ہم اس سلسلے میں وزارت خزانہ کے ساتھ بھی مسلسل رابطہ کر رہے ہیں۔ ہم ایک پالیسی بنانے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ ہمارے ملک میں جزوی ملکیت بھی ایک حقیقت بن جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت ایک بنیادی ڈھانچے کے اثاثے کے طور پر ہوائی جہاز بنانے کے بارے میں بھی تلاش کر رہی ہے۔ وزیر نے کہا کہ ان اقدامات کا مقصد ہندوستان کے ایوی ایشن لیزنگ ایکو سسٹم کو مضبوط بنانا اور ملک کو عالمی ایوی ایشن فنانسنگ میں ایک بڑے کھلاڑی کے طور پر پوزیشن دینا ہے۔ گفٹ سٹی کے لیے حکومت کے وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے، نائیڈو نے کہا کہ ہندوستان قائم کردہ عالمی لیزنگ ہب سے مقابلہ نہیں کرنا چاہتا بلکہ ان کی تکمیل کا

ارادہ رکھتا ہے۔ گفٹ سٹی ہندوستان سے متعلق لیزنگ کے لیے محض ایک مسابقتی آپشن نہیں ہے، بلکہ یہ قدرتی گھر ہے۔ گفٹ سٹی میں جو ہم تعمیر کر رہے ہیں وہ ہندوستان کی ہوابازی کی مالیاتی ضروریات کے لیے ایک گھر ہے۔ گفٹ سٹی کو خصوصی ایوی ایشن فنانسنگ سینٹر کے طور پر پیش کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ ماحولیاتی نظام ڈبلن، سنگاپور اور دبئی جیسے عالمی مرکزوں پر فوائد فراہم کرتا ہے۔ سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل نے کہا، "گفٹ سٹی نے اپنے آپ کو ایک الگ عالمی فن ٹیک مرکز کے طور پر قائم کیا ہے۔ پچھلے سال بھی، گفٹ سٹی نے اس سمٹ کی میزبانی کی تھی، اور مجھے یقین ہے کہ نتیجہ خیز بات چیت سے 2047 تک ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کو نئی رفتار ملے گی۔ پٹیل نے مزید کہا، "اس سربراہی اجلاس میں بات چیت اور دفاعی بات چیت ہوگی۔ ان مذاکرات کے ٹھوس نتائج اور فوائد مستقبل قریب میں نظر آئیں گے۔

ریڈ کیوب ڈیجیٹل کے سی ای او اجے پرکاش کے خلاف
جنسی ہراسانی کا معاملہ درج؛ انٹرن کا بدسلوکی کا الزام

نئی دہلی، 08 مئی (یو این آئی) ریڈ کیوب ڈیجیٹل پرائیویٹ لمیٹڈ کے سی ای او اجے پرکاش کے خلاف جنسی ہراسانی کا معاملہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ساکیت پولیس اسٹیشن میں ایک ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جس کی نقل یو این آئی کے پاس موجود ہے۔ جنوبی دہلی کی رہائشی متاثرہ لڑکی نے یہ الزام بھی لگایا ہے کہ ملزم کی جانب سے اسے سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ اپنی شکایت کے مطابق، اس نے 2025 میں بطور انٹرن اس کمپنی میں شمولیت اختیار کی تھی۔ متاثرہ نے بتایا، "جس دن میں نے کمپنی جوائن کی، مجھے سی ای او اجے پرکاش اور ان کی اہلیہ، جو کمپنی میں ڈائریکٹر ہیں، کے رویے کے بارے میں اچھا محسوس نہیں ہوا۔ اجے پرکاش مجھے بے وقت میرے واٹس ایپ نمبر پر کال کیا کرتے تھے۔ اس نے الزام لگایا کہ سی ای او کو معلوم تھا کہ وہ دہلی میں اکیلی ہے اور انہوں نے اس صورتحال کا فائدہ اٹھایا۔ اس نے مزید کہا کہ اجے پرکاش اسے معمولی کاموں کے لیے بھی اپنے کیبن میں بلاتے تھے، لیکن وہ ہمیشہ پیشہ ورانہ انداز میں کام کرتی رہی۔ متاثرہ نے الزام لگایا ہے کہ سی ای او کام کے اوقات کے دوران نامناسب الفاظ استعمال کرتے تھے اور تقریباً روزانہ سب کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر اس کی میز پر آ کر اس کے کندھوں اور بالوں کو چھوتے تھے۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا کہ اسے خاموش رہنے اور دفتر میں ہونے والے واقعات کے بارے میں کسی کو نہ بتانے کے لیے دھمکایا گیا، ورنہ اس کا کیریئر تباہ کرنے کی دھمکی دی گئی۔ متاثرہ نے کہا، "15 اپریل 2026 کو نوکری چھوڑنے کے بعد، 24 اپریل 2026 کو میرا امتحان تھا۔ اس کے لیے مجھے امتحان میں بیٹھنے کے لیے کمپنی سے چار ماہ کا انٹرن شپ سرٹیفکیٹ درکار تھا۔ میں نے کمپنی کی ایچ آر کو تمام زبانی اور جسمانی ہراسانی کے بارے میں ای میل کیا، جس کے جواب میں اجے پرکاش نے صورتحال کو توڑ مروڑ کر پیش کیا۔ متاثرہ نے الزام لگایا کہ اسے ایچ آر حنا خان نے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا اور پھر اسے کوئی دستاویزات فراہم نہیں کی گئیں۔ پولیس کے ایک سینئر اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا، "شکایت گزار نے کام کی جگہ پر جنسی تبصروں، چھیڑ چھاڑ اور جنسی ہراسانی کے واقعات کے ساتھ ساتھ میسرز ریڈ کیوب ڈیجیٹل پرائیویٹ لمیٹڈ کے سی ای او اجے پرکاش کے خلاف جان سے مارنے کی سنگین دھمکیاں دینے کا الزام لگایا ہے۔ اس نمائندے نے ریڈ کیوب سے رابطہ کیا لیکن اس معاملے پر تبصرہ کرنے کے لیے کوئی دستیاب نہیں تھا۔

دہلی آن لائن سٹہ بازی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے
1,000 کروڑ روپے کے گھپلے میں تین افراد کو گرفتار کرلیا

نئی دہلی، 08 مئی (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے مبینہ 1,000 کروڑ روپے کے آن لائن سٹہ بازی اور منی لانڈرنگ ریکیٹ سے جڑے ایک بڑے آپریشن کے تحت دہلی این سی آر، بنگلور اور دیگر مقامات پر تقریباً 18 ٹھکانوں پر بڑے پیمانے پر چھاپے مارے۔ جمعرات کی صبح شروع ہونے والی یہ چھاپہ کل دیر رات ایک بجے تک جاری رہے۔ تفتیشی ایجنسی کے ذرائع کے مطابق تلاشی کے بعد تین ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ گرفتار کیے گئے ملزمان کے نام دیپک سنگھ اہلاوت، پرتھوی کمار اور وکاس تینجا ہیں۔ دیپک سنگھ اہلاوت ہریانہ کا رہنے والا ہے، جبکہ پرتھوی کمار کا تعلق اتراکھنڈ سے ہے۔ کارروائی کے دوران ای ڈی نے مبینہ طور پر تفتیش سے متعلق کئی اہم دستاویزات، الیکٹرانک آلات اور دیگر ڈیجیٹل شواہد ضبط کیے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ یہ معاملہ تقریباً 1,000 کروڑ روپے کے مبینہ آن لائن سٹہ بازی اور گیمنگ سے جڑے منی لانڈرنگ نیٹ ورک سے متعلق ہے۔ ای ڈی کے بنگلور علاقائی دفتر نے میسرز گیمز کرافٹ ٹیکنالوجی پرائیویٹ لمیٹڈ، اس کے ڈائریکٹرز اور کیس سے منسلک کئی دیگر ملزمان کے خلاف یہ کارروائی کی۔ حکام کے مطابق اس سلسلے میں پہلے بنگلور کے مقامی تھانوں میں کئی ایف آئی آر درج کی گئی تھیں۔ اس کے بعد ای ڈی نے منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کی دفعات کے تحت تحقیقات اپنے ہاتھ میں لیں اور مزید کارروائی شروع کی۔ ایجنسی نے گزشتہ سال میسرز گیمز کرافٹ ٹیکنالوجی پرائیویٹ لمیٹڈ اور دیگر کمپنیوں سے منسلک ایک الگ لیکن متعلقہ معاملے میں بھی تلاشی مہم چلائی تھی۔ گزشتہ سال 18 نومبر سے 22 نومبر کے درمیان، ای ڈی نے بنگلور اور گروگرام میں میسرز نرویش نیٹ ورک پرائیویٹ لمیٹڈ (این این پی ایل)، میسرز گیمز کرافٹ ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ (جی ٹی پی ایل) کے دفاتر کے ساتھ ساتھ ان کے ڈائریکٹرز اور دیگر مشتبہ افراد کی رہائش گاہوں پر چھاپے مارے تھے۔ وہ تحقیقات کرناٹک پولیس کی درج کردہ ایف آئی آرز کی بنیاد پر شروع کی گئی تھیں۔ ای ڈی کے مطابق ایف آئی آرز میں الزام لگایا گیا تھا کہ این پی ایل کی طرف سے چلایا جانے والا گیمنگ پلیٹ فارم 'پاکٹ 52' بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی میں ملوث تھا۔ اس میں کھیل کے نتائج میں ہیرا پھیری، کھلاڑیوں کے درمیان ملی بھگت، تکنیکی خامیاں، رقم نکالنے پر پابندی اور پلیٹ فارم پر شفافیت کی کمی جیسے الزامات شامل تھے۔

ڈی آر ڈی او نے مقامی گلائیڈ ہتھیاروں کے نظام 'تارا' کا کامیاب تجربہ کیا
وزیر دفاع نے سائنسدانوں کو مبارک باد دی

نئی دہلی، 8 مئی (ایجنسیز) دفاعی تحقیقی اور ترقیاتی تنظیم (ڈی آر ڈی او) اور ہندوستانی فضائیہ نے پہلے مقامی گلائیڈ ہتھیاروں کے نظام 'ٹیکٹیکل ایڈوانسڈ رینج آگمنٹیشن' (تارا) کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ ٹی اے آر اے ایک ماڈیولر رینج توسیعی کٹ ہے، جو ہندوستان کا پہلا دیسی ساختہ گلائیڈ ویپن سسٹم ہے۔ یہ بغیر رہنمائی والے وارہیڈز کو ہدف پر درست نشانہ لگانے والے گائیڈڈ ہتھیاروں میں تبدیل کرتا ہے۔ ٹی اے آر اے کو ریسرچ سینٹر امرات (آر سی آئی) حیدرآباد نے ڈی آر ڈی او کی دیگر تجربہ گاہوں کے ساتھ مل کر تیار کیا ہے، تاکہ کم لاگت والے ہتھیار کی تباہ کن صلاحیت اور درستگی میں اضافہ کر کے زمینی اہداف کو موثر طریقے سے نشانہ بنایا جا سکے۔ یہ جدید کم لاگت والے نظاموں سے لیس بھارت کا پہلا گلائیڈ ہتھیار ہے۔ اس کٹ کی تیاری ڈیولپمنٹ کم پروڈکشن پارٹنرز (ڈی سی پی پی) اور دیگر ہندوستانی صنعتوں کے اشتراک سے کی گئی، جنہوں نے اس کی پیداوار کا عمل بھی پہلے ہی شروع کر دیا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اس سے پہلے، فضائی تجربے پر ڈی آر ڈی او، ہندوستانی فضائیہ، ڈی سی پی پی اور صنعت سے وابستہ اداروں کو مبارکباد دی اور اسے بھارت کی مقامی دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کی سمت میں ایک اہم پیش رفت قرار دیا۔ دفاعی تحقیق و ترقی کے محکمے کے سکریٹری اور ڈی آر ڈی او کے چیئرمین سمیر وی کامت نے بھی کامیاب فضائی تجربے سے وابستہ ٹیموں کو مبارکباد پیش کی۔

زرمبادلہ کے ذخائر میں 7.79 ارب ڈالر کی کمی

نئی دہلی، 8 مئی (ایجنسیز) ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر یکم مئی کو ختم ہونے والے ہفتے میں 7.794 ارب ڈالر گھٹ کر 690.693 ارب ڈالر رہ گئے۔ یہ زرمبادلہ ذخائر کی گزشتہ پانچ ہفتوں کی کم ترین سطح ہے اور اسی مدت میں سب سے بڑی گراوٹ بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔ اس سے قبل 24 اپریل کو ختم ہونے والے ہفتے میں یہ 4.821 ارب ڈالر کم ہو کر 698.487 ارب ڈالر رہا تھا۔ زرمبادلہ ذخائر میں کمی کی بنیادی وجہ سونے کے ذخائر میں گراوٹ رہی۔ ریزرو بینک کی جانب سے جمعہ کو جاری اعداد و شمار کے مطابق، یکم مئی کو ختم ہونے والے ہفتے میں ملک کے سونے کے ذخائر 5.021 ارب ڈالر کم ہو کر 115.216 ارب ڈالر رہ گئے۔ غیر ملکی زرمبادلہ اثاثے بھی 2.797 ارب ڈالر کی کمی کے ساتھ 551.825 ارب ڈالر پر آ گئے۔ اس میں امریکی ڈالر کے علاوہ جاپانی ین، برطانوی پاؤنڈ اور یورو بھی شامل ہیں۔ ان کی قدر کا اندازہ ڈالر کے مقابلے میں ان کی حوالہ جاتی شرح کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ زیر جائزہ ہفتے میں بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے پاس محفوظ فنڈ 80 لاکھ ڈالر بڑھ کر 4.863 ارب ڈالر ہو گیا، جبکہ خصوصی ڈرائینگ رائٹس (ایس ڈی آر) 1.5 کروڑ ڈالر کے اضافے کے ساتھ 18.789 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔

اسٹاک مارکیٹ میں گراوٹ، بینکوں اور مالیاتی کمپنیوں پر دباؤ

ممبئی، 8 مئی (یو این آئی) بیرونی منفی اشاروں کے درمیان جمعہ کو گھریلو شیئر بازاروں میں گراوٹ دیکھی گئی اور بینکنگ و مالیاتی کمپنیوں پر سب سے زیادہ دباؤ رہا۔ بی ایس ای کا سینسیکس 516.33 پوائنٹس (0.66 فیصد) گر کر 77,328.19 پوائنٹس پر بند ہوا۔ نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی-50 انڈیکس بھی 150.50 پوائنٹس یعنی 0.62 فیصد نیچے آ کر 24,176.15 پوائنٹس پر بند ہوا۔ وسیع بازار میں بیشتر اشاریے سرخ نشان میں رہے۔ تاہم نفٹی مڈکیپ-50 انڈیکس 0.06 فیصد اور اسمال کیپ-100 انڈیکس 0.22 فیصد بڑھ کر بند ہوئے۔ دیگر اہم ایشیائی بازاروں میں گراوٹ سے بھی سرمایہ کاروں کے جذبات متاثر ہوئے۔ ابتدائی کاروبار میں یورپی بازاروں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ بینکنگ اور مالیاتی کمپنیوں پر سب سے زیادہ دباؤ رہا۔ تیل و گیس، دھات اور رینٹل اسٹیٹ گروپوں کے اشاریوں میں بھی زیادہ گراوٹ دیکھی گئی۔ آئی ٹی سیکٹر میں سب سے زیادہ خریداری ہوئی، جبکہ پائیدار صارف اشیاء کے شعبے میں بھی سرمایہ کاروں نے سرمایہ لگایا۔ سینسیکس کی کمپنیوں میں بھارتیہ اسٹیٹ بینک کا شیئر ساڑھے چھ فیصد سے زیادہ گر گیا۔ ایچ ڈی ایف سی بینک، بجاج فائنانس، ایکسس بینک، الٹراٹیک سیمنٹ، مہندرا اینڈ مہندرا، ایل اینڈ ٹی، ٹاٹا اسٹیل اور آئی سی آئی سی آئی بینک کے شیئر ایک سے دو فیصد تک ٹوٹ گئے۔ ٹرینٹ، بجاج فنسرو اور ایٹرنل میں بھی گراوٹ رہی۔ ٹائٹن کا شیئر تقریباً پانچ فیصد اچھل گیا۔

دنیا اہداف کو حاصل کرنے کے لیے وسائل
کی ہتھیار سازی کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ وزیر خارجہ

نئی دہلی۔8 مئی (ایم این این) تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی نظام کی تنبیہ کرتے ہوئے، وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ دنیا مالیات، وسائل، ٹیکنالوجی اور کنیکٹیویٹی کی بے مثال "ہتھیار سازی" کا مشاہدہ کر رہی ہے، کیونکہ قومیں اسٹریٹجک مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے تیزی سے اقتصادی اور مارکیٹ کا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پارامار یبو میں سورینام کے معاشرے کے ایک کراس سیکشن سے خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ عالمی طاقت کے بارے میں روایتی مفروضوں کو ختم کیا جا رہا ہے، ممالک اب اقتصادی آلات اور مارکیٹ کے غلبے کو اثر و رسوخ کے آلات کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ہم فنانس، وسائل، ٹیکنالوجی، کنیکٹیویٹی، یہاں تک کہ جغرافیہ کی ہتھیار سازی دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مارکیٹ شیئر اور صلاحیتوں کو فعال طور پر استعمال کیا جا رہا ہے تاکہ ان طریقوں سے اثر و رسوخ پیدا کیا جا سکے جس کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ عالمی حرکیات کا اندازہ لگانے کے لیے استعمال ہونے والی طویل مدتی میٹرکس بھی بدل رہی ہیں۔ ریاستہائے متحدہ کو مثال کے طور پر پیش کرتے ہوئے، جے شنکر نے کہا کہ توانائی کے ایک بڑے درآمد کنندہ سے دنیا کے سب سے بڑے برآمد کنندگان میں سے اس کی تبدیلی کے دور رس پالیسی اور جغرافیائی سیاسی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ موجودہ عالمی آب و ہوا کو ایک مشکل دنیا کے طور پر بیان کرتے ہوئے، جے شنکر نے پے در پے بحرانوں کے ذریعے اپنے ارتقاء کا سراغ لگایا۔

مالی سال 2025-26 میں تعمیراتی آلات کی برآمدات میں
31.5 فیصد کا اضافہ ہوا، جب کہ مقامی طلب میں سات فیصد کمی واقع

نئی دہلی، 8 مئی (ایجنسیز) گھریلو طلب کمزور رہنے کے باعث مالی سال 2025-26 کے دوران ہندوستانی تعمیراتی آلات کی فروخت میں تقریباً دو فیصد کمی درج کی گئی۔ انڈین کنسٹرکشن ایکوپمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (آئی سی ای ایم اے) نے جمعہ کو بتایا کہ 31 مارچ کو ختم ہونے والے مالی سال میں برآمدات سمیت مجموعی فروخت 1,40,191 یونٹ سے گھٹ کر 1,36,995 یونٹ رہ گئی۔ اس کی بنیادی وجہ بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر عمل درآمد کی سست رفتار اور تاخیر رہی۔ گھریلو چیلنجز کے باوجود برآمدات میں 32 فیصد کا مضبوط اضافہ درج کیا گیا، جس سے صنعت پر منفی اثر کم ہوا۔ ہندوستان دنیا کی تیسری سب سے بڑی تعمیراتی آلات کی منڈی ہے۔ مالی سال 2024-25 میں اس شعبے کی تخمینی مالیت 10 ارب ڈالر تھی، جس کے 2030 تک 8.3 فیصد اوسط سالانہ ترقی کے ساتھ 14.76 ارب ڈالر تک پہنچنے کا اندازہ ہے۔ آئی سی ای ایم اے کے صدر اور جے سی بی انڈیا کے چیف ایگزیکٹو آفیسر و منیجنگ ڈائریکٹر دیپک شیٹی نے کہا کہ مالی سال 2025-26 میں دیکھی گئی معمولی گراوٹ کو صنعت کی کسی بنیادی کمزوری کے بجائے زمینی سطح پر بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے سست نفاذ کے تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے سرمایہ جاتی مختص تاریخی طور پر بلند سطح پر برقرار ہے، لیکن منصوبوں کے نفاذ میں تاخیر، زمین کے حصول کے مسائل اور فنڈز کے اجرا میں تاخیر نے پورے سال آلات کی مانگ کو متاثر کیا۔ مسٹر شیٹی نے کہا کہ برآمدات میں 32 فیصد کی مضبوط اضافے کے ساتھ صنعت نے اپنی مضبوطی ثابت کی ہے۔

ریلوے جرائم کے معاملات میں
2024 میں دہلی ملک میں سرفہرست: این سی آر

نئی دہلی، 08 مئی (ایجنسیز) ریلوے سے وابستہ جرائم کے معاملے میں قومی راجدھانی دہلی سال 2024 میں سرفہرست رہی ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کی حالیہ رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا ہے۔ جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، 2024 میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں دہلی میں گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) کے مطابق جرائم کی شرح سب سے زیادہ رہی۔ یہاں فی ایک لاکھ آبادی پر 24.3 کیسز درج کیے گئے۔ این سی آر بی کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ قومی راجدھانی میں 2024 میں جی آر پی نے 5,315 معاملات درج کیے، جو کہ 2023 کے 5,176 اور 2022 کے 3,243 معاملات سے زیادہ ہیں۔ ملک کی بڑی ریاستوں میں اس معاملے میں مہاراشٹر پہلے نمبر پر رہا، جہاں جی آر پی نے 2024 میں 20,519 معاملات درج کیے۔ اس کے بعد مدھیہ پردیش میں 12,931 اور گجرات میں 8,220 کیسز ریکارڈ کیے گئے۔ جرائم کی شرح کے لحاظ سے بھی دہلی اول رہی جہاں یہ شرح 24.3 فیصد رہی۔ اس فہرست میں کیرالہ 19.5 فیصد کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہا، جبکہ مہاراشٹر میں یہ شرح 16.1 فیصد اور مدھیہ پردیش میں 14.7 فیصد رہی۔ سال 2024 میں پورے ہندوستان میں جی آر پی نے مجموعی طور پر 83,699 مقدمات درج کیے۔

کارس 24 نے اپنی تاریخ میں پہلی بار سہ ماہی منافع حاصل کرلیا

نئی دہلی، 08 مئی (ایجنسیز) پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا پلیٹ فارم فراہم کرنے والی کمپنی کارس 24 (CARS24) نے اپنی تاریخ میں پہلی مرتبہ سہ ماہی منافع درج کیا ہے۔ کمپنی نے مالی سال 2025-26 کی چوتھی سہ ماہی میں 20 کروڑ روپے کا منافع (ایڈجسٹڈ آپریٹنگ) حاصل کیا۔ کمپنی کے مطابق یہ کامیابی صرف پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کے پلیٹ فارم سے آگے بڑھ کر ایک بڑے مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی ایکو سسٹم بننے کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔ کمپنی نے بتایا کہ مالی سال 2025-26 کی دوسری ششماہی میں اس کی ایڈجسٹڈ خالص آمدنی سالانہ بنیاد پر 37 فیصد بڑھ کر 760 کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جبکہ خسارے میں 83 فیصد کمی آئی۔ بہتر انتظامی نظام، اخراجات پر قابو اور مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کے استعمال سے یہ بہتری ممکن ہوئی۔ کمپنی اب صرف پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت تک محدود نہیں رہی بلکہ انشورنس، فاسٹ ٹیگ، گاڑیوں کے دستاویزات، قرض، ضابطہ جاتی کارروائیاں، دیکھ بھال اور مستقبل میں گاڑی فروخت کرنے جیسی خدمات بھی فراہم کر رہی ہے۔ کمپنی کے مطابق ہر ماہ 3.8 کروڑ سے زیادہ لوگ اس کے پلیٹ فارم کا استعمال کرتے ہیں اور ہندوستان میں تقریباً ہر 10 میں سے ایک گاڑی مالک کسی نہ کسی خدمت کے لیے اس سے منسلک ہے۔ کمپنی کے بنیادی کاروبار میں بھی مضبوط اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ریٹیل کاروبار کی مجموعی لین دین مالیت میں 35 فیصد اضافہ ہوا ہے اور اب یہ کل کاروباری مالیت میں 60 فیصد سے زیادہ حصہ ڈال رہا ہے۔ گاڑیوں کے قرض کی تقسیم 57 فیصد بڑھ کر 1,789 کروڑ روپے تک پہنچ گئی، جبکہ گاڑیوں کی ملکیت سے متعلق خدمات میں 11 گنا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ بیرونی منڈیوں میں بھی کمپنی کی کارکردگی بہتر رہی۔ متحدہ عرب امارات میں کمپنی نے آپریشنل سطح پر منافع حاصل کیا، جبکہ آسٹریلیا کا کاروبار بھی آپریشنل منافع میں پہنچ گیا۔

آرمی اسپتال کی امراض چشم پر تحقیق سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس

نئی دہلی، 08 مئی (یو این آئی) فوج کے ریسرچ اینڈ ریفرل (آر آر) اسپتال کا شعبہ چشم، آل انڈیا آپتھلمولوجیکل سوسائٹی کے تعاون سے ہفتہ کو یہاں پہلی بین الاقوامی امراض چشم ریسرچ کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے، جس کا افتتاح وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ کریں گے۔ وزارت دفاع نے جمعہ کو بتایا کہ دو روزہ تعلیمی پروگرام دہلی کنٹونمنٹ کے مانک شا سینٹر میں منعقد ہوگا اور اس کا موضوع آل انڈیا آپتھلمولوجیکل سوسائٹی - آرمڈ فورسز آپتھلمولوجی اپڈیٹ" ہے۔ اس موقع پر چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان، تینوں افواج کے سربراہان اور سکریٹری دفاع بھی موجود ہوں گے۔ اس پروگرام میں ملک بھر سے تقریباً 200 ممتاز ماہرین چشم کے ساتھ ساتھ فوجی شعبے کے بہترین ماہرین چشم شرکت کریں گے۔ کانفرنس میں شعبہ چشم کے تمام بڑے ذیلی شعبوں میں ہونے والی تازہ ترین پیشرفت سمیت اس موضوع کے وسیع پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ اس تقریب میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمز)، پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، ایل وی پرساد آئی انسٹی ٹیوٹ، شنکر نیترالیہ اور اروند آئی کیئر سسٹم جیسے اداروں سے 100 سے زیادہ ممتاز فیکلٹی ممبران حصہ لیں گے۔ پروگرام میں بین الاقوامی شہرت یافتہ دو ماہرین چشم۔ پروفیسر ہرمندر سنگھ دووا اور ڈاکٹر کولن سیانگ ہوئی ٹین۔ بھی شریک ہوں گے۔ پروفیسر دووا آنکھوں کے کیمیائی زخموں پر اپنی اہم تحقیق اور "دووا لیئر" کی تاریخی دریافت کے لیے دنیا بھر میں مشہور ہیں، جس نے کارنیا کی ساخت کے مطالعے میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ ڈاکٹر ہوئی ٹین نیشنل ہیلتھ کیئر گروپ آئی انسٹی ٹیوٹ کے فنڈس امیج ریڈنگ سینٹر کے سربراہ ہیں اور ریٹینا امیجنگ، ذیابیطس کی وجہ سے ہونے والی بینائی کی خرابی اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی آنکھوں کی تشخیص میں اپنی مہارت کے لیے جانے جاتے ہیں۔

کینیڈا کے آسمان پر پُراسرار روشنی ! خلائی مخلوق یا کچھ اور

برٹش کولمبیا، 8 مئی (یو این آئی) کینیڈا کے صوبے میں آسمان پر پراسرار روشنی کو خلائی مخلوق کی آمد قرار دیا جا رہا ہے تاہم ماہرین فلکیات نے اصل حقیقت واضح کردی۔ تفصیلات کے مطابق کینیڈا کے صوبے برٹش کولمبیا میں آسمان پر مخروطی شکل کے پراسرار اجسام (UFOs) کی روشنی نے شہریوں میں تجسس اور خوف وہراس پھیلا دیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی تصاویر اور ویڈیوز کے بعد جہاں لوگ اسے خلائی مخلوق کی آمد قرار دے رہے تھے، وہیں ماہرین فلکیات نے اس کی اصل حقیقت واضح کردی ہے۔ منگل کی رات مقامی وقت کے مطابق 10:15 سے 10:30 کے درمیان آسمان پر روشنی کے عجیب و غریب گولے اور بادل نما مخروطی شکلیں دیکھی گئیں۔ سوشل میڈیا صارف پیٹسی سیمور سمیت کئی شہریوں نے اس منظر کی ویڈیوز شیئر کیں، جن میں دیکھا جا سکتا ہے کہ یہ روشنیاں فاصلہ طے کرنے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ غائب ہو رہی تھیں۔ پرنس جارج آسٹرونومیکل آبزرویٹری کے ماہر ملہار کینڈورکر نے سی بی سی ریڈیو سے گفتگو کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ یہ کوئی خلائی مخلوق نہیں بلکہ امریکی کمپنی اسپیس ایکس کے راکٹ کا کمال تھا۔ ماہرین کے مطابق یہ ایک بصری دھوکہ تھا جسے جیلی فش ایفیکٹ' کہا جاتا ہے۔ یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب سورج کی روشنی اونچائی پر موجود راکٹ کے اخراج سے ٹکراتی ہے۔ یہ روشنی دراصل اسپیس ایکس کے فالکن '9' راکٹ کی تھی جسے منگل کی رات 9 بجے کیلیفورنیا کے وینڈن برگ سپیس فورس بیس سے لانچ کیا گیا تھا۔ کینڈورکر کے مطابق جیسے ہی راکٹ اوپری ماحول میں پہنچتا ہے، اس سے نکلنے والی گیسیں پھیل کر ایک بادل نما شکل اختیار کر لیتی ہیں، جو زمین سے دیکھنے والوں کو کسی پراسرار خلائی جہاز کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ اگرچہ اس منظر نے برٹش کولمبیا کے باسیوں کو کچھ دیر کے لیے حیرت زدہ کر دیا، تاہم سائنسی وضاحت نے خلائی مخلوق سے متعلق تمام تر قیاس آرائیوں کو ختم کر دیا ہے۔

حج 2026: رضا کارانہ کام کے خواہشمند افراد کیلئے خوشخبری

مکہ مکرمہ، 8 مئی (ایجنسیز) سعودی عرب میں مسجد الحرام اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیکھ بھال کی امور کی جنرل اتھارٹی نے رواں برس حج سیزن 2026 کیلئے رضا کارانہ کام کے مواقع کی ایک رینج کا اعلان کر دیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد کمیونٹی کی شرکت کو مضبوط بنانا، رضا کارانہ کام کو فروغ دینا اور معاشرے میں رضا کارانہ خدمات کی ثقافت کو مزید فروغ دینا ہے۔ رپورٹس کے مطابق رضا کارانہ مواقع میں مذہبی رہنمائی اور تعلیم فراہم کرنا، نماز کی صف بندی کے انتظام میں مدد، سکرینز اور الیکٹرانک ڈیوائسز کی نگرانی، ترجمے کی خدمات، فیلڈ آگاہی مہم اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زائرین کی خدمت شامل ہے۔ جنرل اتھارٹی کے مطابق جو افراد رضا کارانہ کاموں میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ نیشنل پلیٹ فارم فار والینٹیئر ورک کے ذریعے خود کو رجسٹر کروائیں اور درخواست ارسال کر دیں۔ واضح رہے کہ سعودی وژن 2030 کے تحت مملکت میں رضا کارانہ سرگرمیوں کو فروغ دیا جا رہا ہے۔

یورپ کی تاریخ میں منشیات کی سب سے بڑی برآمدگی، اسپین میں تقریباً ایک ارب ڈالر مالیت کی 30 ٹن کوکین ضبط

میڈرڈ/۸ مئی/(آفاق نیوز ڈیسک) اسپین کی پولیس نے کینری جزائر کے قریب کارروائی کرتے ہوئے ایک بحری جہاز سے 30 ٹن کوکین برآمد کر لی جبکہ جہاز کے 23 رکنی عملے کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق یہ یورپ کی تاریخ میں منشیات کی سب سے بڑی برآمدگی قرار دی جا رہی ہے۔ اسپین کی ہائی کورٹ کے مطابق کوموروجزائر کے پرچم بردار جہاز Arconian کو یکم مئی کو گارڈیا سول پولیس کی جانب سے روکا گیا تھا۔ عدالت کے مطابق ضبط کی گئی منشیات کی مالیت 956 ملین امریکی ڈالر سے زائد ہے۔ یہ کارروائی ریکارڈ 25 ٹن کوکین سے بھی زیادہ ہے۔ اس سے قبل اسپین کا سابقہ ریکارڈ

میں ضبط کی گئی کوکین جون 2024 میں جرمنی کی ہیمبرگ بندرگاہ پر پکڑی گئی 13 ٹن منشیات برآمدگی کا تھا جو گزشتہ سال الجیسیر اس میں ایکواڈور سے آنے والے کیلے کے کنٹینرز سے برآمد ہوئی تھیں۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ آپریشن امریکی اور ڈچ حکام کے تعاون سے کیا گیا، تفتیش کاروں کا خیال ہے کہ کوکین کو سمندر میں تیز رفتار کشتیوں میں منتقل کر کے اسپین کے مرکزی علاقوں میں اسمگل کیا جانا تھا۔ حکام کے مطابق جہاز سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد ہوا جبکہ چھ افراد جہاز میں چھپے ہوئے پائے گئے، عملے کے 17 افراد فلپائن سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ چھپے ہوئے 6 افراد کا تعلق نیدرلینڈز اور سرینام سے بتایا گیا ہے۔

حج 2026: پھوار والے پنکھوں اور ٹھنڈے پانی کے نلکوں کی تنصیب

مکہ مکرمہ، 8 مئی (یو این آئی) سعودی عرب میں عازمین حج کو گرم موسم میں بہترین سہولیات فراہم کرنے کے لئے پھوار والے پنکھوں اور ٹھنڈے پانی کے نلکوں کی تنصیب کے ساتھ جدید نظام فعال کو کر دیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق سعودی رائل کمیشن برائے مکہ اور مقدس مقامات

کے تحت کدانہ ڈیولپمنٹ کمپنی غیر منافع بخش شعبے کے اشتراک سے اپنے خصوصی آپریشنل اقدامات کے تحت مسٹ سسٹم اور پانی کے سپلائی سسٹم پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس کا مقصد عازمین حج کو سکون فراہم کرنا اور حج سیزن کے دوران ان کے روحانی تجربے کے معیار کو بڑھانا ہے۔ یہ مسٹ سسٹم پانچ آپریشنل اسٹیشن پر مشتمل ہے جہاں چھ ہزار سے زائد مسٹ کالم موجود ہیں جو فی گھنٹہ 1500 میٹرک کیوبک پیدا کر رہے ہیں۔ انہیں ماحول کو ٹھنڈا رکھنے اور مقدس مقامات پر درجہ حرارت کم کرنے کے لیے بنایا گیا ہے جس سے عازمین کے لیے موزوں ماحول پیدا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنی عبادات آسانی اور اطمینان سے کر سکیں۔ رپورٹس کے مطابق پانی کے سپلائی سسٹم میں پانچ اسٹیشن موجود ہیں جو 25 ہزار سے زائد ٹھنڈے پانی کے نلکے فراہم کر رہے ہیں جنہیں حکمت عملی کے ساتھ کئی مقامات پر لگایا گیا ہے تاکہ عازمین حج کے لیے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے۔ اس سے عازمین کی خدمات میں اضافہ ہوتا ہے اور عازمین کے لیے ایک پرسکون ماحول پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

امریکی ادارہ صحت نے ہنٹا وائرس کو سطح '3' کی ہنگامی صورتحال قرار دے دیا

واشنگٹن، 8 مئی (یو این آئی) اے بی سی نیوز کے مطابق امریکہ کے سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن نے ہنٹا وائرس کے پھوٹ پڑنے کو لیول '3' ہنگامی ردعمل قرار دیا ہے، جو ہنگامی کارروائی کی سب سے نچلی سطح ہے۔ اگرچہ اس اقدام کا مطلب یہ ہے کہ عام عوام کے لیے خطرہ تا حال کم ہے، لیکن اس صورتحال کی عوامی صحت کی ایجنسی کی جانب سے فعال نگرانی جاری ہے۔ ایمرجنسی آپریشن سنٹرز کو فعال کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ردعمل کے تحت ایک ہنگامی ٹیم قائم کر دی گئی ہے۔ عالمی صحت کے حکام ایم وی ہونڈیوس کروز جہاز پر ہنٹا وائرس کے پھوٹ کو روکنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے حکام کے مطابق، ہنٹا وائرس اب تک سفر سے جڑے مسافروں میں پانچ تصدیق شدہ کیسز، تین مشتبہ انفیکشنز اور تین اموات کا سبب بن چکا ہے۔ ایم وی ہونڈیوس میں تقریباً 150 مسافر اور عملہ شامل تھا جن کا تعلق 23 ممالک سے تھا۔ یہ جہاز ارجنٹائن سے روانہ ہوا اور بحر اوقیانوس عبور کرنے کے بعد کیف وردے کے ساحل کے قریب سفر کے دوران مسافروں میں سانس کی بیماری کی اطلاع دی گئی تھی۔

ٹرمپ حکومت کا وہ فیصلہ جس نے ہزاروں والدین کی نیندیں اڑا دیں!

واشنگٹن، 8 مئی (ایجنسیز) ٹرمپ انتظامیہ نے چائلڈ سپورٹ ادا نہ کرنے والے شہریوں کے پاسپورٹ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے بچوں کی کفالت کی رقم ادا نہ کرنے والے نادہندگان کے خلاف سخت کارروائی کا فیصلہ کیا ہے، جس کے تحت واجبات کی عدم ادائیگی پر ہزاروں والدین کے پاسپورٹ منسوخ کر دیے جائیں گے۔ نئی پالیسی کے مطابق ابتدائی مرحلے میں ان افراد کو نشانہ بنایا جائے گا جن کے ذمے ایک لاکھ ڈالر یا اس سے زائد کے واجبات ہیں۔ تاہم پروگرام کی توسیع کے بعد 2,500 ڈالر سے زائد کے نادہندگان کے پاسپورٹ بھی منسوخ کیے جا سکیں گے۔ محکمہ خارجہ کا کہنا ہے کہ پہلے یہ پابندی صرف پاسپورٹ کی تجدید کروانے والوں پر لاگو تھی، لیکن اب سے موجودہ پاسپورٹ بھی منسوخ کر دیے جائیں گے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس اقدام سے فوری طور

پر تقریباً 2,700 امریکی پاسپورٹ ہولڈرز متاثر ہوں گے۔ نئی پالیسی کے تحت محکمہ صحت و انسانی خدمات نادہندگان کی فہرست محکمہ خارجہ کو فراہم کرے گا۔ جن شہریوں کے پاسپورٹ منسوخ ہوں گے، وہ تمام واجبات کی مکمل ادائیگی کے بعد ہی نئے پاسپورٹ کے لیے درخواست دے سکیں گے۔ محکمہ خارجہ کے مطابق اس اقدام کا مقصد والدین کو ان کی قانونی ذمہ داریاں پوری کرنے پر مجبور کرنا اور بچوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ واضح رہے کہ 1998 میں اس پروگرام کے آغاز سے اب تک ریاستوں نے 657 ملین ڈالر سے زائد کی ریکوری کی ہے، جبکہ گزشتہ 5 برسوں میں 156 ملین ڈالر کی یکمشت ادائیگیاں کی گئی ہیں۔

ایرانی حکومت کے تمام ادارے 9 مئی سے مکمل فعال ہوجائیں گے

تہران، 8 مئی (یو این آئی) ایرانی حکومت کے تمام ادارے 9 مئی سے مکمل فعال ہو جائیں گے۔ گورنر تہران محمد صادق نے کہا کہ 9 مئی سے تہران میں تمام حکومتی وزارتیں اور ادارے 100 فیصد صلاحیتوں کے ساتھ کام کریں گے۔ اسکولوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیمی سرگرمیاں وزارت تعلیم و سائنس کے اعلانات کے مطابق ہوں گی۔ ایران جنگ میں ثالثی، امریکی ایوان نمائندگان میں پاکستان کی امن کوششوں کی ستائش کی قرارداد پیش ایران کی پورٹس اور میری ٹائم آرگنائزیشن نے کہا کہ ایران کی بندرگاہیں جہازوں کو عام سمندری خدمات اور مدد کے لیے مکمل تیار ہیں۔ آبنائے ہرمز اور دیگر علاقائی سمندروں میں موجود تجارتی جہازوں کو جہاز رانی سے متعلق خدمات، تکنیکی معاونت اور طبی خدمات فراہم کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔

سعودی عرب: حج ضوابط کی خلاف ورزی پر 5 افغان باشندے گرفتار

مکہ مکرمہ، 8 مئی (ایجنسیز) سعودی عرب میں حج سیکورٹی فورسز نے مکہ مکرمہ میں بغیر حج پرمٹ کے غیر قانونی طور پر داخل ہونے کی کوشش (حج ضوابط کی خلاف ورزی) کرنے والے 5 افغان باشندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق گرفتار کیے گئے افغان باشندے مکہ مکرمہ کے ایک صحرائی راستے سے پیدل چل کر حدود حرم میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے، جو کہ حج ضوابط کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ حکام کے مطابق، تمام گرفتار ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ سعودی محکمہ پبلک سیکیورٹی نے تمام شہریوں اور مقیم غیر ملکیوں پر زور دیا ہے کہ وہ حج کے ضوابط اور حکومتی ہدایات کی سختی سے پابندی کریں۔ پبلک سیکیورٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کسی بھی قانون شکن یا خلاف ورزی کے مرتکب فرد کی فوری اطلاع دیں۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، ریاض اور مشرقی صوبے (الشرقیہ) کے رہائشی 911 پر، جبکہ مملکت کے دیگر تمام علاقوں کے رہائشی 999 پر کال کر کے متعلقہ اداروں کو مطلع کریں۔

آبنائے ہرمز میں جھڑپوں اور فضائی دفاعی نظام بحال ہونے پر تہران کے شہری پھر سڑکوں پر نکل آئے

تہران، 8 مئی (یو این آئی) آبنائے ہرمز میں جھڑپوں اور تہران میں فضائی دفاعی نظام کے بحال ہونے کی خبروں پر تہران کے شہری ملی جوش و جذبے کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق شہریوں نے ایرانی مسلح افواج کے حق میں نعرے لگائے۔ ریلی میں شامل شہریوں کے ہاتھوں میں ایرانی قومی پرچم، شہید سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کی تصاویر اور مختلف پلے کارڈز تھے۔ دوسری جانب ایرانی خاتم الانبیاء سینٹرل ہیڈکوارٹر کے ترجمان کے مطابق امریکہ نے خمیر، سرک اور قشم جزیرے کے ساحلوں پر خطے کے کچھ ممالک کے تعاون سے شہری علاقوں پر فضائی حملے کیے ترجمان خاتم الانبیاء سینٹرل ہیڈکوارٹر نے امریکہ اور خطے میں امریکی اتحادیوں کو خبردار کیا ہے کہ ایران بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جارحیت کا منہ توڑ جواب دے گا۔

چین میں پٹاخوں کی فیکٹری میں دھماکے، ہلاکتیں 37 ہوگئیں

بیجنگ، 8 مئی (یو این آئی) چین کے شہر لیویانگ میں آتش بازی کا سامان بنانے والی فیکٹری میں زوردار دھماکے کے نتیجے میں ہلاکتوں کی تعداد 37 ہوگئی جبکہ 51 زخمی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق واقعہ چین کے صوبے ہنان کے شہر لیویانگ میں 2 روز قبل پیش آیا تھا، جس میں 1 شہری اب بھی لاپتہ ہے۔ چین کے سرکاری ذرائع کے مطابق فیکٹری انتظامیہ کے ذمے دار شخص کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل 2019ء میں بھی اسی شہر میں 1 دھماکے میں 13 افراد ہلاک اور 17 زخمی ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ چین میں لیونگ شہر کو پٹاخوں اور آتش بازی کے سامان کی تیاری کے حوالے سے مرکزی اہمیت حاصل ہے۔

از دفتر نیابت نائب تحصیلدار رام باغ سرینگر

درخواست منجانب: رپورٹ نسبت Correction والدہ بنام بابت درستگی اسکول ریکارڈ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں راقم نے متعلقہ پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کیا اور رپورٹ پٹواری کے مطابق سائلہ کے اسکول ریکارڈ میں والدہ کا نام رومیسہ اندراج ہوا ہے جبکہ سائلہ کے والدہ کا اصلی نام Romiya Hamid ہے اور جبکہ سائلہ کی مِسل دفتر ہذا میں زیر کارروائی ہے قبل از مزید کارروائی ہے اگر کسی شخص یا اشخاص کو پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سائل بتقرر 25-05-2026 اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اندر ایک ہفتہ اپنے عذرات دفتر میں پیش کریں۔ معیاد گذرنے کے بعد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

تحریر الصدر: نائب تحصیلدار رام باغ

از دفتر نیابت نائب تحصیلدار رام باغ سرینگر

درخواست منجانب: تسلیمہ دختر محمد شعبان شیخ ساکنہ نگر مل باغ بمراد نسبت عطائی پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 01-01-1991 بوجہ تاخیر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل کا درخواست ہے کہ سائل نے پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 01-01-1991 حاصل کرنے میں تاخیر ہوئی ہے اور اس نسبت سائل نے بیان حلفی اور میونسپلٹی SMC سے NOC حاصل کر کے سائل کاغذات کی ہے۔ لہذا اس نسبت ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص یا اشخاص کو پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سائل بتقرر 01-01-1991 اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اندر ایک ہفتہ اپنے عذرات دفتر میں پیش کریں۔ معیاد گذرنے کے بعد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

تحریر الصدر: نائب تحصیلدار

از دفتر نیابت نائب تحصیلدار رام باغ سرینگر

درخواست منجانب: اعجاز احمد لون والد عجاب اعجاز ساکنہ راجباغ بمراد نسبت عطائی پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 25-05-2011 واقعہ رابودائی بوجہ تاخیر

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل کا درخواست ہے کہ سائل نے پیدائش سرٹیفکیٹ بتقرر 25-05-2011 حاصل کرنے میں تاخیر ہوئی ہے اور اس نسبت سائل نے بیان حلفی اور میونسپلٹی SMC سے NOC حاصل کر کے سائل کاغذات کی ہے۔ لہذا اس نسبت ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص یا اشخاص کو پیدائش سرٹیفکیٹ بحق سائل بتقرر 25-05-2026 اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اندر ایک ہفتہ اپنے عذرات دفتر میں پیش کریں۔ معیاد گذرنے کے بعد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔

تحریر الصدر: نائب تحصیلدار

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PWD(R&B) DIVISION ANANTNAG

NIT 13OF R&B/Anantnag/2026-27 /E-TENDERING/1429-38, DATED 08-05-2026

For and on behalf of the Lt. Governor, Union Territory of J&K e-tenders are invited on %age basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt. CPWD, Railways and other State/Central Governments for each of the following works:-

S.No	Name of Work	Estimated Cost(Rs in Lacs)	Cost ofT/Doc.(in Rs)	Earnest Money (In Rs)	Time of Completion	Major Head of Account	Class of Contractor
1.	Construction of Drainage system from House of Ghulam Nabi Mir upto the outlet at Achabal Adda Anantnag (phase 2nd)	1.16 Lacs Contract Price exclusive of GST: 0.98 + (18% GST Amount 0.18)	200	2320/-	20 Days	District Capex Budget (CDF) 2025-26	DEE Class & MSME's Only
2.	CO tile path from HO Ab Majeed Shah to Masjid Shareef at Bonidar Ashajipora.	1.45 Lacs Contract Price exclusive of GST: 1.23 + (18% GST Amount 0.22)	200	2900/-	20 Days	District Capex Budget (CDF) 2025-26	DEE Class & MSME's Only
3.	C/O tile path from H/O Ab Rashid Khan to main link road at Bonidar Ashajipora.	1.24 Lacs Contract Price exclusive of GST: 1.05 + (18% GST Amount 0.19)	200	2480/-	20 Days	District Capex Budget (CDF) 2025-26	DEE Class & MSME's Only

ProjectAuthority: District Development Commissioner Anantnag.

Position of AAA : 1. Accorded vide Order No. 167 – DDCA of 2026, Dated 11.04.2026.
2. Accorded vide Order No. 189 – DDCA of 2026, Dated 27.04.2026.

1. The NIT Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill of quantities (B.O.Q), Set of terms-and conditions of contract and other details can be seen/downloaded from the departmental websitewww.jktenders.gov.in as per schedule of dates given below:

S.No.	Particulars	Dated		
1	Date of Issue of Tender Notice		08-05-2026	
2	Period of Downloading of bidder documents	From	08-05-2026	(03:00 PM)
		To	13-05-2026	(04:00 PM)
3	Bid submission Start Date	From	08-05-2026	(03:00 PM)
4	Bid Submission End Date	To	13-05-2026	(04:00 PM)
5	Date and time of opening of bid(online)		14-05-2026	(10:30 AM)
		In the office of Executive Engineer PWD(R&B) Division Anantnag.		

1. Bids must be accompanied with cost of tender document in shape of Treasury Challan / receipt (Under MH- 0059 PWD) in favour of Executive Engineer R&B Division Anantnag [Tender Inviting Authority] (NIT No. Name of Work/Item No. to be mentioned on the Treasury Challan / Receipt) (The Date of Treasury Challan should be between the date of Start of Bid and Bid Submission End Date) and EMD (2% of advertised Cost) in the shape ofCDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer PWD(R&B) Division Anantnag(Tender receiving Authority).(The Date of EMD{CDR/FDR/BG} should be between the date of Start of Bid and Bid Submission End Date and validity of EMD at the time of opening of Bids shall be a period of 45 Days beyond Bid Validity of 120 Days). The same EMD should not be used in more than one Tender/Bid.
2. All the Bidders have to submit Earnest Money/Bid Security (EMD@2% of Advertised Cost) in the shape of CDR/FDR/BG. Non submission of Earnest Money/Bid Security shall render the bidder as No-responsive.
3. The 1st lowest responsive (Successful) Bidder has to produce an amount equal to 5% of contract as Performance Security in the shape of CDR/FDR/BG in favour ofExecutiveEngineer R&B Division Anantnag (Tender receiving authority) within 03 Days before fixation of Contract and shall be released 60 days after successful completion of Defect Liability Period(DLP) of the work.The date of Performance Security(CDR/FDR/BG) should be after the date of issuance of letter/LOI to deposit the performance security.Failure to produce Performance Security shall render the L1 as non-responsive and case for debarring of the Contractor be forwarded to Higher Authorities for a period of 01 Year.
4. The Earnest Money Deposit (EMD@2% of Advertised Cost) in the shape of CDR/FDR/BG of the successful Bidder shall be released after receiving Performance security @5% of the allotted cost in the shape of CDR/FDR/BG and same shall be released 60 Days after successful completion of Defect Liability Period (DLP) of the work.
5. The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site www.jktenders.gov.in and conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of Executive Engineer R&B Division Anantnag
6. The bids for the work shall remain valid for a period of 120 days from the date of opening of Technical Bid
7. Instruction to bidders regarding e-tendering process.
a. Bidders are advised to download bid submission manual from the "Downloads" option as well as from "Bidders Manual Kit" on website www.jktenders.gov.in to acquaint bid submission process.
b. To participate in bidding process, bidders have to get 'Digital Signature Certificate (DSC)' as per Information Technology Act-2000. Bidders can get digital certificate from any approved vendors.
c. The bidders have to submit their bids online in electronic format with digital Signature. No Financial bid will be accepted in physical form.
d. Bids will be opened online as per time schedule mentioned in Para-1.
e. Bidders must ensure to upload scanned copy of all necessary documents with bid.
f. Bidders must ensure to upload scanned copy of all necessary documents including tender document fee in terms of soft copies with technical bid.
13. All other terms and conditions are as same as laid in PWD Form 25.

Sd/-
Executive Engineer,
R&B Division Anantnag

DIPK-1152-26 Dated 8-5-2026

بیادگارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب
روزنامہ آفاق سرینگر
Daily AFAAQ Srinagar
سنیچروار ۹ مئی ۲۰۲۶ء بمطابق ۲۱ ذی القعدہ ۱۴۴۷ھ

(اقوال زریں)

علم وہ ہے جو دل میں اُتر جائے، زبان پر رہنے والا علم دلیل ہے، حضرت بہاؤالدین نقشبندؒ

ڈوبنے کے واقعات اور احتیاطی تدابیر

وادی میں شدید گرم موسم کے باعث نہریں، نہائیں، ندیاں اور چشمے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بنتی جا رہی ہیں، خاص طور پر نوجوان نسل اور بچے۔ ہر سال گرمی میں اضافہ ہوتے ہی سنجیدہ حفاظتی اقدامات کے فقدان کی وجہ سے ڈوبنے کے واقعات میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ حاجن میں آج پیش آنے والا واقعہ جس میں تین نوجوان اپنی قیمتی جانیں کھو بیٹھے چشم کشا ہے کہ کس طرح معمولی غلطی ایک بڑے حادثے کو جنم دیتی ہے۔

گرمی شروع ہوتے ہی نوجوان نسل بے احتیاطی کے باعث ندی نالوں، دریاؤں اور گہرے چشموں میں نہانے نکل پڑتے ہیں۔ گرجتے پانی کے بہاؤ، اچانک پانی کی گہرائی، بے ڈھنگے کنارے اور پتھریلے مقامات ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی لمحے سانحے کا سبب بن سکتے ہیں۔ غوطہ خوروں اور مقامی لوگوں کی مدد کے باوجود حالات سنگین رہتے ہیں، کیونکہ لوگ حفاظتی تدابیر اختیار کیے بغیر ہی خطرناک مقامات پر چلے جاتے ہیں۔

کنگن انتظامیہ نے عوامی تحفظ کے لئے ایک آج ایڈوائزری جاری کی ہے، جس میں دریاؤں، نہروں اور گہری ندیوں میں نہانے سے سختی کے ساتھ پرہیز کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ایسا اقدام قابلِ تحسین ہے، مگر ایک تحصیل کی جانب سے جاری کردہ وارننگ کافی نہیں۔ ہر ضلع انتظامیہ کو چاہیے کہ اپنے اپنے علاقوں میں فوری اور مربوط معلوماتی مہمات شروع کرے، تاکہ عوام خاص طور پر نوجوان نسل کو پانی کے خطرات کے بارے میں آگاہ کیا جا سکے۔

گرمی بڑھنے کے ساتھ عوام کا پانی کی جانب کھنچا جانا فطری ہے، مگر اگر ہم بنیادی حفاظتی پیغامات، مقامی سطح پر واچ ٹاورز، اور رش والی جگہوں پر واچ گارڈز نہ رکھیں تو ایسے تکلیف دہ واقعات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ دریا اور ندی نالوں کے کناروں پر خبردار کرنے والے بورڈز نصب کئے جائیں۔ مقامی انتظامیہ ریسکیو ٹیموں کی استعداد بڑھائے۔ سکولوں اور کالجوں میں طلباء کو پانی کے بارے میں حفاظتی تربیت دی جائے۔ والدین اپنے بچوں کو تنہا نہ جانے دیں، خاص طور پر خطرناک مقامات پر۔

یہ نہ صرف انتظامیہ کا کام ہے بلکہ ہر فرد کی ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے پیاروں کی حفاظت کرے۔ آج حاجن واقعہ نے ہمیں دکھایا ہے کہ صرف چند لمحوں کی سنجیدگی اور احتیاط کی کمی ہمیں قیمتی جانوں سے محروم کر سکتی ہے۔ ہمیں اس سانحے سے سبق سیکھ کر ایک مربوط حکمت عملی اپنانی ہوگی۔

وقت کے ساتھ ساتھ ہم سب مل کر حفاظتی اقدامات اور شعور کا فروغ یقینی بنا سکتے ہیں تاکہ کشمیر کی خوبصورت مگر کبھی کبھار خطرناک ندیاں ہماری خوشیوں کو غم میں نہ بدل سکیں۔ کشمیر کے دریا اور ندی نالے ہمارے قدرتی ورثے کا حصہ ہیں، مگر ان سے لطف اندوز ہونا اسی وقت ممکن ہے جب ہم احتیاط کے اصولوں پر کاربند رہیں۔ زندگی اللہ کی امانت ہے، اور اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری۔

آپ بھی اللہ کے نیک بندے بنیں

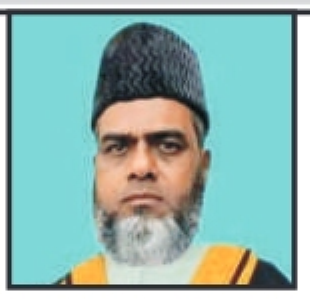

تحریر: جاوید اختر بھارتی

اکثر و بیشتر یہ جملہ سننے کو ملتا ہے کہ سیدھے سے رہو، سیدھے بات کرو، بہت سیدھا شخص ہے، کتنا سیدھا ہے مطلب لفظ سیدھا انتہائی اہم ہے اس سے بہت کچھ واضح ہوتا ہے نیکی، شرافت، خوش مزاجی، اخلاص، وفاداری، محبت، عقیدت، احترام، بلند اخلاق ان ساری خصوصیات سے سجاوٹ کی گئی ہے لفظ سیدھا کی،، کبھی تو کوئی ہاتھ سے لولا، پاؤں سے لنگڑا، آنکھ سے نابینا بھی ہو پھر بھی نیک ہے لوگوں کی عزت کرتا ہے اور گالی گلوج و بدزبانی سے پرہیز کرتا ہے تو لوگ اسے بھی کہتے ہیں کہ بہت اچھا اور سیدھا آدمی ہے حالانکہ بظاہر وہ لولا اور لنگڑا ہے لیکن اسے سیدھا تصور کیا جاتا ہے اور مانا جاتا ہے اور کہا بھی جاتا ہے تو معلوم یہ ہوا کہ لفظ سیدھا کا تعلق ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے ہے، تہذیب وتمدن سے ہے۔

اسی طرح راستے کو بھی کہا جاتا ہے کہ بڑا سیدھا راستہ ہے یہاں تک کہ ایک منزل سے دوسری منزل تک پہنچنے کے لئے جگہ جگہ سواریاں بدلنی پڑتی ہیں مگر سواریاں ملنے میں کوئی دشواری نہیں ہے تو اسے بھی کہا جاتا ہے کہ ارے بڑا آسان اور سیدھا راستہ ہے،، اور راستہ بیچ میں بالکل سیدھا ہے مگر پورے دن میں ایک ہی دو سواری ملتی ہو تو اسے یہی کہا جاتا ہے کہ بڑا مشکل اور بڑا ٹیڑھا راستہ ہے حالانکہ بظاہر ایک بھی موڑ نہیں ہے بالکل سیدھا ہے تو یہاں بھی واضح ہو گیا کہ ہر مقام پر ظاہری اعتبار سے سیدھی چیز کو سیدھی نہیں مانی جاتی بلکہ اس کی کیفیات اور خصوصیات کی بنیاد پر سیدھا اور ٹیڑھا مانا جاتا ہے تبھی تو شراب کے نشے میں ایک شخص لڑکھڑاتے ہوئے چلتا ہے کسی موڑ پر پہنچ کر گر جاتا ہے، کسی نالی کے پاس پہنچ کر کبھی قدم آگے بڑھاتا ہے تو کبھی پیچھے کھینچتا ہے مگر کوئی اسے راستہ بتانے والا نہیں، نالی اور سڑک پار کرانے والا نہیں مگر ایک ایسا شخص بھی آتا ہے جس کی آنکھوں میں روشنی نہیں ہے اور ہاتھ میں لاٹھی ہے چلتے چلتے موڑ آ گیا، یا نالی پڑ گئی وہ شخص اپنے ہاتھ کی لاٹھی سے دائیں بائیں آزماتا ہے کہ راستہ بہتر ہے کہ نہیں اتنے میں کسی کی نظر پڑتی ہے تو وہ جلدی سے اس نابینا کے پاس پہنچتا ہے اور اپنے ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے اور نالی پار کراتا ہے یا روڈ کراس کراتا ہے دونوں کے راستے ایک تھے مگر نوعیت مختلف تھی -یہ دنیا ہے ہزاروں رنگ بدلتی ہے اور دنیا میں بسنے والے لوگ بھی ہزاروں رنگ بدلتے ہیں-

انسان تو سب ہیں لیکن مقام الگ الگ، جینے کا طریقہ تو سب کو ایک جیسا بتایا گیا ہے لیکن لوگوں کے جینے کا طریقہ الگ الگ،، ایک وہ بھی شخص ہے جو کہتا ہے کہ یہ کیا کہ تم تو ہوش میں ہو میں نشے میں ہوں، پی کر شراب تم بھی کہو میں نشے میں ہوں، جو ہوش میں ہوں ان سے کرو عاقبت کی بات، مجھ سے نشے کی بات کرو میں نشے میں ہوں،، جبکہ دوسرا شخص کہتا ہے کہ ہوش میں آ نشے میں جھوم نہ تو، ارے میکدے کو منہ سے چوم نہ تو، شرم کر شرم اے ابن آدم، دیکھ ابلیس بن کے گھوم نہ تو،، یہ بری چیز ہے پینا بھی برا ہے اس کا، ہے جو انسان کا دشمن وہ نشہ ہے اس کا، ہر برائی کی طرف دھیان چلا جاتا ہے، جس کو پیتے وقت ایمان چلا جاتا ہے، یہ تو داناؤں کو نادان بنا دیتی ہے، یعنی انسان کو شیطان بنا دیتی ہے، پی کے بدمست ہے کیا تیری ادا ہے پیارے، جان کر پی ہے یہ سب تیری خطا ہے پیارے، تو نے انگور کی بیٹی کا اسے نام دیا، اور بے فائدہ انگور کو بدنام کیا، تو نہ پیتا نہ یہ بہکی ہوئی باتیں کرتا، ہوش ہوتا تو تو قہر خدا سے ڈرتا، لڑکھڑاتا ہوا نشے میں کدھر جاتا ہے، ارے کبھی سیدھا بھی پٹری سے اتر جاتا ہے، پینے والے یہ حقیقت ہے کہ نادان ہے تو، آج سے چھوڑ دے پینا جو مسلمان ہے تو،، جب اس کے کانوں میں یہ آواز گئی تو اسے کچھ غیرت آئی اور وہ کچھ سوچنے پر مجبور ہوا پھر اس کے دل نے کہا کہ تجھے جینا ہے تو جی سارے زمانے کے لئے، زندگی تیری نہیں پینے پلانے کے لئے،، ہاتھ اللہ نے بخشے ہیں سخاوت کے لئے، پاؤں بخشا ہے تجھے راہ صداقت کے لئے، دل دیا ہے تجھے ایمان کی دولت کے لئے، اپنے محبوب کی اور اپنی محبت کے لئے،، تجھ کو اس پر بھی خیال دل معصوم نہیں،، قوم دم توڑ رہی ہے تجھے معلوم نہیں،،

اب اس کے دل کی دنیا بدلنی شروع ہوئی غیرت ایمانی جوش سے بھڑکنا شروع ہوئی دل سے توبہ کرنے کا ارادہ کیا اور مسجد کی طرف چل دیا- مسجد میں پہنچتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ مسجد خالی ہے وضو بناتا ہے اور اس کے بعد ایک کونے میں بیٹھتا ہے آنکھوں سے آنسو بہاتا ہے گناہوں سے توبہ کرتا ہے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہے کہ لوگوں کا مسجد میں آنا شروع ہو جاتا ہے اس شخص پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے جو ابھی کچھ دیر قبل نشے میں جھوم رہا تھا لوگوں نے اسے دھکے مار کر مسجد سے باہر کر دیا دیکھتے ہی دیکھتے بھیڑ لگ گئی جو آتا ہے وہ طعنہ مارتا ہے کہ یہ شرابی ہے اس کو مسجد میں داخل نہ ہونے دیا جائے وہ اپنی آنکھوں سے آنسو برساتے ہوئے بھیڑ میں چکر لگاتا ہے ایک دکاندار کا گریبان پکڑتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تو نے ناپ تول میں کمی کرنے کی عادت چھوڑ دی؟ اگر نہیں تو پھر تمہیں مجھ پر انگلی اٹھانے کا اور مسجد میں داخل ہونے سے روکنے کا حق کس نے دیا؟ پھر آگے بڑھ کر ایک آفیسر کا گریبان پکڑتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کیا تم نے رشوت لینے سے توبہ کر لی ہے؟ پھر ایک تاجر کا گریبان پکڑ کر پوچھتا ہے کہ کیا تم نے تجارت میں دھوکہ دینے سے توبہ کر لیا؟ سب کی نگاہیں نیچی سب کے ہوش اڑے ہوئے آج اس کے ذہن میں یہ خیالات وسوالات کیسے آئے بالکل سناٹا چھایا ہوا ہے ہر طرف خاموشی ہے اب وہ شخص خاموشیوں کو چیرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے بھیڑ لگا کر تماشہ دیکھنے والوں سنو یقیناً میں شراب پیا کرتا تھا لیکن آج ہی ایک شخص کے ذریعے نصیحت سن کر میرا دل خوف خدا سے لرز گیا اور میں نے گناہوں سے توبہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور آج مسجد میں آ کر میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سر بسجود ہوا اور گناہوں کی معافی مانگ رہا تھا مجھے بڑا سکون حاصل ہو رہا تھا مگر آپ لوگوں نے مجھ سے نفرت کا اظہار کیا اور مجھے مسجد سے باہر کیا لیکن افسوس صد افسوس آپ لوگ اپنا محاسبہ کرنے کے لئے تیار نہیں ناپ تول میں کمی آپ کرتے ہیں، تجارت میں دھوکہ آپ دیتے ہیں اور رشوت آپ لیتے ہیں آج تک آپ لوگوں نے توبہ کا ارادہ نہیں کیا،، کیا اب بھی آپ لوگ مجھے مسجد میں جانے سے روکیں گے؟ کم از کم اتنا تو سوچا ہوتا کہ اللہ نے گناہوں کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے توبہ قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے یہاں تک کہ بندہ ایک دن شراب پیتا ہے اور جب نشہ اترتا ہے تو گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ دیکھو میرا بندہ بہک گیا تھا مگر جب خیال آیا تو مجھ سے معافی مانگ رہا ہے اے فرشتوں اس کا گناہ نہ لکھنا،، بندہ دوسرے دن پھر شراب پیتا ہے اور جب نشہ اترتا ہے تو اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے اللہ کہتا ہے کہ اے فرشتوں دیکھو میرا بندہ آج پھر مجھ سے معافی مانگ رہا ہے اپنے کئے پر شرمندہ ہے توبہ کر رہا ہے آج پھر میں اسے معاف کر رہا ہوں،، اب بندہ تیسرے دن بھی شراب پیتا ہے اور جب نشہ اترتا ہے تو پھر روتا اور گڑگڑاتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تب پروردگار کہتا ہے کہ اے فرشتوں میرا بندہ مجھ سے مذاق کر رہا ہے اب اس کے گناہ معاف نہیں کئے جائیں گے اب رجسٹر میں اس کا گناہ لکھ دیا جائے،، تو جب رب ذوالجلال اتنی مہلت دیتا ہے اور اتنا مہربان ہے تو آپ لوگ توبہ کے راستے میں کیوں رخنہ اندازی کر رہے ہیں ارے ہو سکے تو آپ لوگ بھی تجارت میں دھوکہ دہی سے، ناپ تول میں کمی سے اور رشوت خوری سے توبہ کریں اور اللہ کے نیک بندے بنیں اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں کامیابی ہے -

javedbharti508@gmail.com

سبزار احمد بٹ کے افسانوی مجموعے گھٹن پر
ایک جامع اور تنقیدی جائزہ

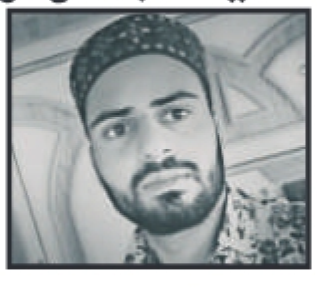

تبصرہ نگار
محمد عرفات وانی
کھمولہ ترال پلوامہ کشمیر

اردو ادب میں افسانہ محض ایک بیانیہ صنف نہیں بلکہ انسانی شعور، معاشرتی سچائیوں اور نفسیاتی پیچیدگیوں کا ایسا آئینہ ہے جس میں فرد اور سماج اپنی اصل صورت سے آشنا ہوتے ہیں۔ ایک سچا افسانہ نگار محض واقعات نہیں لکھتا بلکہ وہ زندگی کے ان گوشوں کو منور کرتا ہے جو عام نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں۔ اردو افسانہ نگاری کی تاریخ انہی تخلیق کاروں کے دم سے روشن رہی ہے جنہوں نے اپنے عہد کے دکھ، کرب، تضادات اور امیدوں کو لفظوں میں اس طرح ڈھالا کہ وہ ہر دور کے قاری کے دل تک رسائی حاصل کر سکیں۔ اسی روشن روایت میں سبزار احمد بٹ کا افسانوی مجموعہ گھٹن ایک بامعنی اور قابل قدر اضافہ بن کر سامنے آتا ہے۔

گھٹن محض افسانوں کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانی باطن میں چھپی ہوئی بے چینی، سماجی جکڑن اور نفسیاتی کشمکش کی ایک بھرپور ترجمانی ہے۔ 2026 میں منظر عام پر آنے والا یہ مجموعہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مصنف اپنے گردوپیش کے حالات کو نہ صرف گہری نظر سے دیکھتا ہے بلکہ انہیں فکری اور ادبی سطح پر موثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اپنے بزرگوں کے نام اس کتاب کی نسبت محض ایک رسمی اظہار نہیں بلکہ اپنی تہذیبی جڑوں اور خاندانی اقدار سے وابستگی کا ایک زندہ استعارہ ہے، جو اس تخلیق کو مزید وقار بخشتا ہے۔

اس مجموعے میں شامل 36 افسانے زندگی کے متنوع پہلوؤں کی عکاسی کرتے ہیں، جہاں دیہی اور شہری زندگی کے رنگ، انسانی رشتوں کی نزاکتیں اور سماجی تضادات ایک مربوط اور جاندار صورت میں ابھرتے ہیں۔ گھٹن، پرانا گھر، کبوتر باز، گدھ، چسکا، انگارے، بازگشت، بہادر انکل، ضمیر، ڈرامہ باز، ماں ہوں نا، آنچ، کھڑکی، بددعا، پاگل عورت، صلہ، پرایا شہر، بہار، عروج، انوکھا تحفہ، اولاد ناخلف، نقش قدم، سپنے چاند کے، ثبوت، ناراض ماں، ایوارڈ، روشنی، من کا بوجھ، احساس، شارٹ کٹ، جنتی فیصلہ، پازیٹو، میں سرما میں لیکچرار بنوں گا، آغوش، کھنٹی، اور او ٹی پی جیسے افسانے قاری کو محض مطالعہ تک محدود نہیں رکھتیں بلکہ اسے اپنے باطن میں جھانکنے اور اپنے وجود سے سوال کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ سادہ مگر پراثر اسلوب، حقیقت سے قریب کردار اور موضوعات کی وسعت اس بات کی دلیل ہیں کہ سبزار احمد بٹ اپنے فن کو سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ برتنے کا ہنر جانتے ہیں۔

مجموعی طور پر گھٹن ایک ایسا ادبی کارنامہ ہے جو نہ صرف کشمیری معاشرت کی ترجمانی کرتا ہے بلکہ آفاقی انسانی رویوں کو بھی اپنے دائرے میں سمیٹ لیتا ہے۔ محدود اشاعت کے باوجود اس مجموعے میں وہ فکری گہرائی اور معنوی وسعت موجود ہے جو اسے اردو افسانوی ادب میں ایک ممتاز مقام عطا کر سکتی ہے۔ یہ کتاب قاری کو محض کہانی سنانے پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ اسے سوچنے، محسوس کرنے اور اپنے اردگرد کے سماج کو نئے زاویے سے دیکھنے کی دعوت دیتی ہے اور یہی ایک بڑے افسانہ نگار کی پہچان ہوتی ہے۔

نور شاہ صاحب کے مطابق سبزار احمد بٹ اردو افسانے کے مستقبل کے اُن نمایاں ناموں میں شامل ہیں جو نئی جہتوں کو جنم دے رہے ہیں۔ ان کے افسانوں میں انسانی جذبات، گہری نفسیات اور دیہی زندگی کے حقیقی مسائل نہایت مہارت سے پیش کیے گئے ہیں۔ ایک استاد ہونے کے ناطے ان کی تحریروں میں سماجی اور اخلاقی ذمہ داری کا احساس بھی واضح جھلکتا ہے جبکہ نور شاہ کے نزدیک وہ ایک وسیع النظر نوجوان ادیب ہیں جن کے فن میں وقت کے ساتھ مزید گہرائی اور معنویت پیدا ہونے کے روشن امکانات موجود ہیں۔

اسی طرح پرویز مانوس صاحب نے انہیں جدید دور کا ایک باصلاحیت افسانہ نگار قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے روایتی بیانیے سے ہٹ کر حقیقت پسندی اور معاشرتی مسائل کو اپنا موضوع بنایا ہے اور ان کے افسانوں میں دیہی و شہری زندگی، رشتوں کی نزاکت، طبقاتی فرق اور انسانی نفسیات کا خوبصورت امتزاج ملتا ہے۔ ان کے مطابق گھٹن نہ صرف دل کو چھوتی ہے بلکہ قاری کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے اردو ادب میں ایک قیمتی اضافہ ثابت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر گلزار احمد وانی صاحب کے نزدیک سبزار احمد بٹ کے افسانے سماجی برائیوں کا ایک طرح سے ادبی آپریشن ہیں، جو نہ صرف مسائل کی نشاندہی کرتے ہیں بلکہ ان کے حل کی امید بھی پیدا کرتے ہیں۔ ان کا اسلوب سادہ مگر اثر انگیز ہے اور کردار عام انسانوں کی حقیقی عکاسی کرتے ہیں۔ ملک منظور صاحب نے ان کی تحریروں کی اصل قوت ان کی عاجزی اور ادب سے گہری وابستگی کو قرار دیا، جو قاری کے ذہن میں نئے فکری دریچے وا کرتی ہے اور معاشرتی زخموں پر لفظوں کا مرہم رکھتی ہے۔ خود سبزار احمد بٹ اپنی بات میں اس مجموعے کو اپنے داخلی کرب، مشاہدات اور سماجی ناانصافیوں کے خلاف ایک خاموش احتجاج قرار دیتے ہیں، جس کا مقصد عام انسان کی زندگی میں موجود گھٹن کو بیان کرنا ہے اور آخر میں وہ اس امید کا اظہار کرتے ہیں کہ ان کی یہ کاوش قارئین کے دلوں میں جگہ بنا سکے گی۔

سبزار احمد بٹ صاحب کے تمام افسانے اپنی معنوی گہرائی اور فکری وسعت کے باعث قاری کو ایک سنجیدہ غور وفکر کی دنیا میں لے جاتے ہیں۔ سب سے پہلا افسانہ گھٹن میں دیہاتی سادگی اور شہری زندگی کی بیگانگی کے تصادم کے ذریعے یہ حقیقت آشکار کی گئی ہے کہ ظاہری ترقی انسان کو اندرونی بے سکونی اور گھٹن کی طرف دھکیل رہی ہے جبکہ پرانا گھر مادی آسائشوں کے مقابل انسانی جذبات، یادوں اور وابستگی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے یہ پیغام دیتا ہے کہ اصل سکون خلوص اور ماضی کی جڑوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کبوتر باز ظلم کے خلاف جرات، اتحاد اور اجتماعی مزاحمت کی قوت کو نمایاں کرتا ہے اور سکھاتا ہے کہ باہمی یکجہتی ہی استحصالی قوتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے جبکہ گدھ معاشرتی بے حسی، لالچ اور خونی رشتوں میں چھپی مفاد پرستی کو بے نقاب کر کے انسان کی اخلاقی زوال پذیری کی ایک بھیانک تصویر پیش کرتا ہے۔ اسی طرح سے چسکا جدید دور میں موبائل فون کی لت اور اس کے باعث انسانی رشتوں میں پیدا ہونے والی دوری کو نہایت بلیغ انداز میں بیان کرتا ہے

انگارے میں حق وصداقت کی راہ میں آنے والی آزمائشوں کو شجاع کی بے باک صحافت کے ذریعے نمایاں کیا گیا ہے جو یہ پیغام دیتا ہے کہ سچ کا ساتھ دینا قربانی اور ثابت قدمی کا متقاضی ہے۔ بازگشت معاشرتی بے حسی اور اختیار کے ناجائز استعمال کو بے نقاب کرتا ہے جہاں ایک مجبور ماں اور اس کے خاندان کی تذلیل انسانی اقدار کے زوال کی عکاس بنتی ہے جبکہ بہادر انکل رشتوں میں دراڑ ڈالنے والے فتنہ پرور کرداروں سے خبردار کرتا ہے اور یہ سبق دیتا ہے کہ اپنوں کے بیچ بدگمانی تباہی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اسی طرح ضمیر دولت کے غرور اور انسانی بے حسی کو ایک ایسے انجام سے جوڑتا ہے جہاں انسان اپنے ہی ضمیر کی عدالت میں مجرم ٹھہرتا ہے۔ ڈرامہ باز طنزیہ انداز میں گھریلو وسماجی مسائل کو پیش کر کے یہ دکھاتا ہے کہ بظاہر سنجیدہ معاملات بھی ایک تلخ مگر مزاحیہ حقیقت رکھتے ہے جبکہ ماں ہوں ناں ماں کی بے لوث محبت اور اولاد کی بے حسی کو اس شدت سے بیان کرتا ہے کہ ممتا کی عظمت آشکار ہو جاتی ہے۔ آنچ حرام کمائی اور منشیات جیسے ناسور کے انجام کو واضح کرتے ہوئے یہ سبق دیتا ہے کہ برائی کا انجام ہمیشہ تباہی ہے۔ جبکہ کھڑکی صبر، استقامت اور انصاف کی جدوجہد کی علامت ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق آخرکار غالب آتا ہے۔ بددعا مکافات عمل کے اٹل اصول کو اجاگر کرتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کا نتیجہ ضرور بھگتتا ہے اور جبکہ پاگل عورت انسانی نفسیات اور معاشرتی بے حسی کا ایسا دردناک نوحہ ہے جو یہ باور کراتا ہے کہ ہر ٹوٹی ہوئی شخصیت کے پیچھے ایک گہرا دکھ اور بکھرے ہوئے خواب ہوتے ہیں۔

صلہ میں ایثار کے بدلے احسان فراموشی کے المیے کو اجاگر کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ خود غرضی کس طرح خونی رشتوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے جبکہ پرایا شہر اپنائیت اور شہری بے حسی کے تضاد کو نمایاں کرتا ہے اور یہ پیغام دیتا ہے کہ انسان اصل سکون اپنے لوگوں میں ہی پاتا ہے۔ بہار معاشرتی بدگمانیوں کے برخلاف کردار کی سچائی اور نیکی کی بالآخر کامیابی کو ظاہر کرتا ہے جبکہ عروج مادیت کی اندھی دوڑ میں والدین کو فراموش کرنے کے اخلاقی زوال کو بے نقاب کرتا ہے۔ انوکھا تحفہ مکافات عمل کے تحت والدین کی ناقدری کے انجام کو عبرتناک انداز میں پیش کرتا ہے جبکہ اولاد ناخلف بے جا لاڈ پیار کے نتیجے میں بگڑتی نسلوں کا دردناک انجام دکھاتا ہے۔ نقش قدم محبت میں چھپے فریب اور سماجی بے وفائی کی تلخ حقیقت کو سامنے لاتا ہے جبکہ سپنے چاند کے خیالی خواہشات اور حقیقت کے درمیان فاصلے کو ایک المیہ طنز کے ساتھ بیان کرتا ہے اور ثبوت گھریلو تشدد اور معاشرتی بے حسی کو ایک معصوم کی خاموش پکار کے ذریعے آشکار کرتا ہے۔

ثبوت میں گھریلو تشدد اور بے حسی کو ایک معصوم بچی کی خاموش فریاد کے ذریعے بے نقاب کیا گیا ہے جو انصاف کی اصل معنویت کو اجاگر کرتا ہے جبکہ ناراض ماں والدین کی ناراضگی اور مکافات عمل کے ہولناک نتائج کو نمایاں کرتا ہے۔ ایوارڈ نظام تعلیم میں اقربا پروری اور منافقت پر کاری ضرب لگاتا ہے جبکہ روشنی ایک بکھرتے گھرانے اور مرد کی لاپرواہی کے تباہ کن اثرات کو آشکار کرتا ہے۔ من کا بوجھ اولاد کی بے حسی اور ماں کی قربانیوں کے المیے کو دلخراش انداز میں پیش کرتا ہے جبکہ احساس ضمیر کی بیداری اور بدعنوانی کے انجام کو واضح کرتا ہے۔ شارٹ کٹ ناجائز ذرائع سے کامیابی کی خواہش کے نقصان دہ انجام کا سبق دیتا ہے جبکہ جنتی فیصلہ قدرتی انصاف اور انسانی غرور کے زوال کو نمایاں کرتا ہے۔ پازیٹیو معاشرتی رویوں کی بے ثباتی اور ایک نیک انسان کی تنہائی کا نوحہ ہے جبکہ میں سرما میں لیکچرار بنوں گا جدوجہد، خودداری اور تعلیمی نظام کی ناانصافیوں کی عکاسی کرتا ہے۔ آغوش ماں کی ممتا اور ایک المناک حادثے کے کرب کو دل میں اتار دیتا ہے جبکہ کھنٹی مذہبی ظاہرداری اور دوہرے معیار پر طنز کرتا ہے اور آخری والا افسانہ او۔ٹی۔پی جدید دور میں اعتماد کے ٹوٹنے اور رشتوں کی نازکی کو اجاگر کرتا ہے۔

یوں سبزار احمد بٹ کے یہ تمام افسانے مل کر انسان کو اس کی کھوئی ہوئی انسانیت، ماند پڑتے احساسات اور فراموش ہوتی اخلاقی ذمہ داریوں کی طرف ایک خاموش مگر زلزلہ خیز صدا کے ساتھ پلٹنے پر مجبور کرتے ہیں۔ یہ افسانے نہ صرف معاشرے کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ اس کی اصلاح کا ایک سنجیدہ اور بامعنی پیغام بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ میں، وانی عرفات دل کی گہرائیوں سے سبزار احمد بٹ صاحب کو ان کے شاندار افسانوی مجموعے گھٹن پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ان کا قلم اسی طرح سماج کی ترجمانی کرتا رہے اور ادب کے افق پر نئی روشنی بکھیرتا رہے۔

9622881110
wania6817@gmail.com

نشہ مکت مہم

آئی ہے کہ اس خاندان نے مبینہ طور پر بھاری منقولہ اور غیر منقولہ اثاثے جمع کئے تھے جو ان کے معلوم جائز ذرائع آمدن سے متناسب تھے۔ تحقیقات میں مزید ثابت ہوا کہ جائیدادیں خاندان کے افراد کے پاس مشترکہ طور پر تھیں اور شبہ ہے کہ منشیات کی غیر قانونی تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی سے حاصل کیا گیا تھا۔ انکوائری کے دوران، پولیس نے خاندان سے منسلک متعدد مجرمانہ مقدمات کا بھی پتہ لگایا۔ ان میں NDPS ایکٹ کی دفعہ 8/15,29 کے تحت پولیس اسٹیشن بجبہاڑہ میں درج ایف آئی آر نمبر 213/2024 شامل ہے جس میں بشیر احمد میر ولد گل محمد میر کے خلاف 58.90 کلو گرام پوست کے بھوسے کی برآمدگی شامل ہے۔ ایک اور مقدمہ، این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8/20 کے تحت ایف آئی آر نمبر 191/2020، اسی ملزم کیخلاف 500 گرام چرس کی برآمدگی سے متعلق ہے۔ پولیس نے ملزم کے والد گل محمد میر کیخلاف این ڈی پی ایس ایکٹ کے سیکشن 8/20 کے تحت ایف آئی آر نمبر 232/2011 کا بھی حوالہ دیا جس میں 1.100 کلو گرام چرس کی برآمدگی شامل ہے۔ ضبط شدہ جائیدادوں میں ڈونی پورہ سنگم میں 2 منزلہ رہائشی مکان، ایک نوتعمیر شدہ رہائشی مکان، سنگم میں کمرشل بلڈنگ مسکان ریسٹورنٹ، سنگم اور نینا کے علاقوں میں تقریباً 211 مرلہ اراضی، اس کے علاوہ ایک ہنڈائی کریٹا گاڑی جس کا رجسٹریشن نمبر JK03H-5758 ہے۔ پولیس نے بتایا کہ منسلک اثاثوں کی کل مارکیٹ قیمت تقریباً 6.5 کروڑ روپے بتائی گئی ہے۔ اننت ناگ پولیس نے کہا کہ یہ کارروائی منشیات کے اسمگلروں کے مالیاتی نیٹ ورکس کو ختم کرنے اور منشیات کی تجارت سے حاصل ہونے والی آمدنی کو قانون کے دائرے میں لانے کو یقینی بنانے کے اس کے پختہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ پولیس نے مزید کہا کہ انسداد منشیات مہم پورے عزم کے ساتھ جاری رہے گی۔ ادھر بارہمولہ میں پولیس نے ریونیو حکام اور گلمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) کے ساتھ مل کر، ٹی مرانگ علاقے میں منشیات سے متعلق جرائم میں ملوث افراد کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کی۔ فیروز پورہ ٹنگمرگ میں کی گئی ایک مشترکہ کارروائی میں، بدنام زمانہ منشیات فروش امتیاز احمد میر ولد عبدل مجید میر ساکنہ فیروز پورہ ٹنگمرگ کی ایک دکان کو پولیس نے ریونیو اہلکاروں کے ساتھ مسمار کر دیا۔ یہ کارروائی تیز ترمہم کا حصہ ہے جس کا مقصد منشیات کی اسمگلنگ کے نیٹ ورکس کے معاون ڈھانچے کو ختم کرنا اور منشیات کی لعنت کے خلاف ایک مضبوط پیغام بھیجنا ہے۔ ایک متوازی کارروائی میں، گلمرگ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) کی آؤٹ سورس پراپرٹی نارتھ ونڈ کیفے کو آج چیف ایگزیکٹو آفیسر، جی ڈی اے نے سیل کر دیا۔ مذکورہ جائیداد کا لیزی یاسین کھانڈے پولیس پوسٹ واگورہ میں درج ایک این ڈی پی ایس کیس میں ملزم ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ تھانہ گلمرگ کا پورا دائرہ اختیار جی ڈی اے کی اراضی پر آتا ہے اور اس میں کام کرنے والی جائیدادیں سرکاری اراضی پر واقع ہیں۔ حکام نے ملزمان کو الاٹ کی گئی لیز کی منسوخی سمیت مزید کارروائی شروع کر دی ہے

جموں کشمیر کے لیفٹننٹ گورنر

کہ وہ ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ 2023 (44 آف 2023) کے سیکشن 20 کی ذیلی دفعہ 2 کے تحت اختیارات کا استعمال کریں اور ریاستی حکومت کے کام کو انجام دیں۔ اس میں لیفٹننٹ گورنر اتھارٹی کو عوامی تحفظ یا قومی سلامتی کے مفاد میں انٹرسیپٹ کو کنٹرول کرنے یا ٹیلی کمیونیکیشن سروسز کو معطل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، لیفٹننٹ گورنر ٹیلی کمیونیکیشن خدمات کو بلاک کر سکتے ہیں، مداخلت کی اجازت دے سکتے ہیں، پیغامات کو ڈکرپشن (خفیہ تحریر کو سمجھنا) کا حکم دے سکتے ہیں، اور کسی بھی عوامی ہنگامی صورتحال میں یا عوامی تحفظ کے مفاد میں ٹیلی کام سروسز کو معطل کر سکتے ہیں۔ مرکز کے زیر انتظام علاقے جموں وکشمیر میں، لیفٹننٹ گورنر کے پاس پہلے ہی محکمہ داخلہ سمیت کلیدی اختیارات ہیں۔

کابینہ کی توسیع

آرائیوں کو مسترد کیا۔ عمر عبداللہ نے جموں وکشمیر اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کے ریمارکس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ نیشنل کانفرنس میں ایک ناتھ شنڈے نہیں ہیں، اور یہ کہ ہمارے تمام قانون ساز متحد ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر جموں وکشمیر میں وزیر بننے کے لئے بے تاب نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ ظاہر ہے کہ اپوزیشن لیڈر جموں و کشمیر کے وزیر کی کرسی پر بیٹھنے کے لئے بے چین ہے۔ جموں وکشمیر میں کی گئی حد بندی کی مشق کا حوالہ دیتے ہوئے عمر عبداللہ نے الزام لگایا کہ یہ مکمل سیاسی طور پر بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ان کی حد بندی کا سامنا کیا اور ہم حد بندی کے بارے میں جانتے ہیں۔ یہ صرف بی جے پی اور بی جے پی کے دوستوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے مزید واضح کیا کہ کابینہ کی توسیع میں کسی سیاسی خوف یا حکومت کے اندر عدم استحکام کی وجہ سے تاخیر نہیں ہوئی بلکہ اسلئے کہ جموں وکشمیر کو ابھی تک مکمل ریاست کا درجہ نہیں ملا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوف کی وجہ سے کابینہ کی توسیع نہیں رکی ہے۔ بی جے پی پر منتخب حکومت کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرنے کا الزام لگاتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ پارٹی جموں وکشمیر میں اس وقت تک ہموار حکمرانی کی اجازت نہیں دینا چاہتی جب تک وہ اقتدار میں واپس نہیں آتی۔ انہوں نے کہا کہ قائد حزب اختلاف کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک بی جے پی یہاں حکومت نہیں بنائی، وہ نہ تو ہمیں ٹھیک سے کام کرنے دیں گے اور نہ ہی جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کریں گے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ جموں وکشمیر کے لوگوں کو ریاست کے نام پر دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور کہا کہ بی جے پی کو ووٹ دینے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ پارٹی بلیک میل سیاست میں مصروف ہے۔ عمر عبداللہ نے حکومت سازی کے حوالے سے سپریم کورٹ کے مشاہدات اور آئینی نظیروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ واحد سب سے بڑی پارٹی کو حکومت بنانے اور ایوان کے فلور پر اپنی اکثریت ثابت کرنے کے لئے مدعو کیا جانا چاہیے۔ اس کو مکمل طور پر روکنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ بی جے پی کو حکومت بنانے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ اسمبلی میں اپنی اکثریت ثابت کر دیتے ہیں تو وہ رہیں گے۔ اگر وہ یہ ثابت کرنے میں ناکام رہے تو انہیں مستعفی ہونا پڑے گا۔

وزیر اعلیٰ کی صدارت

ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے اعداد و شمار سے متصادم ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ محکمہ خوراک، سول سپلائی اور کنزیومر افیئرز کا ڈیٹا خاندانوں کو مفت بجلی فراہم کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی یوجنا کے تحت اے اے وائی خاندانوں کو ہر ماہ 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کی جائے گی۔ ذرائع نے مزید انکشاف کیا کہ کابینہ نے محکمہ جل شکتی کی تنظیم نو کی تجویز کو بھی منظوری دے دی ہے۔ ذرائع کے مطابق مزید کئی انتظامی فیصلے بھی لئے گئے

جنگ میں برتری

تنازعات کے تمام پہلوؤں میں مربوط قومی تیاری کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے تینوں افواج کے درمیان ہم آہنگی، انضمام اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل کی جنگیں صرف ہتھیاروں سے نہیں بلکہ اختراعی سوچ اور بہتر تال میل سے جیتی جائیں گی۔ راج ناتھ سنگھ نے کمانڈروں پر زور دیا کہ وہ جنگ میں "حیرت کا عنصر" پیدا کریں تاکہ وہ دشمنوں کے لیے غیر متوقع رہیں اور اسٹریٹیجک برتری حاصل کر سکیں۔ ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا کہ دشمن کے حیران کن اقدامات سے بھی چوکنا رہنا ہوگا اور ہمیشہ اس سے دو قدم آگے رہنا ہوگا۔ انہوں نے دفاعی افواج کو جدید ترین ہتھیاروں اور پلیٹ فارمز سے لیس کرنے کے حکومتی عزم کا اعادہ کیا۔ کانفرنس کے دوران وزیر دفاع نے آپریشن سندور پر مبنی ایک دستاویزی فلم جاری کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے "ویژن 2047" کے ہندی ایڈیشن اور "مشترکہ مواصلاتی ڈھانچے کے لیے مشترکہ نظریہ" کا بھی افتتاح کیا، جس کا مقصد مستقبل کے کثیر جہتی آپریشنز میں نظریاتی وضاحت اور مربوط مواصلات کو مضبوط بنانا ہے۔ "نئے شعبوں میں فوجی صلاحیت" کے موضوع پر مبنی اس کانفرنس میں وزارت دفاع اور ہندوستانی دفاعی افواج کی اعلیٰ قیادت نے شرکت کی۔ کانفرنس میں ابھرتے ہوئے سکیورٹی چیلنجز، کوانٹم اور مصنوعی ذہانت پر مبنی خطرات کے خلاف سائبر سکیورٹی، مقامی ایجادات اور مستقبل کے جنگی تصورات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان، تینوں افواج کے سربراہان اور دیگر سینئر فوجی وسویلین حکام بھی موجود تھے۔

ہراسانی کے الزام

نشہ مکت جموں کشمیر ابھیان کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں سکینہ ایتو نے کہا کہ سرکار اور لیفٹنٹ گورنر کی جانب سے کارروائی جاری ہے۔ انہوں نے کہا" اس معاملے کو محکمہ داخلہ میں زیادہ سے کام کرنا ہے۔ ایتو نے کہا کہ نوجوانوں کو اس بدعت سے دور رکھنے کیلئے کوشش جاری ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وباء کے مکمل خاتمہ کیلئے ہر کسی کو کام کرنا ہوگا۔ ایتو نے کہا کہ اس معاملے کو صحیح سے دیکھنے کی ضرورت ہے اور بلڈوزر کے ذریعے لوگوں کی عمارتیں اور گھر گرانے سے پہلے اس کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئے کہ یہ منشیات کہاں سے آتے ہیں۔ ایتو نے دعویٰ کیا ہے کہ کشمیر کے مقابلے میں جموں میں منشیات اسمگلر اور منشیات فروش ہے تاہم کشمیر میں جائیداد کو ضبط کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کے عادی افراد کی کونسلنگ کے بجائے ان کی جائیداد اور مکانوں کو توڑ دینا غلط بات ہے۔ سکینہ ایتو نے کہا کہ اگر کارروائی کرنی ہے دونوں صوبوں میں یکساں کی جائے اور کشمیریوں کو ہی نشانہ نہ بنایا جائے۔ ایتو نے کہا کہ میری لیفٹنٹ گورنر سے گزارش ہے کہ یہ مکانوں اور عمارتوں کی توڑ پھوڑ کی جائے اور سرحد پار سے جو منشیات آ رہی ہیں اس کو روکنے کی ضرورت ہے تب ہم کامیاب ہے۔ ایتو نے کہا کہ ہمارا مقصد ہونا چاہئے کہ جموں کشمیر کو منشیات سے پاک بنایا جائے مگر جائیداد کو بلڈوزر کرنا اور ان کو قرق کرنا صحیح بات نہیں ہے۔

این سی آر بی رپورٹ

سب سے تکلیف دہ پہلو بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم ہیں۔ 'پوکسو ایکٹ' کے تحت درج مقدمات میں حیران کن اضافہ ہوا ہے۔ حالیہ رپورٹ کے مطابق بچوں کے خلاف جرائم میں 5.9 فیصد اضافہ ہوا ہے اور 2024 میں کل 1,87,702 مقدمات درج کیے گئے۔ ان میں سے 69,191 کیسز صرف پوکسو ایکٹ کے تھے، جو کہ مجموعی جرائم کا 37 فیصد بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی لاپتہ بچوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ خواتین کے خلاف جرائم میں 1.5 فیصد کی معمولی کمی آئی ہے (کل 4.41 لاکھ کیسز)، لیکن شوہر یا رشتہ داروں کی طرف سے 'ظلم و تشدد' کے واقعات اب بھی اس فہرست میں سب سے اوپر ہیں۔ چھوٹی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں گوا اور چنڈی گڑھ میں 'عصمت دری کی شرح' قومی اوسط سے زیادہ پائی گئی ہے۔ خودکشی کے اعداد و شمار (اے ڈی ایس آئی) سماجی صورتحال پر گہرے سوالات اٹھاتے ہیں۔ سال 2024 میں کل 1,70,746 افراد نے اپنی زندگی کا خاتمہ کیا۔ اس کا سب سے زیادہ اثر یومیہ مزدوروں، کسانوں، بے روزگار نوجوانوں اور گھریلو خواتین پر دیکھا گیا۔ شہروں میں دارالحکومت دہلی خودکشی کے واقعات میں سر فہرست ہے، جس کے بعد بنگلورو کا نمبر آتا ہے۔ مزید برآں، منشیات کی زیادتی سے ہونے والی اموات میں تقریباً 50 فیصد کا اچھال آیا ہے، جس سے تمل ناڈو اور پنجاب سب سے زیادہ متاثر ہیں۔ ڈیجیٹل انڈیا کے دور میں سائبر کرائم سب سے بڑا چیلنج بن کر ابھرا ہے، جس میں 17 سے 18 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا ہے۔ سائبر جرائم کے مقدمات 86,420 سے بڑھ کر 1,01,928 تک پہنچ گئے ہیں، جن میں سے 72.6 فیصد آن لائن فراڈ سے متعلق ہیں۔ ریاستوں میں تلنگانہ (27,230 کیسز) سائبر جرائم کا سب سے بڑا مرکز بن کر ابھرا ہے۔ سماجی تحفظ کے حوالے سے ایک مثبت اشارہ یہ ہے کہ دلتوں (ایس سی) کے خلاف جرائم میں 3.6 فیصد اور قبائلیوں (ایس ٹی) کے خلاف جرائم میں 23 فیصد کی نمایاں کمی آئی ہے۔ قتل کے واقعات میں بھی 2.4 فیصد کی معمولی کمی دیکھی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار نے واضح کر دیا ہے کہ ملک کا مستقبل یعنی بچے کس قدر غیر محفوظ ہیں۔ آنے والے سالوں میں حکومت اور انتظامیہ کے لیے سب سے بڑا چیلنج سائبر سیکورٹی کو مضبوط بنانا اور بچوں کے خلاف ان کے اپنے ہی ماحول میں ہونے والے استحصال کو روکنا ہوگا۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) نے حال ہی میں خواتین کے خلاف جرائم کے اعداد و شمار جاری کیے ہیں، جس کے مطابق ملک میں سال 2024 کے دوران خواتین کے خلاف جرائم کے کل 441,534 کیسز درج کیے گئے، جبکہ 2023 میں یہ تعداد 448,211 تھی۔ ریاست وار اعداد و شمار کے مطابق، 2024 میں اتر پردیش میں خواتین کے خلاف جرائم کے سب سے زیادہ 66,398 کیسز درج ہوئے، جس کے بعد مہاراشٹر 47,954 کیسز کے ساتھ دوسرے اور راجستھان 36,563 کیسز کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔ این سی آر بی کی رپورٹ کے مطابق، قومی راجدھانی دہلی میں 2024 میں خواتین کے خلاف جرائم کے 13,396 کیسز درج کیے گئے، جبکہ 2023 میں یہ تعداد 13,439 تھی۔ مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں لکش دیپ میں سب سے کم 13 کیسز درج ہوئے، جس کے بعد لداخ میں 34 اور ناگالینڈ میں 56 کیسز کے ساتھ بالترتیب دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔

انتظامیہ میں دو جے

کے منتظر تھے، کو چیف منسٹر پبلک سروسز اینڈ آؤٹ ریچ آفس، رابطہ میں ایڈیشنل سیکریٹری کے طور پر تعینات کیا گیا ہے

حاجن میں المناک

نے فوری طور پر ریسکیو آپریشن شروع کیا۔ ابتدائی تلاش کے دوران دو نوجوانوں کی لاشیں نکالی گئیں، جبکہ تیسرے کی لاش کچھ وقت بعد برآمد ہوئی۔ اس دوران مقامی رضا کاروں، پولیس اور دیگر ریسکیو اہلکاروں نے مشترکہ کارروائی انجام

دی۔ متوفیان کی شناخت درج ذیل کے طور پر کی گئی ہے: عادل احمد ڈار (18) ولد بشیر احمد ڈار، سمیر احمد ڈار (22) ولد محمد جمال ڈار، سہیل احمد ڈار (22) ولد غلام نبی ڈار۔ تینوں کا تعلق چک چندر گیر، حاجن سے تھا اور مقامی سطح پر اپنی خوش اخلاقی اور میل جول کے لئے جانے جاتے تھے۔ لاشوں کو ضروری طبی و قانونی کارروائی کے لئے قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ اس دلخراش واقعے نے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑا دی ہے، اور سینکڑوں مقامی افراد غمزدہ خاندانوں کے گھروں کا رخ کر رہے ہیں۔ ہر طرف رنج والم کے مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ یہ حادثہ دریائی کناروں پر موجود خطرات کی ایک بار پھر یاد دہانی ہے، خصوصاً ان دنوں جب پانی کا بہاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ حکام نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ دریا کے قریب انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ غمزدہ خاندانوں نے عوام سے مرحومین کے لئے دعا کی اپیل کی ہے اور صبر جمیل کی درخواست کی ہے۔ ادھر لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے ضلع بانڈی پورہ کے علاقے حاجن میں دریائے جہلم میں پیش آئے دلخراش ڈوبنے کے واقعے میں نوجوانوں کی قیمتی جانوں کے ضیاع پر گہرے دکھ اظہار کیا ہے۔ لیفٹننٹ گورنر نے ایک تعزیتی پیغام میں کہا، "میں بانڈی پورہ میں افسوسناک ڈوبنے کے واقعے میں قیمتی نوجوان جانوں کے ضیاع پر بہت دکھی ہوا ہوں۔ میری ہمدردیاں اور دعائیں سوگوار کنبوں کے ساتھ ہیں۔ ہم اس مشکل گھڑی میں سوگوار کنبوں کے ساتھ شانہ بہ شانہ کھڑے ہیں۔" ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ضلع بانڈی پورہ کے حاجن علاقے میں پیش آئے دلخراش ڈوبنے کے واقعے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے، جس میں جمعہ کو تین نوجوان لڑکوں کی جانیں چلی گئیں۔ شمالی کشمیر کے بانڈی پورہ ضلع میں حاجن کے چیک چندر گیر علاقے میں دریائے جہلم میں ڈوب کر ہلاک ہونے والے تینوں نوجوان چندر گیر حاجن کے رہنے والے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے سوگوار کنبوں کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کی ارواح کے ابدی سکون کے لئے دعا کی۔ انہوں نے دکھ کی اس گھڑی میں سوگوار کنبوں کے لئے ہمت اور صبر کے لئے بھی دعا کی۔

این ڈی پی ایس

میر ساکن صوفی پورہ کی بیوہ نسیمہ، جو ایف آئی آر نمبر 31/2026 U/S 8/18 NDPS ایکٹ تھانہ پہلگام میں ملوث ہے، کو اس کے زیر قبضہ زمین پر پوست کی غیر قانونی کاشت کی تحقیقات کے بعد باضابطہ طور پر گرفتار کیا گیا۔ دونوں گرفتاریاں ضروری قانونی کارروائیوں کو مکمل کرنے اور این ڈی پی ایس ایکٹ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ممنوعہ فصلوں کی کاشت میں ملوث ہونے کی تصدیق کے بعد کی گئیں۔ اننت ناگ پولیس نے منشیات کی کاشت، اسمگلنگ اور غلط استعمال کے تئیں اپنی صفر رواداری کی پالیسی کا اعادہ کیا۔ ضلع بھر میں پوست کی غیر قانونی کاشت کے خلاف مہم پوری قوت کے ساتھ جاری رہے گی۔

ستیش شرما نے

پا اور عوام دوست ٹرانسپورٹ نظام کو یقینی بنانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ میں سیکریٹری ٹرانسپورٹ، کمشنر سری نگر میونسپل کارپوریشن، ٹرانسپورٹ کمشنر، ڈائریکٹر فائنانس ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، ایڈیشنل سیکریٹری ٹرانسپورٹ، ریجنل ٹرانسپورٹ آفیسر کشمیر، جوائنٹ ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ اسٹیٹسٹکس محکمہ ٹرانسپورٹ سمیت دیگر اعلیٰ افسران اور صوبہ کشمیر کی مختلف ٹرانسپورٹ ایسوی ایشنوں و یونینوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دوران میٹنگ ٹرانسپورٹ تنظیموں کے نمائندوں نے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ سیکٹر کو درپیش مختلف مطالبات، شکایات اور آپریشنل مسائل پیش کئے۔ پبلک ٹرانسپورٹ آپریشنوں، سمارٹ سٹی بس سروس، جے اینڈ کے آر ٹی سی آپریشنز، ٹریفک مینجمنٹ، ٹرانسپورٹ ریگولیشنز اور پرائیویٹ ٹرانسپورٹروں کے روزگار سے متعلق مسائل پر تفصیلی بات چیت ہوئی۔ نمائندوں نے جموں وکشمیر میں مفت پبلک ٹرانسپورٹ خدمات کے لئے بسوں کی مجوزہ خریداری پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی سطح پر بڑے پیمانے پر فری ٹرانسپورٹ سروسز کی توسیع متوازن انداز میں کی جانی چاہیے تاکہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹروں کی روزی روٹی اور کاروبار متاثر نہ ہو۔ انہوں نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ سمارٹ سٹی بسوں میں خواتین کے لئے مفت سفر کی سہولت سے پرائیویٹ ٹرانسپورٹ سروسز کی مالی بقا پر منفی اثر پڑ رہا ہے۔ میٹنگ میں ایک اور اہم مسئلہ جموں و کشمیر میں باہر رجسٹرڈ گاڑیوں کی ٹرانسپورٹ آپریشن سے متعلق اٹھایا گیا۔ نمائندوں نے مطالبہ کیا کہ غیر قانونی طور پر باہر رجسٹرڈ گاڑیوں کی آپریشن پر سخت قوانین کے مطابق پابندی عائد کی جائے تاکہ مقامی ٹرانسپورٹروں کے مفادات کا تحفظ کیا جا سکے۔ ٹرانسپورٹروں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ سمارٹ سٹی بسیں صرف سری نگر میونسپل حدود کے اندر ہی چلائی جائیں اور انہیں مخصوص علاقوں سے باہر آپریشن کی اجازت نہ دی جائے تاکہ پرائیویٹ ٹرانسپورٹ خدمات کا کام متاثر نہ ہو سکے۔ وزیر ٹرانسپورٹ ستیش شرما نے ان خدشات کا نوٹس لیتے ہوئے ہدایت دی کہ چیف ایگزیکٹو آفیسر سری نگر سمارٹ سٹی کارپوریشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو سری نگر شہر کی میونسپل حدود سے باہر روٹوں کی توسیع کے معاملے کا جائزہ لے کر مناسب سفارشات پیش کرے۔ نمائندوں نے ٹرانسپورٹ آپریشن کو بہتر بنانے اور روٹوں کے تنازعات سے بچنے کے لئے سمارٹ سٹی بسوں، جے اینڈ کے آر ٹی سی بسوں اور پرائیویٹ ٹرانسپورٹ کے لئے ایک منظم ٹائم ٹیبل میکانزم بنانے کا بھی مطالبہ کیا۔ میٹنگ میں جموں و کشمیر میں بڑھتی ہوئی ای۔ رکشاؤں کی تعداد پر بھی تفصیلی غور کیا گیا۔ نمائندوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس شعبے کے منظم اور محدود رجسٹریشن کے لئے جامع پالیسی مرتب کرے۔ انہوں نے "ایک شخص، ایک رجسٹریشن" کے اصول کو اپنانے کا مشورہ دیا اور مطالبہ کیا کہ ایک فرد کے نام پر متعدد رجسٹریشن کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ میٹنگ میں وزارت روڈ ٹرانسپورٹ اینڈ ہائی ویز (ایم او آر ٹی ایچ) کی طرف سے گرین ٹیکس میں اضافے کا معاملہ بھی زیر بحث آیا اور فیصلہ کیا گیا کہ متعلقہ حکام اس معاملے کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ وزیر ستیش شرما نے ٹرانسپورٹروں کے مسائل اور مطالبات کو بغور سنا اور یقین دلایا کہ حکومت تمام شراکت داروں کے جائز مسائل کو شفاف، عملی اور مشاورتی انداز میں حل کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ٹرانسپورٹ سیکٹر کی پبلک ٹرانسپورٹیشن، روزگار کے مواقع اور معاشی سرگرمیوں میں اہم شراکت کو تسلیم کرتی ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ جہاں حکومت عوام کے لئے سستی اور مؤثر ٹرانسپورٹ سہولیات کو بہتر بنانے پر کام کر رہی ہے، وہیں مقامی ٹرانسپورٹروں کے مفادات اور روزگار کے تحفظ کو بھی برابر اہمیت دی جائے گی۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ میٹنگ میں اٹھائے گئے تمام مسائل اور مطالبات کا متعلقہ محکموں کی طرف سے ہمدردی سے جائزہ لیا جائے گا اور قواعد، فزیبلٹی اور مفاد عامہ کے مطابق تحقیق سے مناسب کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے مختلف ٹرانسپورٹ اداروں کے درمیان بہتر رابطے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ سمارٹ سٹی بسوں اور دیگر ٹرانسپورٹ خدمات سے متعلق آپریشنل مسائل کو تمام شراکت داروں کے ساتھ مل کر وقت مقررہ میں حل کیا جائے۔

ڈاکٹر فاروق عبداللہ

آگے بڑھے گی۔ یہ معاملہ ریاستی سطح پر شدید سنسنی کا باعث بنا تھا، اور سابق وزیر اعلیٰ کی جان پر حملے کی کوشش کو سیاسی حلقوں نے انتہائی تشویشناک قرار دیا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ قانون کے مطابق سخت کارروائی یقینی بنائی جائے گی۔

جامع اور مساوی

اُنہوں نے محکمہ تعلیم کے منصوبوں کا جائزہ لیتے ہوئے سکولی عمارتوں کی تعمیر و اپ گریڈیشن، سمارٹ کلاس رومز کے قیام، لیبارٹری اور لائبریری سہولیات میں اضافے اور تعلیمی اداروں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ اُنہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ سکولوں اور کالجوں میں معیاری بنیادی ڈھانچہ کو یقینی بنائیں تاکہ طلبا کو سیکھنے کا بہتر اور سازگار ماحول مل سکے۔ وزیر تعلیم نے دیہی اور دور دراز علاقوں میں جدید تعلیمی سہولیات کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا اور حکام کو زیر التوا کاموں کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ اُنہوں نے کہا کہ "ڈیجیٹل لرننگ انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور تعلیمی اداروں میں مناسب بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔" اُنہوں نے محکمہ صحت کے اقدامات کا جائزہ لیتے ہوئے ہسپتالوں کے بنیادی ڈھانچے، طبی سہولیات کی اپ گریڈیشن اور صحت خدمات کی فراہمی کے نظام کو مضبوط بنانے سے متعلق جاری کاموں کا جائزہ لیا۔ اُنہوں نے بالخصوص دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو قابل رسائی اور سستی صحت خدمات فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ سکینہ ایتو نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ صحت سے متعلق منصوبوں پر کام کی رفتار تیز کی جائے اور تمام طبی اداروں میں ضروری طبی آلات، ادویات اور افرادی قوت کی دستیابی یقینی بنائی جائے۔ اُنہوں نے افسران کو یہ بھی کہا کہ ہسپتالوں میں لفٹوں، آکسیجن پلانٹوں، عوامی سہولیات اور دیگر امور کی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور ایک ہفتے کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرے۔ اُنہوں نے سماجی بہبود شعبے کے بارے میں افسران کو ہدایت دی کہ تمام اہل استفادہ کنندگان سماجی بہبود کی مختلف سکیموں کے تحت شامل ہوں اور عوامی بیداری مہمات چلائی جائیں تاکہ لوگ اپنی فلاح و بہبود اور بااختیار بنانے کے لئے دستیاب حکومتی اقدامات سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں۔ وزیر صحت نے جامع اور مساوی ترقی کے تئیں حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ جموں وکشمیر میں ان اہم شعبوں میں عوامی خدمات کی فراہمی کو مضبوط بنانے اور مستحکم بنیادی ڈھانچہ قائم کرنے کے لئے مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اُنہوں نے کہا، "تمام منصوبوں کی بروقت تکمیل کو یقینی بنائیں تاکہ ثمرات بلا تاخیر لوگوں تک پہنچیں۔" اُنہوں نے افسران پر زور دیا کہ وہ لگن کے ساتھ کام کریں، شفافیت برقرار رکھیں اور تمام ترقیاتی منصوبے مقررہ مدت کے اندر مکمل کریں۔ وزیر موصوف نے افسران کو ہدایت دی کہ متعلقہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت مقامی اراکین اسمبلی سے مشورہ کریں۔ اُنہوں نے افسران کو بجٹ کے تحت اعلان کردہ تمام پروجیکٹوں اور کاموں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے کی بھی ہدایت دی۔ میٹنگ میں محکمہ صحت و طبی تعلیم، سماجی بہبود اور تعلیم کے ڈائریکٹر فائنانس، ڈائریکٹر پلاننگ، ان محکموں کے سینئر افسران اور دیگر متعلقین نے شرکت کی۔

بیشتر علاقوں میں

کو عام طور پر کچھ جگہوں پر شام یا رات کے اوقات میں ہلکی بارش کیساتھ شام تک موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے مزید کہا کہ 11 سے 13 مئی کے دوران عام طور پر مطلع ابر آلود ایک یا دو مرحلوں کیساتھ ہلکی سے درمیانی بارش اور گرج چمک کیساتھ بہت سی جگہوں پر ژالہ باری اور چند مقامات پر تیز ہواوں کا بھی امکان ہے جبکہ 14 سے 16 مئی کے دوران موسم جزوی یا عام طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اپنی جاری کردہ ایڈوائزری میں خبردار کیا کہ 10 مئی کو شام یا رات سے 13 مئی کے دوران کشمیر کے چند مقامات اور جموں ڈویژن کے چند مقامات پر گرج چمک، بجلی کڑکنے اور 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ رفتار سے تیز ہواوں کا امکان ہے۔ کاشتکاروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ 10 مئی تک فارم کا کام جاری رکھیں۔

وزیر اعلیٰ نے

وزیر اعلیٰ سے ملاقات کی اور جے اینڈ کے پرائیویٹ یونیورسٹی بل کی منظوری پر اظہار تشکر کیا اور انہیں تعلیمی شعبے سے متعلق کئی مسائل سے بھی آگاہ کیا۔ وادی کشمیر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے کئی وفود اور افراد نے بھی وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے ملاقات کی اور انہیں مختلف عوامی مسائل اور شکایات سے آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے تمام وفود اور افراد کو بغور سنا اور انہیں یقین دلایا کہ ان کے پیش کردہ مسائل و معاملات پر مناسب غور کیا جائے گا۔

نشہ مکت جموں وکشمیر

نے کہا کہ کنبوں، تعلیمی اداروں، سول سوسائٹی اور سرکاری اداروں کی مشترکہ اور مربوط کوشش منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے لئے ضروری ہے۔ اُنہوں نے نچلی سطح پر بیداری اور سماجی اصلاح میں خواتین کے کردار کو سراہتے ہوئے کہا کہ مہیلا نگرانی سمیتیاں کمزور اور متاثرہ معاملات کی نشاندہی، متاثرہ کنبوں کی رہنمائی اور نوجوانوں کو مثبت و تعمیری سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اُنہوں نے والدین کی شمولیت کی اہمیت پر بھی زور دیا اور والدین سے اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ قریبی تعلق برقرار رکھیں اور انہیں صحت مند اور منضبط طرز زندگی اپنانے کی ترغیب دیں۔ کمشنر سیکرٹری نے شرکا سے اپیل کی کہ وہ منشیات کے عادی افراد کی مدد کے لئے آگے آئیں اور ایک ذمہ دار اور باشعور معاشرے کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں۔ اُنہوں نے ذہنی صحت کی معاونت کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا اور شرکا کو ٹیلی مانس ہیلپ لائن سروس کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ذہنی دباؤ، بے چینی، نشہ یا جذباتی پریشانی سے دوچار افراد چوبیس گھنٹے ٹول فری ہیلپ لائن نمبر 14416 کے ذریعے مشاورت اور طبی معاونت حاصل کریں۔ اُنہوں نے عوام سے مزید کہا کہ وہ ضلع انتظامیہ ریاسی کی منشیات کے خاتمے اور ریاسی کو منشیات سے پاک ضلع بنانے کی جاری کوششوں میں مکمل تعاون فراہم کریں۔ اس موقعہ پر ضلع ترقیاتی کمشنر کمار ابھیشیک نے کہا کہ "نشہ مکت جموں وکشمیر ابھیان" کے تحت خصوصی 100 روزہ مہم کا مقصد عوامی اشتراک کے ذریعے منشیات کے ناسور پر قابو پانا ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے آشا ورکروں، آنگن واڑی ورکروں اور ریٹائرڈ اساتذہ کو مہیلا نگرانی سمیتیوں میں شامل کیا گیا ہے تاکہ نچلی سطح پر مہم کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔ اُنہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ اگر ضلع میں منشیات کے عادی افراد یا منشیات کی فروخت میں ملوث افراد کے بارے میں کوئی اطلاع ہو تو انتظامیہ کو آگاہ کریں تاکہ اس ناسور کے خاتمے میں مدد مل سکے۔ دوران پروگرام ایڈیشنل سپرانٹنڈنٹ آف پولیس افتخار احمد، دیگر مقررین اور ضلع ہسپتال ریاسی کے ماہرین نفسیات نے منشیات کے بڑھتے ہوئے خطرے کو اُجاگر کیا اور بالخصوص نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے روک تھام کے لئے اجتماعی کوششوں، عوامی بیداری، مشاورت اور فعلی تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقعہ پر شرکا سے ایک حلف بھی لیا گیا جنہوں نے منشیات سے پاک اور صحت مند معاشرے کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا عزم کیا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کمشنر کرشن لال، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر راکیش کمار، اے ایس آر ٹی او ورما اور دیگر ضلعی افسران بھی موجود تھے۔

میر واعظ کشمیر کی

جائیں۔ اپنی تقریر میں میر واعظ نے جامعہ سراج العلوم پر پابندی

ہٹانے کا مطالبہ کیا

سیونگ دے فوچر

گئی بیداری کی سیریز کا تیسرا ایونٹ تھا۔ اس تقریب میں طلباء کی پرجوش شرکت دیکھی گئی جنہوں نے قریبی علاقے میں ایک آگاہی ریلی میں سرگرمی سے حصہ لیا، منشیات سے پاک معاشرے کا پیغام پھیلایا اور لوگوں کو نقصان دہ اشیاء سے دور رہنے کی ترغیب دی۔ پلے کارڈز اٹھائے ہوئے اور بیداری کے نعرے بلند کرتے ہوئے طلباء نے منشیات کی بڑھتی ہوئی لعنت سے نمٹنے کے لیے اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ آؤٹ ریچ اقدام کے ایک حصے کے طور پر، طلباء نے مقامی دکانداروں سے بھی بات چیت کی اور ان سے اپیل کی کہ وہ نوجوانوں کو تمباکو، سگریٹ اور دیگر نقصان دہ مصنوعات فروخت کرنے سے گریز کریں۔ اس بات چیت کا مقصد نچلی سطح پر سماجی جوابدہی پیدا کرنا اور نوجوان نسل کو نشے اور منشیات کے استعمال سے بچانے کے لیے کمیونٹی کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرنا تھا۔ پروگرام کا اختتام ایک مضبوط پیغام کے ساتھ ہوا کہ بیداری، کمیونٹی کی حمایت، اور نوجوانوں کی شرکت صحت مند اور منشیات سے پاک معاشرے کی تعمیر کے لیے ضروری ستون ہیں۔ ایس ٹی ایف نے جاری نشہ مکت جموں وکشمیر مہم کے تحت ہندوستانی فوج اور تعلیمی اداروں کے ساتھ مل کر اسی طرح کے آؤٹ ریچ پروگراموں کا انعقاد جاری رکھنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

بانڈی پورہ ضلع میں

کو 15 دنوں کے اندر قانونی وارننگ بورڈز لگانے، حکومت کے جاری کردہ تصویری شناختی کارڈ کے ذریعے خریداروں کی عمر کی تصدیق کرنے، تمباکو سے متعلق تجارت میں نابالغوں کی ملازمت بند کرنے اور تعلیمی اداروں کے قریب تمباکو کی مصنوعات کی فروخت بند کرنے کی ہدایت کی۔ نوٹس میں مزید کہا گیا ہے کہ تمباکو کی مصنوعات کا کاروبار کرنے والے تمام دکانوں کو انتباہی پیغامات نمایاں طور پر آویزاں کرنے چاہئیں جس میں کہا گیا ہے کہ نابالغوں کو تمباکو فروخت کرنا قابل سزا جرم ہے جس میں سخت قید اور مالیاتی جرمانے عائد کیے جا سکتے ہیں۔ انتظامیہ نے متنبہ کیا کہ ہدایات کی تعمیل نہ کرنے پر COTPA اور جووینائل جسٹس ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے ساتھ ساتھ اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے تحت سخت سزا دی جائے گی۔

ممبر پارلیمنٹ

استحکام یقینی بنایا جا سکے۔ اُنہوں نے شالینا اور سمرگ کے حساس علاقوں میں بندوں کو مضبوط بنانے کے لئے جامع حکمت عملی اپنانے پر زور دیا۔ اُنہوں نے متعلقہ محکمہ کو ہدایت دی کہ پانی کی سطح اور بندوں کی ساختی مضبوطی پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ آغا سیّد روح اللہ مہدی نے سمرگ اور شالینا کے باشندوں کو یقین دلایا کہ وہ بحالی کے کاموں کی پیش رفت کی ذاتی طور پر نگرانی کریں گے۔ دورے کے دوران اُنہوں نے سمپور۔ سیریار ٹنل پروجیکٹ کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر حکام نے ممبر پارلیمنٹ کو منصوبے کی مالی اور طبعی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ ممبر پارلیمنٹ آغا سیّد روح اللہ مہدی کے ہمراہ ایس ڈی ایم چاڈورہ، فلڈ اینڈ اری گیشن کے تمام ایگزیکٹیو انجینئران، بی ڈی او بی کے پورہ اور دیگر متعلقہ افسران بھی تھے۔

کٹھوعہ میں قتل کا

کی نشاندہی پر کول سنگھ کا لاپتہ آئی فون بھی عدالت مجسٹریٹ کی موجودگی میں برآمد کیا گیا۔ ملزم نے اپنے بیان میں انکشاف کیا کہ وہ 6 مئی کی صبح تقریباً 4010 بجے کول سنگھ کے گھر گیا تھا۔ اس نے 3511 بجے کول کے فون سے ایک شخص موہت عرف بوبی کو کال کی۔ تفتیش کے مطابق 4012 سے 5012 کے درمیان دونوں کے درمیان ایک لڑکی کے معاملے پر تلخ کلامی ہوئی، جس دوران پارتھ ورمانے طیش میں آکر کمرے میں پڑا ہوا کرکٹ بیٹ اٹھایا اور کول سنگھ کے سر پر وار کر دیا، جس سے وہ موقع پر گر پڑا۔ اسی دوران کم عمر بھائی نکھل سنگھ گھر میں داخل ہوا، جسے دیکھ کر ملزم بوکھلا گیا اور اس پر بھی کرکٹ بیٹ سے متعدد وار کیے، جس سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ملزم واردات کے بعد بیٹ کو وہیں چھوڑ کر مقتول کا آئی فون لے کر فرار ہو گیا۔ تقریباً شام 5 بجے دونوں بچوں کی والدہ جیوتی دیوی دفتر سے واپس گھر پہنچی تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو خون میں لت پت حالت میں پایا۔ پولیس نے بتایا کہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے اور شواہد کی بنیاد پر مزید قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

سندھ یا دیگر

کھلے پانی کے منبع کے قریب نہ جائیں، نہ کھیلیں۔ اس کے علاوہ، والدین اور سرپرستوں کو سختی سے نصیحت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کی سرگرمیوں پر سخت نظر رکھیں اور انہیں نالہ یا کسی دوسرے کھلے پانی کے منبع کے قریب جانے سے منع کریں"۔ مزید برآں، نگرانی کو تیز کرنے کے لیے، اسسٹنٹ ایگزیکٹو انجینئر سی ایم ڈی رجسٹریشن یو ایس ایچ پی II- کنگن اور اسسٹنٹ ایگزیکٹیو انجینئر، فلڈ کنٹرول ڈویژن، گاندربل کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام خطرناک مقامات پر سخت نگرانی برقرار رکھنے کے لیے فیلڈ اسٹاف کو متحرک کریں۔ تحصیلدار کنگن رگنڈ کسی بھی قسم کی خطرناک سرگرمی کی نگرانی اور حوصلہ شکنی میں مدد کے لیے لمبرداروں اور چوکیداروں کو متحرک کریں گے۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر کنگن ر گاندربل ر گنڈر سونمرگ آبی ذخائر میں اور اس کے آس پاس سخت نگرانی رکھیں گے۔

علما اور خطبا

شراب نوشی پر مکمل پابندی عائد ہونی چاہیے۔ متحدہ قائدین اہلسنت علما اور خطبا حضرات سے دردمندانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ قرآنی فرمان "اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ" کے تحت جمعۃ المبارک خطبات اور دیگر تقاریر میں واعیانہ طرز عمل ہی اختیار کریں۔ انتشار اور افتراق بالخصوص سوشل میڈیا پر مکمل گریز کریں۔ اگر کوئی فرد بشمول خطیب بھی علما اور خطبا کو طیش دلانے یا اکسانے کی کوشش کرے تو آپ "وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَ الۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ" قرآنی فرمان پر عمل پیرا ہو کر اس جھانسے میں نہ آکر دین مبین کا لحاظ اور پاس کریں

کشتواڑ میں زلزلے

کے لیے) انتہائی حساس ہے۔ اس کے نتیجے میں، باقاعدگی سے نگرانی کے ساتھ ساتھ چوکسی کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ غور طلب ہے کہ پچھلے کچھ مہینوں میں جموں وکشمیر کے علاوہ لداخ میں بھی کئی بار زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے ہیں۔ اس سال کے شروع میں 25 فروری کو لیہہ میں 3.2 کی شدت کا زلزلہ آیا تھا۔

مختلف علاقوں میں

سے پاک معاشرے کی تعمیر میں اجتماعی ذمہ داری کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ پروگراموں میں طلباء، اساتذہ، سول سوسائٹی کے اراکین اور مقامی باشندوں کی فعال شرکت دیکھی گئی، جنہوں نے بیداری پھیلانے اور منشیات کے استعمال کے خلاف احتیاطی کارروائی کو فروغ دینے میں ہندواڑہ پولیس کی مسلسل کوششوں کی تعریف کی۔ اس کے ساتھ ہی منشیات کی تجارت کو روکنے اور منشیات کی تجارت میں ملوث سماج دشمن عناصر کے خلاف سخت نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف خطرناک مقامات پر سرچ آپریشنز، ناکہ چیکنگ اور ہاٹ سپاٹ معائنہ اور جنگلی بھنگ کو تلف کیا گیا۔ ادھر نشامکت جموں وکشمیر ابھیان

کے تحت اپنی مسلسل کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے، اونتی پورہ میں پولیس نے منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری پھیلانے اور انسداد تمباکو قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے ضلع کے مختلف علاقوں میں منشیات سے متعلق آگاہی پروگرام اور نفاذ مہم کا ایک سلسلہ منعقد کیا۔ تجاو پبلک اسکول، گورنمنٹ مڈل اسکول لیلین پورہ ترال، گورنمنٹ مڈل اسکول ریتزی پورہ، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول ہری پاریگام، اور گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری اسکول کھریو میں بیداری پروگرام منعقد کیے گئے۔ ان پروگراموں کے دوران طلباء اور عملے کو منشیات کی لت، تمباکو کے استعمال کے مضر اثرات اور صحت مند اور منشیات سے پاک زندگی گزارنے کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ دریں اثنا، پولیس نے تھانہ اونتی پورہ اور پولیس پوسٹ ٹول پلازہ کے دائرہ اختیار میں تعلیمی اداروں کے قریب سگریٹ اور تمباکو کی دیگر مصنوعات فروخت کرنے والی دکانوں کی بھی چیکنگ کی۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو سگریٹ اور دیگر تمباکو مصنوعات ایکٹ (COTPA) کی دفعات کے تحت موقع پر ہی جرمانہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ آری پل کے علاقے میں میڈیکل اسٹورز کی چیکنگ بھی کی گئی تاکہ ریگولیٹڈ ادویات کی فروخت پر نظر رکھی جا سکے اور قانونی دفعات کی تعمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ ادھر شوپیاں میں گورنمنٹ مڈل سکول تلران امام صاحب، اپر پرائمری سکول بٹاموراں وانپورہ، اے ایم آئی سکول دیارو اور ہولی فیتھ ماڈل سکول برتھی پورہ میں آگاہی سیشن منعقد کیے گئے جس میں طلباء اور تدریسی عملے کی فعال شرکت کا مشاہدہ کیا گیا۔ پروگراموں کے دوران، شرکاء کو منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں آگاہ کیا گیا، اس کے جسمانی، نفسیاتی، سماجی اور قانونی نتائج پر زور دیا گیا۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ صحت مند، منشیات سے پاک طرز زندگی اپنائیں اور اپنی برادریوں میں تبدیلی کے سفیر کے طور پر فعال کردار ادا کریں۔ ادھر اننت ناگ میں پولیس تھانہ اچھ بل کو معتبر ذرائع سے مصدقہ اطلاع ملی کہ عبدالرحمن راتھر ولد غلام احمد راتھر ساکن کھنڈ پورہ نوگام نے اپنی زمین پر غیر قانونی طور پر افیون پوست کی کاشت کی ہے۔ اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے، ایف آئی آر نمبر 35/2026 دفعہ 18/8 NDPS ایکٹ پولیس اسٹیشن اچھ بل میں درج کیا گیا۔ تفتیش کے دوران تفتیشی افسر نے ایگزیکٹو مجسٹریٹ اور محکمہ زراعت کے افسران کے ہمراہ تصدیق کے لیے جائے وقوعہ کا دورہ کیا جہاں تقریباً 01 مرلہ اراضی پر افیون پوست کی غیر قانونی کاشت پائی گئی۔ قانونی طریقہ کار کے مطابق پوری فصل موقع پر تلف کر دی گئی۔ اسی طرح پولیس تھانہ عشمقام کو عبدالخالق بٹ ولد عبدالرزاق بٹ کی جانب سے پوست کی غیر قانونی کاشت کے حوالے سے مصدقہ اطلاع موصول ہوئی۔ تیزی سے کام کرتے ہوئے، محکمہ ریونیو، محکمہ ایکسائز، محکمہ زراعت اور پولیس کے اہلکاروں پر مشتمل ایک مشترکہ ٹیم نے موقع پر تصدیق کے لیے جائے وقوع کا دورہ کیا۔ تصدیق کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ زیر کاشت اراضی عبدالرزاق بٹ ولد محمد بٹ کے قبضے میں شامل شمیلات اراضی تھی اور تقریباً 01 مرلہ اراضی غیر قانونی پوست کی کاشت کے نیچے پائی گئی۔ اسی مناسبت سے عبدالرزاق بٹ کے خلاف ایف آئی آر نمبر 39/2026 U/S 18/8 NDPS ایکٹ پولیس اسٹیشن اشمقام میں درج کیا گیا اور تفتیش شروع کر دی گئی۔ اس طرح سے گاندربل میں اس پہل کے ایک حصے کے طور پر، پی ایچ سی گنڈ کی میڈیکل ٹیم کے تعاون سے پولیس اسٹیشن گنڈ کے ذریعہ گنڈ میں پیشاب کی دوائیوں کی جانچ کی گئی۔ اسکریننگ پروگرام کا مقصد منشیات کے استعمال کے مضر اثرات کے بارے میں جلد پتہ لگانے، روک تھام اور آگاہی پھیلانا تھا۔ دریں اثنا، سول انتظامیہ اور گاندربل پولیس کی طرف سے مشترکہ طور پر کورا میں ایک نشامکت ابھیان ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی میں عہدیداروں اور عوام کے ارکان کی پرجوش شرکت دیکھی گئی، جس میں منشیات کے استعمال کے خلاف اور ایک صحت مند اور منشیات سے پاک معاشرے کو فروغ دینے کے پیغامات تھے۔ ادھر پلوامہ میں انسداد منشیات کے نفاذ کی جاری مہم کے ایک حصے کے طور پر، ڈرگ کنٹرول ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے کی گئی مشترکہ کارروائی کے دوران منشیات کی ایک اہم کھیپ برآمد کی گئی۔ ریگولیٹری چیکنگ کو مزید تیز کرتے ہوئے، پولیس اور ڈرگ انسپکٹر پلوامہ نے مشترکہ طور پر راہمو میں کئی میڈیکل شاپس کا معائنہ کیا۔ معائنے کے دوران لازمی ریکارڈ کی عدم بحالی پر ایک میڈیکل شاپ کو موقع پر سیل کر دیا گیا۔ کریک ڈاؤن کو جاری رکھتے ہوئے، ضلع میں ایک CASO (کورڈن اینڈ سرچ آپریشن) بھی شروع کیا گیا، جس کے دوران مشتبہ منشیات فروشوں کے گھروں اور ملحقہ احاطے میں NDPS سے متعلقہ ممنوعہ اشیاء کی تلاشی لی گئی۔

14 دنوں سے لاپتہ

مشکل حالات میں مسلسل 14 دن کی مسلسل کوششوں کے بعد بالآخر لاش کا سراغ لگا کر اس علاقے کے قریب سے برآمد کیا گیا جہاں مبینہ طور پر نوجوان لاپتہ ہوا تھا۔ بازیابی کے بعد لاش کو قانونی کارروائی کے لیے مردہ خانے منتقل کر دیا گیا جبکہ حکام نے معاملے کی مزید کارروائی شروع کر دی ہے۔

وادی میں پولیس نے

سے چرس جیسا مادہ اور سائیکوٹراپک مادہ کوڈین فاسفیٹ برآمد ہوا۔ اس کی شناخت عاشق حسین ترانکو ولد عبدالاحد ترنکو ساکنہ نور باغ سوپور کے طور پر کی گئی ہے۔ ہندواڑہ میں، گورنمنٹ کے قریب ناکہ چیکنگ کے دوران ایک پولیس پارٹی۔ ہائیر سیکنڈری سکول نے ایک مشکوک شخص کو روکا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے چرس جیسا ممنوعہ مادہ برآمد ہوا۔ اس کی شناخت منظور احمد چوپان ولد غلام محمد چوپان ساکنہ وارمحلہ ہریل کے بطور ہوئی ہے۔ اس کے بعد اسے گرفتار کر کے تھانے منتقل کر دیا گیا جہاں وہ زیر حراست ہے۔ اسی مناسبت سے متعلقہ تھانوں میں قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس ضلع کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے پرعزم ہے اور عوام سے اپیل کرتی ہے کہ منشیات کی فروخت یا منشیات کے استعمال سے متعلق کوئی بھی معلومات قریبی پولیس اسٹیبلشمنٹ سے شیئر کریں۔

پولیس کی لکھن

ہے۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ جموں وکشمیر پولیس اور دہلی پولیس کے درمیان تال میل نے ملزمان کی نقل وحرکت پر نظر رکھنے اور گرفتاریوں کو انجام دینے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ سینئر پولیس حکام نے آپریشن کو ایک بڑی کامیابی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ منظم جرائم اور مفرور نیٹ ورکس کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان بڑھتے ہوئے ہم آہنگی کی عکاسی کرتا ہے۔ توقع ہے کہ ملزمان کو قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد متعلقہ حکام کے حوالے کر دیا جائے گا۔

گلمرگ میں ہیلی

پروٹوکول کو مضبوط بنانے اور خطے میں آنے والے سیاحوں کے لیے محفوظ تجربہ کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کی بھی ہدایت کی۔

روزنامہ آفاق سرینگر

SPORTS NEWS

Daily Afaaq Kashmir
Saturday 09 May 2026

09 مئی 2026ء، 21 ذوالقعدہ 1447ھ سنیچر وار

شطرنج کا عالمی میلہ اب ہندوستان میں گلوبل چیس لیگ کے چوتھے سیزن کا اعلان

نئی دہلی، 8 مئی (یواین آئی) ٹیک مہندرا اور عالمی شطرنج فیڈریشن کے اشتراک سے منعقد ہونے والی 'گلوبل چیس لیگ ' (جی سی ایل) نے باضابطہ اعلان کیا ہے کہ اس ٹورنامنٹ کا چوتھا سیزن ہندوستان میں کھیلا جائے گا۔ ہندوستان، جو عالمی سطح پر شطرنج کی ابھرتی ہوئی سب سے بڑی طاقت بن کر سامنے آیا ہے، اب دنیا کے بہترین گرینڈ ماسٹرز کی میزبانی کرے گا۔گلوبل چیس لیگ نے شطرنج کے روایتی تصور کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ جو کھیل کبھی خاموشی سے کھیلا جاتا تھا، اسے جی سی ایل نے تیز رفتار میچوں، فرنچائز ٹیموں اور مخلوط صنف فارمیٹ کے ذریعے ایک ہیجان خیز ٹیم اسپورٹ میں تبدیل کر دیا ہے۔ ہندوستان میں گزشتہ سیزنز کے دوران ڈیجیٹل پلیٹ فارمز اور اسٹیڈیمز میں شائقین کے غیر معمولی جوش وخروش نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں اس کھیل کا مستقبل انتہائی تابناک ہے۔ گرینڈ ماسٹرز کی نئی پود اور عالمی سطح پر ملنے والی کامیابیوں نے ہندوستان کو شطرنج کا عالمی مرکز بنا دیا ہے۔ لیگ کے کمشنر گورو رکشت نے اس حوالے سے کہا": شطرنج کے تئیں ہندوستان کا جنون اور یہاں کا تیزی سے بڑھتا ہوا ماحول اسے اس لیگ کے انعقاد کے لیے ایک قدرتی اور بہترین جگہ بناتا ہے۔ہم ایک اور دلچسپ سیزن کے منتظر ہیں جو دنیا بھر کے شائقین کو ایک پلیٹ فارم پر لائے فیڈے کے صدر ارکاڈی ڈوورکووچ نے ہندوستان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اپنی غیر معمولی صلاحیتوں اور شائقین کی بدولت شطرنج کی عالمی ترقی میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ چوتھے سیزن کو ہندوستان لانے پر بے حد پرجوش ہیں۔ اگرچہ چوتھے سیزن کے لیے ہندوستان کا انتخاب کر لیا گیا ہے، تاہم اس شہر کا نام جہاں یہ مقابلے منعقد ہوں گے، جلد ہی ظاہر کیا جائے گا۔

آئی پی ایل ٹیموں کی اب خیر نہیں: بی سی سی آئی کی 'سرپرائز چیکنگ' اور سخت ایکشن کی تیاری

نئی دہلی، 8 مئی (ایجنسیز) انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی چمک دمک اور ساکھ کو برقرار رکھنے کے لیے ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے کمر کس لی ہے۔ بورڈ نے تمام فرنچائزز کو واضح کر دیا ہے کہ اب محض ہدایات جاری کرنا کافی نہیں، بلکہ ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے کسی بھی وقت 'اچانک چھاپے ' مارے جا سکتے ہیں۔ بی سی سی آئی کے سیکرٹری دیوجیت سیکیا کی جانب سے فرنچائزز کو بھیجے گئے ایک مراسلے میں کہا گیا ہے کہ بی سی سی آئی اور آئی پی ایل کی آپریشنز ٹیمیں کسی بھی وقت ٹیموں کے کیمپوں، ہوٹلوں اور سرگرمیوں کی جانچ کر سکتی ہیں۔ ٹیم منیجرز پر لازم قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہوٹلوں میں آنے جانے والے تمام مہمانوں اور ان کی نقل وحرکت کا مکمل ریکارڈ رکھیں۔ مراسلے میں دوٹوک الفاظ میں کہا گیا ہے کہ "اگر ان ہدایات کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو فرنچائزز کو خود ہی اس کی اطلاع آئی پی ایل آپریشنز ٹیم کو دینی ہوگی۔ بی سی سی آئی کو امید ہے کہ تمام ٹیمیں ان اصولوں کو سنجیدگی سے لیں گی تاکہ ٹورنامنٹ کے وقار پر کوئی آنچ نہ آئے۔ بی سی سی آئی نے صرف وارننگ ہی نہیں دی بلکہ قوانین توڑنے والوں کے لیے 'پانچ نکاتی ' عبرتناک سزاؤں کا خاکہ بھی پیش کر دیا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے فرد یا فرنچائز کو باضابطہ قانونی نوٹس جاری کیا جائے گا۔ آئی پی ایل قوانین کے تحت فرنچائز پر خطیر رقم کا جرمانہ عائد کیا جا سکتا ہے۔ کھلاڑی، سپورٹ اسٹاف یا ٹیم آفیشل کو جاری سیزن یا مستقبل کے سیزن سے باہر کیا جا سکتا ہے۔ ممنوعہ ادویات کے استعمال، سیکیورٹی کی خلاف ورزی یا ہراسانی جیسے سنگین معاملات میں کیس پولیس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے حوالے کر دیا جائے گا۔ بورڈ کھیل کے مفاد میں کوئی بھی دوسرا سخت قدم اٹھانے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ سیکرٹری دیوجیت سیکیا کے دستخط شدہ سات صفحات پر مشتمل اس نوٹ میں فرنچائزز کو سختی سے مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ ان ہدایات پر فوری عمل کریں، کیونکہ بورڈ کسی بھی وقت آڈٹ اور معائنہ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

سراج بہتولے کی ہندوستانی ٹیم کے اسپن گیند باز کوچ بننے کی امید

نئی دہلی، 8 مئی (یواین آئی) ہندستان کے سابق اسپنر سراج بہتولے، جو اس وقت پنجاب کنگز سے وابستہ ہیں، موجودہ آئی پی ایل سیزن کے بعد فرنچائز سے الگ ہو سکتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق انہوں نے ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر اور ہندستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سینئر عہدیداروں سمیت متعلقہ افراد سے اس بارے میں بات چیت کی ہے۔ ذرائع کے مطابق 53 سالہ بہتولے، جنہوں نے 2001 سے 2003 کے درمیان ہندستان کے لیے دو ٹیسٹ اور آٹھ ون ڈے میچ کھیلے، اپنی اسپن بولنگ کوچنگ مہارت کے لیے خاصے معروف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گوتم گمبھیر نے انہیں ٹیم انڈیا کے ممکنہ اسپن بولنگ کوچ کے طور پر تجویز کیا ہے۔ اس وقت کوچنگ اسٹاف میں بیٹنگ کوچ ستانشو کوٹک، فاسٹ بولنگ کوچ مورنے مورکل، فیلڈنگ کوچ ٹی۔ دلیپ اور اسسٹنٹ کوچ رایان ٹین ڈوسکاٹے شامل ہیں، جبکہ ٹیم میں باقاعدہ اسپن بولنگ کوچ موجود نہیں ہے۔ بہتولے اس سے قبل بھی کئی مواقع پر سینئر ہندستانی ٹیم کے ساتھ دوروں پر جا چکے ہیں۔ امید کی جا رہی ہے کہ بہتولے جلد ہی ہندستانی ٹیم سے منسلک ہو جائیں گے، تاہم اس کا انحصار پنجاب کنگز کے ساتھ ان کے معاہدے کی شرائط پر ہوگا۔

پہلا دن بنگلہ دیش کے نام: 4 وکٹوں کے نقصان پر 301 رنز کے ساتھ کھیل کا اختتام

ڈھاکہ، 8 مئی (یواین این) بنگلہ دیش نے پاکستان کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے پہلے دن اپنی پوزیشن مستحکم کر لی ہے۔ کھیل کے اختتام تک بنگلہ دیش نے اپنی پہلی اننگز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 301 رنز بنا لیے ہیں، جس سے ٹیم ایک بڑے اسکور کی جانب گامزن نظر آتی ہے۔ اگرچہ پاکستانی بالرز نے چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کرنے میں کامیابی حاصل کی، لیکن وہ رنز کی رفتار کو روکنے میں ناکام رہے۔۔ پاکستان کی طرف سے اذان اویس اور عبداللہ فضل نے ٹیسٹ ڈیبیو کیا ہے۔ میچ کا آغاز ہوتے ہی پاکستانی فاسٹ بولرز نے اچھی کارکردگی دکھائی جس کی وجہ سے پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش کی پہلی وکٹ 18 رن پر گری جب محمود الحسن 8 رن بنا کر شاہین شاہ آفریدی کا شکار بنے جبکہ دوسری وکٹ 37 رنز پر گری جب شادمان اسلام کو 13 رن پر حسن علی نے آؤٹ کیا۔ بعدازاں بنگلہ دیشی بیٹرز وکٹ پر ڈٹے رہے اور کھانے کے وقفے تک ٹیم کا اسکور 2 وکٹوں کے نقصان پر 101 رنز تک پہنچا دیا۔ دوسرے سیشن میں بھی بنگلہ دیشی بیٹرز مومن الحق اور نجم الحسین کریز پر جمے رہے اور دونوں بیٹرز نے بڑی پارٹنرشپ قائم کی اور ٹیم کا اسکور 200 تک پہنچایا۔ بنگلادیش کی تیسری وکٹ 201 رنز پر گری جب نجم الحسین 101 رنز بنا کر محمد عباس کی گیند پر ایل بی ڈبلیو آؤٹ ہوئے۔ مومن الحق (91) نے مشفق الرحیم کے ہمراہ چوتھی وکٹ پر 75 رنز کی مزید شراکت قائم کی۔ کھیل کے اختتام تک بنگلہ دیش نے 4 وکٹوں کے نقصان پر 301 رنز بنا لیے۔ پاکستان کی جانب سے حسن علی، شاہین آفریدی، محمد عباس اور نعمان علی نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ واضح رہے کہ گھٹنے کی انجری کے باعث بابر اعظم اس میچ کے لیے پاکستان ٹیم کو دستیاب نہیں ہیں۔ دونوں ٹیموں کے درمیان دوسرا ٹیسٹ میچ سلہٹ میں 16 مئی سے شروع ہوگا۔

ناہید رانا، جتیندر سنگھ اور اجے کمار اپریل ماہ کے 'پلیئر آف دی منتھ ' کی دوڑ میں

دبئی، 8 مئی (ایجنسیز) بنگلہ دیش کے تیز گیند باز ناہید رانا، عمان کے کپتان جتیندر سنگھ اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز اجے کمار کو اپریل کے لیے 'آئی سی سی مینز پلیئر آف دی منتھ ' ایوارڈ کے لیے نامزد کیا گیا ہے، جبکہ خواتین کے زمرے میں جنوبی افریقہ کی کپتان لورا ولوارڈٹ، سری لنکا کی بلے باز امیشا دولانی اور برازیل کی آل راؤنڈر لورا کارڈوسا شارٹ لسٹ میں شامل ہیں۔ رانا نے نیوزی لینڈ کے خلاف ہوم گراؤنڈ پر تین ون ڈے میچوں میں 'پلیئر آف دی سیریز ' بننے کی شاندار کوشش کے بعد مردوں کی شارٹ لسٹ میں جگہ بنائی ہے۔ جتیندر سنگھ نیپال میں آئی سی سی مینز کرکٹ ورلڈ کپ لیگ 2 میں اپنی کارکردگی کی بنیاد پر اس فہرست میں شامل ہیں، جبکہ اجے کمار نے اسی سیریز میں اپنے ون ڈے کیریئر کے بہترین آغاز کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ لورا ولوارڈٹ، جنہوں نے حال ہی میں تین ماہ کے اندر دو ایوارڈز جیتے تھے، نیوزی لینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز اور ہندوستان کے خلاف ٹی 20- سیریز میں شاندار کارکردگی کے بعد ایک بار پھر اس دوڑ میں شامل ہیں۔ دولانی نے بنگلہ دیش کے ون ڈے اور ٹی 20- دورے پر بہترین کھیل پیش کیا، جبکہ کارڈوسا اپنی عمدہ کارکردگی کے بعد سرخیوں میں آئیں، جہاں وہ ٹی 20- میں نو وکٹ لینے والی پہلی کھلاڑی بنیں۔

پرپل کیپ ٹیبل میں تیسرے مقام پر پہنچے پرنس یادو

نئی دہلی، 8 مئی (ایجنسیز) آئی پی ایل 2026 میں جمعرات کی رات لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) نے رائل چیلنجرز بنگلورو (آر سی بی) کو نو رن سے ہرا دیا۔ حالانکہ اس میچ کے بعد اورنج کیپ ٹیبل میں کچھ زیادہ تبدیلی نہیں ہوئی، لیکن پرپل کیپ کی ریس ضرور دلچسپ ہو گئی ہے۔ پرپل کیپ لیڈر بورڈ پرنس یادو : یہ نام اب وراٹ کوہلی شاید لمبے عرصے تک نہیں بھولیں گے۔ ایل ایس جی کے اس تیز گیند باز نے آر سی بی کے اسٹار بلے باز کو دوسری ہی گیند پر شاندار ان سوئنگ سے بولڈ کر دیا۔ میچ میں یہ پرنس کا پہلی وکٹ تھا۔ بعد میں انہوں نے کل تین وکٹ حاصل کئے اور اس سیزن اپنی وکٹوں کی تعداد 16 تک پہنچا دی۔ یہ اعداد وشمار گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کے کگیسو ربادا اور سن رائزرز حیدر آباد (ایس آر ایچ) کے ایشان ملنگا کے برابر ہیں۔ حالانکہ بہتر اکانومی ریٹ کی وجہ سے پرنس ان سے اوپر ہیں۔ پرنس کی اکانومی 8.08 کی ہے، جبکہ ربادا نے 9.23 اور ملنگا نے 9.44 رن فی اوور دیے ہیں۔ ان تینوں سے اوپر صرف آر سی بی کے بھونیشور کمار اور چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے انشل کمبوج ہیں، جن کے نام 17 وکٹ ہیں۔ بھونیشور کے پاس ٹاپ پر اکیلے پہنچنے کا موقع تھا، لیکن وہ ایل ایس جی کے خلاف وکٹ حاصل نہیں کر سکے۔ اورنج کیپ لیڈر بورڈ بھونیشور کی طرح کوہلی کے پاس بھی رن اسکوررز کی فہرست میں اوپر جانے کا موقع تھا، لیکن وہ اس میچ میں کھاتہ نہیں کھول سکے۔ اسی وجہ سے وہ 379 رن کے ساتھ نویں مقام پر برقرار ہیں۔ تاہم مچل مارش نے لمبی چھلانگ لگائی۔ آر سی بی کے خلاف 56 گیندوں میں 111 رن کی اننگز کھیلنے کے بعد وہ اورنج کیپ ٹیبل میں 12 ویں مقام پر پہنچ گئے۔ اب اس سیزن ان کے نام 367 رن ہو گئے ہیں۔ اورنج کیپ کی ریس میں فی الحال ایس آر ایچ کی جوڑی سب سے آگے ہے۔ ہینرک کلاسن 494 رن کے ساتھ ٹاپ پر ہیں، جبکہ ابھیشیک شرما 475 رن کے ساتھ دوسرے مقام پر ہیں۔ اس کے بعد دہلی کیپٹلز (ڈی سی) کے کے ایل راہل (445)، ایس آر ایچ کے ایشان کشن (409) اور راجستھان رائلز (آر آر) کے ویبھو سوریاونشی (404) ہیں۔

کھلاڑیوں کو وہ احترام نہیں مل رہا جس کے وہ حقدار ہیں: سِنر

روم، 8 مئی (یواین آئی) جانیک سِنر کا کہنا ہے کہ یہ "کہنا مشکل ہے " کہ کیا وہ کبھی انعامی رقم (پرائز منی) کے معاملے پر کسی گرینڈ سلیم کا بائیکاٹ کریں گے۔ تاہم، اس اطالوی کھلاڑی کا دعویٰ ہے کہ کھلاڑیوں کو وہ احترام نہیں مل رہا جس کے وہ حقدار ہیں۔ ان کی ساتھی اور دنیا کی نمبر ایک کھلاڑی آرینا سبالینکا نے منگل کو کہا تھا کہ انہیں لگتا ہے کہ کھلاڑی" کسی نہ کسی موڑ پر "بڑے ٹورنامنٹوں (میجرز) میں سے کسی ایک کا بائیکاٹ ضرور کریں گے۔ بی بی سی اسپورٹ کے مطابق، ٹاپ 10 کھلاڑی چاروں گرینڈ سلیم سے ہونے والی کمائی میں زیادہ حصے داری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ منافع میں شراکت داری اور میچ کے اوقات (شیڈولنگ) جیسے معاملات میں اپنی بات رکھنے کا زیادہ اختیار بھی چاہتے ہیں۔ اٹالین اوپن میں لگاتار چھٹا ماسٹرز 1,000 خطاب جیتنے کی کوشش سے پہلے روم میں سِنر نے کہا کہ "یہ احترام کی بات زیادہ ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ جتنا ہمیں واپس مل رہا ہے، ہم اس سے کہیں زیادہ دے رہے ہیں۔ یہ صرف ٹاپ کھلاڑیوں کے لیے نہیں ہے -یہ ہم تمام کھلاڑیوں کے لیے ہے، چاہے وہ مرد ہوں یا خواتین۔ ٹاپ 10 مرد اور ٹاپ 10 خواتین کھلاڑیوں نے مل کر ایک خط لکھا تھا۔ یہ اچھی بات نہیں ہے کہ ایک سال گزر جانے کے بعد بھی ہم اس نتیجے کے آس پاس بھی نہیں پہنچے ہیں جو ہم چاہتے ہیں۔ "سِنر نے کہا کہ "اگر دوسرے کھیلوں کی بات کریں، تو وہاں کے ٹاپ ایتھلیٹ جب کوئی ضروری خط بھیجتے ہیں، تو مجھے پورا یقین ہے کہ 48 گھنٹوں کے اندر انہیں نہ صرف جواب ملتا ہے، بلکہ ان کی ایک میٹنگ بھی ہو جاتی ہے۔ یقیناً، ہم پیسوں کی بات تو کر ہی رہے ہیں، لیکن سب سے ضروری عزت ہے اور ہمیں وہ مل ہی نہیں رہی۔ "چوبیس بار کے گرینڈ سلیم چیمپین نوواک جوکووچ بھی اس بحث میں شامل ہو گئے اور کہا کہ " کھلاڑی جانتے ہیں کہ انہیں ہمیشہ میرا ساتھ ملے گا۔ 38 "سالہ سربیا کے کھلاڑی نے مزید کہا کہ "مجھے یہ بات اچھی لگی کہ اس موضوع پر اب زیادہ بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسا ہونا بھی چاہیے، کیونکہ گرینڈ سلیم اور ٹور کے معاملے میں کھلاڑیوں کی جو حیثیت ہونی چاہیے، وہ ابھی نہیں ہے۔" کھلاڑیوں اور گرینڈ سلیم کے نمائندوں کے درمیان میٹنگز ہوئی ہیں۔ کھلاڑیوں کو منافع میں حصے داری کے اپنے مطالبے پر کوئی کامیابی نہیں ملی ہے اور انہوں نے مارچ میں انڈین ویلز میں گرینڈ سلیم پلیئر کونسل بنانے پر تبادلہ خیال کے لیے ہونے والی میٹنگ میں شامل ہونے سے منع کر دیا۔ گرینڈ سلیم کے حکام ابھی آپس میں یا کھلاڑیوں کے ساتھ زیادہ بات چیت نہیں کر سکتے، کیونکہ 'پروفیشنل ٹینس پلیئرز ایسوسی ایشن ' نے ان پر مقدمہ کر رکھا ہے۔ ایسوسی ایشن نے ان پر "اجارہ داری " قائم کرنے کا الزام لگایا ہے۔ سِنر نے اس مہینے ہونے والے فرنچ اوپن میں دی جانے والی 9.5 فیصد انعامی رقم پر اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ کھلاڑیوں کا خیال ہے کہ یہ رقم ٹورنامنٹ کی کل کمائی کے 22 فیصد سے کافی کم ہے، جس کے وہ حقدار ہیں۔ گزشتہ سال کے یو ایس اوپن میں انعامی رقم میں 20 فیصد اضافہ ہوا تھا، اور جنوری میں ہونے والے آسٹریلین اوپن میں بھی یہ اعداد وشمار گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 16 فیصد زیادہ سِنر نے کہا کہ "مجھے لگتا ہے کہ اگلے چند ہفتوں میں ہمیں یہ بھی پتہ چل جائے گا کہ ومبلڈن میں انعامی رقم کتنی ہوگی۔ ہمیں پوری امید ہے کہ یہ بہتر ہوگی۔ اس کے بعد، ظاہر ہے، یو ایس اوپن ہوگا۔ اس لیے میں سمجھ سکتا ہوں کہ کھلاڑی بائیکاٹ کی بات کیوں کر رہے ہیں، کیونکہ ہمیں کہیں نہ کہیں سے تو شروعات کرنی ہی ہوگی۔ یہ سلسلہ کافی طویل عرصے سے چل رہا ہے۔

آئی پی ایل: راجستھان رائلز بمقابلہ گجرات ٹائٹنز، نظریں 'پلے آف برتھ ' پر

جے پور،، 8 مئی (یواین آئی) آئی پی ایل 2026 کا میلہ اپنے دلچسپ مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ ہفتے کے روز سوائی مان سنگھ اسٹیڈیم میں ایک اہم معرکہ ہونے جا رہا ہے جہاں راجستھان رائلز کا مقابلہ گجرات ٹائٹنز سے ہوگا۔ اس میچ میں سب کی نظریں 15 سالہ بیٹنگ سنسنی ویبھو سوریاونشی پر ہوں گی، جن کے کاندھوں پر راجستھان کی امیدوں کا بوجھ ہے۔ اس سیزن کی سب سے بڑی دریافت ویبھو سوریہ ونشی ثابت ہوئے ہیں۔ صرف 15 سال کی عمر میں انہوں نے 10 اننگز میں 404 رنز بنا کر کرکٹ کی دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ ان کا 237.65 کا اسٹرائیک ریٹ ان کی جارحانہ بلے بازی کا ثبوت ہے۔ سن رائزرز حیدر آباد کے خلاف ان کی 37 گیندوں پر 103 رنز کی اننگز آج بھی شائقین کے ذہنوں میں تازہ ہے۔ دونوں ٹیمیں اس وقت پوائنٹس ٹیبل پر برابر کی سطح پر ہیں۔ راجستھان رائلز کے 10 میچوں میں 12 پوائنٹس (بہتر نیٹ رن ریٹ) گجرات ٹائٹنز کے بھی 10 میچوں میں 12 پوائنٹس ہیں۔ راجستھان کے لیے سب سے بڑی تشویش ان کا ہوم گراؤنڈ ہے۔ سیزن کا شاندار آغاز کرنے کے باوجود، راجستھان اپنے گھر (جے پور) میں گزشتہ دونوں میچ ہار چکا ہے۔ اب انہیں ٹاپ 2- میں جگہ پکی کرنے کے لیے یہاں جیتنا لازمی ہے۔ راجستھان رائلز کی بلے بازی میں سوریہ ونشی کو یشسوی جیسوال (300 رنز) اور وکٹ کیپر دھرو جریل کا بھرپور ساتھ مل رہا ہے۔ کپتان ریان پراگ بھی 90 رنز کی طوفانی اننگز کھیل کر فارم میں واپس آ چکے ہیں۔ بالنگ کی کمان انگلش اسپیڈ اسٹار جوفرا آرچر (15 وکٹیں) سنبھالے ہوئے ہیں، جبکہ ناندرے برگر، رویندر جڈیجہ اور روی بشنوئی مڈل اوورز میں توازن فراہم کر رہے ہیں۔ گجرات نے ابتدائی ناکامیوں کے بعد زبردست واپسی کی ہے اور گزشتہ 8 میں سے 6 میچ جیتے ہیں۔ کپتان شبھمن گل، سائی سدرشن اور تجربہ کار جوس بٹلر ٹیم کو مضبوط آغاز فراہم کر رہے ہیں۔ ان کی بالنگ لائن اپ ٹورنامنٹ کی خطرناک ترین لائن اپس میں سے ایک ہے، جس میں کگیسو ربادا (16 وکٹیں)، محمد سراج اور پرسدھ کرشنا شامل ہیں۔ اعداد وشمار کے لحاظ سے گجرات کا پلہ بھاری رہا ہے۔ دونوں کے درمیان ہوئے 9 میچوں میں سے 6 گجرات نے جیتے ہیں۔ تاہم، اس سیزن کے پچھلے مقابلے میں راجستھان نے 6 رنز سے کامیابی حاصل کی تھی۔ جے پور کی پچ اس سیزن میں رنز کا ڈھیر ثابت ہوئی ہے، جہاں پہلی اننگز کا اوسط اسکور 226 رہا ہے۔ شب وروز کے اس میچ میں 'ٹاس ' ایک بار پھر فیصلہ کن کردار ادا کر سکتا ہے۔

کرسٹیانو رونالڈو نے فٹبال کی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا

جدہ، 8 مئی (ایجنسیز) النصر کے پرتگالی سپر اسٹار کرسٹیانو رونالڈو نے فٹبال کی تاریخ میں نیا ریکارڈ قائم کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق پرتگالی سپر اسٹار تین مختلف بڑی قومی لیگز میں 100 یا اس سے زائد گول کرنے والے دنیا کے پہلے فٹبالر بن گئے ہیں۔ رونالڈو نے یہ تاریخی سنگ میل النصر کی الشباب کے خلاف 2-4 کی کامیابی کے دوران عبور کیا۔ میچ کے 75 ویں منٹ میں سادیو مانے کے پاس پر رونالڈو نے گیند جال میں پہنچائی جو سعودی پرو لیگ کے 105 میچز میں ان کا 100 واں گول تھا۔ اس سے قبل وہ مانچسٹر یونائیٹڈ کے لیے پریمیر لیگ میں 103 اور ریال میڈرڈ کی جانب سے لالیگا میں 311 گول کر چکے ہیں۔ رونالڈو اٹلی کی سیری اے میں بھی 81 گول اسکور کر چکے ہیں اور چار مختلف لیگز میں گولڈن بوٹ جیتنے والے پہلے کھلاڑی بھی ہیں۔ واضح رہے کہ النصر اس وقت سعودی پرو لیگ میں سرفہرست ہے اور ٹیم کو امید ہے کہ رونالڈو انہیں اس سیزن میں لیگ ٹائٹل اور اے ایف سی چیمپئنز لیگ ٹو کا ٹائٹل جتوانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

شاہین آفریدی نے ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کی تاریخ کا اہم سنگ میل عبور کر لیا

میرپور، 8 مئی (یواین آئی) پاکستان کے تیز گیند باز شاہین آفریدی نے جمعہ کو شیر بنگلہ نیشنل اسٹیڈیم میں بنگلہ دیش کی قومی کرکٹ ٹیم کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے پہلے دن آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا اہم سنگ میل حاصل کیا۔ بائیں ہاتھ کے فاسٹ بالر نے آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کی تاریخ میں 100 وکٹیں مکمل کرنے والے پہلے پاکستانی بالر بن کر ریکارڈ بک میں اپنا نام درج کر لیا۔ شاہین آفریدی نے پہلے دن کے کھیل کے دوران بنگلہ دیش کے اوپنر محمود الحسن جوئے کو آؤٹ کرنے کے بعد تاریخی مقام حاصل کیا۔ اس کامیابی کے ساتھ 26 سالہ کھلاڑی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ میں 100 وکٹیں لینے والے مجموعی طور پر صرف 19 ویں بالر بن گئے اور مقابلے میں پاکستان کے سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے بالر کے طور پر اپنی پوزیشن کو مزید مستحکم کیا۔ آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ میں پاکستان کی سب سے زیادہ وکٹیں شاہین آفریدی *100 - نعمان علی- 89 ساجد خان 63 - نسیم شاہ 60 - ابرار احمد 46 - یاسر شاہ 41 - حسن علی- 35 محمد عباس 34 -

سبالینکا اور پاولینی تیسرے راؤنڈ میں؛ ستسپاس اور بیریٹنی جلدی باہر

روم، 8 مئی (یواین آئی) ٹاپ سیڈ آرینا سبالینکا اور دفاعی چیمپئن جیسمین پاولینی جمعرات کو 2026 اٹالین اوپن کے تیسرے راؤنڈ میں پہنچ گئیں، جبکہ یونان کے اسٹیفانوس ستسپاس اور اٹلی کے پسندیدہ کھلاڑی میٹیو بیریٹنی مردوں کے سنگلز ڈرا سے جلد باہر ہو گئے۔ بیلاروس کی سبالینکا نے جمہوریہ چیک کی باربورا کرجیکووا کو براہ راست سیٹوں میں 6-2، 6-3 سے شکست دی۔ میچ کے آغاز میں بریک کے تبادلے کے بعد، دنیا کی نمبر 1 کھلاڑی نے جلد ہی میچ پر کنٹرول حاصل کر لیا اور پھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا؛ انہوں نے 29 ونرز لگائے اور صرف 13 ان فورسڈ ایررز کیے۔ نویں سیڈ پاولینی نے کوالیفائر لیولیا جینجین کو تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہنے والے مقابلے میں 6-7 (4)، 6-2، 6-4 سے ہرا کر ابتدائی مشکل امتحان پاس کیا۔ پاولینی پہلے سیٹ میں 3-5 سے آگے ہونے کے باوجود سیٹ اپنے نام کرنے میں ناکام رہیں، جس کے بعد جینجین نے ٹائی بریک 4-7 سے جیت لیا۔ اطالوی کھلاڑی نے زبردست واپسی کرتے ہوئے دوسرا سیٹ 2-6 سے جیت کر میچ برابر کیا اور فیصلہ کن سیٹ کے ساتویں گیم میں ایک اہم بریک پوائنٹ حاصل کرتے ہوئے 4-6 سے جیت یقینی بنائی۔ پاولینی نے اس میچ کو "تھوڑا اتار چڑھاؤ والا " قرار دیا اور کہا کہ گزشتہ سال روم میں خطاب جیتنے کے دوران بھی انہیں اسی طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اطالوی کھلاڑی نے کہا کہ ٹورنامنٹ کی تیاری کے لیے انہوں نے اچھی ٹریننگ کی تھی اور ایونٹ شروع ہونے سے پہلے وہ بہت اچھا محسوس کر رہی تھیں۔ جیت کے بعد انہوں نے کہا کہ "مجھے خوشی ہے کہ مجھے روم میں ایک اور میچ کھیلنے کا موقع ملا ہے۔" امریکہ کی چھٹی سیڈ امانڈا انیسیمووا کلائی کی چوٹ کی وجہ سے دن کے آغاز میں ہی ٹورنامنٹ سے دستبردار ہو گئیں۔ ان کی جگہ ڈرا میں 'لکی لوزر ' ایلینا- گیبریلا روس کو شامل کیا گیا، لیکن وہ لاتویا کی ایلینا اوستاپینکو سے تین سیٹوں میں ہار گئیں۔ تیسرے راؤنڈ میں اوستاپینکو کا مقابلہ چین کی ژینگ کنوین سے ہوگا۔ مردوں کے سنگلز کے پہلے راؤنڈ میں، بیریٹنی آسٹریلیا کے الیکسی پوپیرن سے براہ راست سیٹوں میں ہار گئے، جس سے مقامی شائقین کو مایوسی ہوئی؛ وہیں ستسپاس جمہوریہ چیک کے ٹومس ماچاک سے ہار گئے۔ جمعہ کو نوواک جوکووچ، الیگزینڈر زویریو، ایلینا رائباکینا اور ایگا سوئیٹیک اپنی روم مہم کا آغاز کریں گے۔

امریکہ کے 3 بحری جہاز آبنائے ہرمز پار کر گئے، ان جہازوں پر ایران نے حملہ کیا: ٹرمپ

آبنائے ہرمز پر گرفت مضبوط، امریکی بحریہ نے 70 ایرانی ٹینکرز کا راستہ روک دیا، مارکو روبیو

واشنگٹن، 8 مئی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز میں ایران کے ساتھ معمولی جھڑپ کے باوجود فی الحال جنگ بندی برقرار ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ آبنائے ہرمز میں ایران کے ساتھ معمولی جھڑپ کے باوجود فی الحال جنگ بندی برقرار ہے، تاہم انہوں نے تہران کو متنبہ کیا ہے کہ اگر جلد معاہدے پر دستخط نہ کیے گئے تو اسے انتہائی سخت جواب اور سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ امریکی بحریہ نے ایران کی جانب سے کیے گئے میزائل اور ڈرون حملے ناکام بنا دیے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ امریکی بحریہ کے تین بحری جہاز آبنائے ہرمز سے گزر کر امریکی بیڑے میں شامل ہو گئے ہیں۔ امریکی صدر نے بتایا کہ اس دوران ایران کی جانب سے میزائلوں، ڈرونز اور کشتیوں کے ذریعے حملے کی کوشش کی گئی، جسے امریکی بحریہ نے ناکام بناتے ہوئے تمام میزائل فضا میں تباہ کر دیے اور جوابی کارروائی میں متعدد ایرانی کشتیاں سمندر برد کر دیں۔ صدر ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ان حملوں میں امریکی بحری جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ انہوں نے ایرانی کارروائی کو 'معمولی مذاق' قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر جنگ بندی نہ ہوتی تو دنیا ایران سے اٹھنے والا ایک بہت بڑا دھماکہ دیکھتی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ایران کے ساتھ بات چیت جاری ہے اور اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ جلد از جلد معاہدے پر دستخط کرے، ورنہ

اسے شدید تکلیف سہنی پڑے گی۔ صدر ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ایران معاہدہ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے بہت کچھ کرنے کو تیار ہیں۔ ادھر امریکا کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ ایران کو کسی بھی صورت آبنائے ہرمز کا انتظام کنٹرول کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، امریکی بحریہ نے ایران کے 70 ٹینکرز کا راستہ روکا ہوا ہے۔ اٹلی کے دورے پر گئے مارکو روبیو نے میڈیا سے رسمی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پوپ لیو کے ساتھ ملاقات بہت تعمیری اور خوشگوار ماحول میں ہوئی اور کئی مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کیوبا انسانی امداد قبول نہیں کر رہا جبکہ امریکہ مزید امداد دینے کے لیے بھی تیار ہے۔ مارکو روبیو نے کہا کہ امریکا ایران کو آبنائے ہرمز کا انتظام کنٹرول کرنے کی اجازت نہیں دے گا جبکہ ہم معاہدے کے حوالے سے ایران کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں جو آج موصول ہو جانا چاہیے تھا۔

ٹرمپ اور شی جن پنگ کی ملاقات ایران جنگ ایجنڈے میں سرفہرست ہوگا

ملاقات عالمی سیاست اور معیشت کے حوالے سے فیصلہ کن ثابت ہوسکتی ہے

واشنگٹن، 8 مئی (یو این آئی) امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کا کہنا ہے صدر ٹرمپ اور شی جن پنگ ملاقات کے ایجنڈے میں ایران جنگ کا موضوع سرفہرست ہوگا۔ تفصیلات کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی انتہائی اہم ملاقات میں مشرقِ وسطیٰ کی کشیدہ صورتحال اور ایران جنگ کا موضوع سب سے اوپر ہوگا۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کا کہنا ہے کہ یہ ملاقات عالمی سیاست اور معیشت کے حوالے سے فیصلہ کن ثابت ہوسکتی ہے۔ امریکی صدر 14 اور 15 مئی کو چین کا دو روزہ سرکاری دورہ کریں گے، بیجنگ میں صدر ٹرمپ کا روایتی طور پر نہایت پرتپاک اور شاہانہ سرکاری استقبال متوقع ہے۔ واشنگٹن کو امید ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگی صورتحال اس اہم ملاقات کے دیگر ایجنڈوں پر منفی اثر ڈالنے کے بجائے تعمیری مذاکرات کا راستہ کھولے گی۔ واشنگٹن پوسٹ نے مزید کہا کہ اس ملاقات کو ایک بڑے سفارتی دباؤ کا سامنا ہے، تہران کے لیے بیجنگ کی مسلسل حمایت نے واشنگٹن کے لیے مشکلات پیدا کر رکھی ہیں، جس کی وجہ سے یہ ملاقات شدید تناؤ کے ماحول میں ہو رہی ہے۔ یہ وہی اہم ملاقات ہے جسے مشرق وسطیٰ میں جنگ کے آغاز اور سیکیورٹی خدشات کے باعث پہلے مؤخر کر دیا گیا تھا۔ عالمی مبصرین کا کہنا ہے کہ واشنگٹن اس ملاقات کے ذریعے چین کو ایران پر اثر و رسوخ استعمال کرنے کے لیے قائل کرنا چاہتا ہے تاکہ جنگ کا دائرہ کار مزید وسیع نہ ہو۔ دوسری جانب چین اپنے معاشی مفادات اور توانائی کی ضروریات کے پیش نظر تہران کے ساتھ تعلقات میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آنے والے چند روز عالمی سفارت کاری کے لیے انتہائی اہم ہیں، کیونکہ دو بڑی عالمی طاقتوں کے درمیان ہونے والے فیصلے مشرق وسطیٰ کے مستقبل کا رخ متعین کریں گے۔

امریکہ کی مشرقِ وسطیٰ کے ممالک کو 25.8 ارب ڈالر کے ہتھیاروں کی فروخت کی منظوری

واشنگٹن، 8 مئی (ایجنسیز) امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں اپنے اتحادی ممالک کو ہتھیاروں کی فروخت کے بڑے دفاعی معاہدوں کی منظوری دے دی ہے۔ بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق ان معاہدوں کی مجموعی مالیت 25.8 ارب ڈالر ہے، جو کہ گزشتہ ہفتے امریکی انتظامیہ کی جانب سے بتائی گئی رقم سے تین گنا زیادہ ہے۔ اس سے قبل امریکی انتظامیہ نے خلیجی اتحادیوں کے لیے 8.6 ارب ڈالر کے فوری نوعیت کے ہتھیاروں کی فراہمی کا اعلان کیا تھا۔ اعداد و شمار میں اس بڑے فرق کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ یہ ایک انتظامی معاملہ ہے، کیونکہ امریکی حکومت ان معاہدوں کو مکمل طور پر نئے سودوں کے بجائے سابقہ منظوریوں میں ترمیم کے طور پر دیکھتی ہے۔ امریکا کا کہنا ہے کہ ان دفاعی سودوں کا مقصد ان اتحادی ممالک کے ساتھ امریکی عزم اور تعاون کا اظہار کرنا ہے جنہیں 28 فروری کے بعد سے ایران کی جانب سے حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ان معاہدوں سے خطے میں اتحادی ممالک کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافے کی توقع کی جا رہی ہے۔

کرپشن جرائم پر چین کے دو سابق وزرائے دفاع کو سزائے موت

دونوں رہنماؤں کو دی گئی سزائے موت دو سال کے لیے معطل رہے گی

بیجنگ/ ۸ مئی/ (آفاق نیوز ڈیسک) چین کی فوجی عدالت نے کرپشن کے الزامات میں دو سابق وزرائے دفاع کو معطل سزائے موت سنا دی ہے۔ یہ اقدام صدر شی جن پنگ کی بدعنوانی کے خلاف جاری مہم کا اہم حصہ قرار دیا جا رہا ہے۔ سرکاری خبر رساں ادارے کے مطابق سابق وزیر دفاع وی فینگھے اور لی شانگ فو کو فوجی عدالت نے کرپشن میں ملوث قرار دیتے ہوئے سزائیں سنائیں۔ رپورٹ کے مطابق دونوں رہنماؤں کو دی گئی سزائے موت دو سال کے لیے معطل رہے گی، جس کے بعد اسے عمر قید میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دونوں سے سیاسی حقوق بھی ہمیشہ کے لیے واپس لے لیے گئے ہیں جبکہ ان کی ذاتی جائیداد بھی ضبط کر لی گئی ہے۔ سرکاری میڈیا کے مطابق وی فینگھے کو رشوت لینے جبکہ لی شانگفو کو رشوت لینے اور دینے دونوں جرائم میں قصوروار قرار دیا گیا۔ دونوں سابق وزرائے دفاع 2018 سے 2023 کے دوران اہم حکومتی اور فوجی عہدوں پر فائز رہے اور چین کے طاقتور سینٹرل ملٹری کمیشن کے رکن بھی تھے۔ ماہرین کے مطابق یہ حالیہ برسوں میں چینی فوجی قیادت کے خلاف دی جانے والی سخت ترین سزاؤں میں شامل ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ صدر شی جن پنگ کی اینٹی کرپشن مہم کے تحت کئی اعلیٰ فوجی افسران اور حکومتی شخصیات کو عہدوں سے ہٹایا جا چکا ہے۔ کچھ ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس مہم کے ذریعے ممکنہ سیاسی مخالفین کو بھی نشانہ بنایا جا رہا ہے تاہم چینی حکومت ان الزامات کو مسترد کرتی ہے۔

روس نے سلامتی کونسل میں امریکا کی ایران مخالف قرارداد مسترد کردی

واشنگٹن ایک بار پھر خطے میں کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے، روس

نیویارک/ ۸ مئی/ (آفاق نیوز ڈیسک) اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایران مخالف امریکی قرارداد کو روس نے مسترد کرتے ہوئے اسے غیر متوازن اور اشتعال انگیز اقدام قرار دے

دیا۔ ایرانی سرکاری ٹی وی کے مطابق امریکا نے بحرین، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، کویت اور قطر کی حمایت سے سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی تھی، جس میں ایران سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ آبنائے ہرمز میں حملے بند کرے اور جہازوں پر عائد ٹول ختم کرے۔ روسی مندوب نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ واشنگٹن ایک بار پھر خطے میں کشیدگی بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ قرارداد متوازن نہیں بلکہ صرف ایران پر دباؤ ڈالنے کے لیے تیار کی گئی۔ سلامتی کونسل میں روس کے موقف کے بعد قرارداد منظور نہ ہو سکی جسے امریکا کی سفارتی ناکامی قرار دیا جا رہا ہے۔ دوسری جانب آبنائے ہرمز میں کشیدگی کے باعث عالمی سطح پر تشویش برقرار ہے کیونکہ یہ گزرگاہ دنیا میں تیل کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم سمجھی جاتی ہے۔ ایران پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ خطے میں امریکی اقدامات اور پابندیوں کے باعث سیکیورٹی صورتحال متاثر ہوئی ہے۔ ماہرین کے مطابق روس کی جانب سے ایران کی حمایت خطے میں بدلتی ہوئی عالمی صف بندی کی نشاندہی کرتی ہے، جہاں امریکا اور اس کے اتحادیوں کے مقابلے میں روس اور چین ایران کے قریب دکھائی دے رہے ہیں۔

شدید بمباری کے باوجود ایران اب بھی اپنے

70 فیصد میزائل ذخیرے کو برقرار رکھے ہوئے ہے: سی آئی اے

واشنگٹن/ ۸ مئی/ (آفاق نیوز ڈیسک) امریکی انٹیلیجنس ایجنسی سی آئی اے کی ایک خفیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ شدید بمباری کے باوجود ایران اب بھی اپنے تقریباً 75 فیصد موبائل میزائل لانچرز اور 70 فیصد میزائل ذخیرے کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ امریکی اخبار کے مطابق یہ رپورٹ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جنگ کے جلد خاتمے سے متعلق پر امید بیانات پر سوالات اٹھا رہی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایران امریکی بحری ناکہ بندی کو کم از کم 3 سے 4 ماہ تک برداشت کر سکتا ہے، اس کے بعد ہی اسے شدید معاشی دباؤ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ رپورٹ کے مطابق شدید بمباری کے باوجود ایران اب بھی اپنے تقریباً 75 فیصد موبائل میزائل لانچرز اور 70 فیصد میزائل ذخیرے کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایرانی حکومت نے اپنی زیر زمین میزائل سائٹس کو دوبارہ فعال کر لیا ہے، تباہ شدہ میزائلوں کی مرمت کی ہے اور نئے میزائل بھی تیار کیے ہیں۔ صدر ٹرمپ نے بدھ کو اوول آفس میں کہا تھا کہ ایران کے زیادہ تر میزائل تباہ

ہو چکے ہیں، شاید صرف 18 یا 19 فیصد باقی ہیں۔ تاہم سی آئی اے کی رپورٹ اس دعوے سے مختلف ہے۔ امریکی اہلکاروں نے تصدیق کی ہے کہ ایران کی مشکلات برداشت کرنے کی صلاحیت سی آئی اے کے ابتدائی اندازے سے بھی زیادہ ہے۔ ایک اہلکار نے کہا کہ ایرانی قیادت زیادہ سخت اور پرعزم ہو گئی ہے۔

آبنائے ہرمز میں کشیدگی: تیل کی قیمتیں 7.5 فیصد تک بڑھ گئیں

ویانا، 8 مئی (یو این آئی) آبنائے ہرمز میں امریکہ اور ایران کے درمیان تازہ جھڑپوں کے بعد عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں بڑا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق برینٹ خام تیل کی قیمت ایک وقت میں 7.5 فیصد بڑھ کر 103.70 ڈالرز فی بیرل تک پہنچ گئی تھی جبکہ بعد میں معمولی کمی کے بعد 101.12 ڈالرز پر آ گئی۔ واضح رہے کہ امریکی فوجی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ ایرانی میزائلوں، ڈرونز اور کشتیوں کے حملوں کے بعد امریکی بحری جہازوں نے ایران کے خلاف جوابی کارروائی کی ہے۔ دوسری جانب ایران نے امریکہ پر جنگ بندی کی خلاف ورزی کرنے اور ایرانی آئل ٹینکر سمیت شہری علاقوں کو نشانہ بنانے کا الزام عائد کیا ہے۔ یاد رہے کہ عالمی منڈی میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے تیل کی قیمتوں میں تقریباً 40 فیصد اضافہ ہو چکا ہے جبکہ ایشیائی اسٹاک مارکیٹوں میں بھی شدید مندی دیکھی گئی ہے۔

جنگ بندی کے باوجود اسرائیلی حملے، لبنان میں بچوں سمیت 12 افراد اور

غزہ میں 9 فلسطینی جاں بحق، متعدد زخمی

بیروت/ ۸ مئی/ (آفاق نیوز ڈیسک) لبنان کے جنوبی علاقوں میں اسرائیلی حملوں کے نتیجے میں 12 افراد ہلاک ہوگئے، حالانکہ دونوں فریقوں کے درمیان جنگ بندی نافذ ہے۔ لبنانی وزارت صحت کے مطابق حملوں میں دو بچوں اور ایک امدادی کارکن سمیت متعدد افراد جان سے گئے۔ یہ حملے جنوبی لبنان کے ضلع نبطیہ اور مرجعیون کے مختلف دیہات میں کیے گئے۔ رپورٹس کے مطابق اسرائیلی فضائی حملوں میں رہائشی عمارتوں، بازاروں اور دیگر شہری تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ بعض علاقوں میں امدادی ٹیموں پر بھی حملے کیے گئے، جس کے نتیجے میں حزب اللہ سے وابستہ ریسکیو سروس کا ایک اہلکار ہلاک جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا۔ یہ حملے ایک روز قبل اس وقت مزید شدت اختیار کر گئے جب اسرائیل نے بیروت کے جنوبی مضافات میں حزب اللہ کے ایک کمانڈر کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا۔ اسرائیلی فوج کے مطابق حملے میں حزب اللہ کی رضوان فورس کے ایک کمانڈر کو ہلاک کیا گیا۔ 17 اپریل کو جنگ بندی نافذ ہونے کے باوجود جنوبی لبنان میں جھڑپیں اور فضائی حملے مسلسل جاری ہیں، جس کے باعث خطے میں امن کی کوششیں متاثر ہو رہی ہیں۔ لبنانی میڈیا کے مطابق اسرائیلی فوج نے دریائے لیتانی کے شمال میں واقع چند دیہات کے لیے نئی انخلاء وارننگز بھی جاری کی ہیں۔ دوسری جانب حزب اللہ بھی اسرائیلی فوجی پوزیشنز پر حملوں کے دعوے کرتی رہی ہیا دھر اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری ہے، فضائی حملوں میں مزید 9 فلسطینی شہید ہوگئے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق غزہ میں جنگ بندی کے باوجود اسرائیل کی جانب سے بربریت کا سلسلہ جاری ہے، ایک سیکیورٹی پوسٹ پر فضائی حملے کے نتیجے میں کم از کم 2 فلسطینی پولیس اہلکار شہید ہوگئے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران اسرائیلی حملوں میں مجموعی طور پر 9 فلسطینی شہید جبکہ 39 زخمی ہوئے۔ وزارت صحت کے مطابق ابھی بھی متعدد متاثرین ملبے تلے اور سڑکوں پر موجود ہیں، جبکہ ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں اس وقت وہاں تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

اسرائیل کی توسیعی پالیسیاں علاقائی امن کو خطرے میں ڈال رہی ہیں: صدر اردوان

غزہ میں بربریت بھرے طریقہ کار کی مذمت کرتے ہیں

انقرہ، 8 مئی (ایجنسیز) صدر رجب طیب اردوآن نے کہا ہے کہ اسرائیل کی توسیع پسند پالیسیاں خطے کے لیے بنیادی سلامتی کا خطرہ ہیں۔ اسرائیلی جارحیت نے ایک بار پھر واضح کر دیا ہے کہ ہمارے خطے کے لیے بنیادی سلامتی کا مسئلہ موجودہ حکومت کی توسیع پسند، قانون شکن اور معیارات کی خلاف ورزی کرنے والی پالیسیاں ہیں۔" اردوآن نے جمعرات کو دارالحکومت انقرہ میں الجزائر کے صدر عبدالمجید طبون کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کا اہتمام کیا۔ اس دوران ترک صدر نے کہا کہ ترکیہ اور الجزائر خطے کی امن و سلامتی کو خطرے میں ڈالنے والے پرتشدد سلسلے کو ختم کرنے میں ایک مشترکہ موقف کے مالک ہیں۔" طبون نے بھی خطے میں اسرائیلی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ہم اسرائیلی قبضے، بین الاقوامی حقوق انسانی کی خلاف ورزیاں، لبنان پر اس کے حملوں، اور غزہ میں بربریت بھرے طریقہ کار کی مذمت کرتے ہیں۔" اس سے قبل اردوآن نے صدارتی کمپلیکس میں طبون کا استقبال کیا، جہاں دونوں رہنماؤں نے اعلیٰ سطحی اسٹریٹجک تعاون کونسل کے اجلاس کی مشترکہ صدارت کی۔ بعد ازاں وہ دو طرفہ معاہدوں پر دستخط کی تقریب میں شریک ہوئے۔ اردوآن نے کہا کہ ترکیہ، توانائی، کان کنی، نقل و حمل، اور زراعت سمیت اسٹریٹجک شعبوں میں الجزائر کے ساتھ اپنے تعاون کو مضبوط کرنے کے لیے پُرامید ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک طویل مدتی توانائی کی ترسیل سکیورٹی، خاص طور پر 'قدرتی گیس' پر تعاون کو فروغ دیتے رہیں گے۔ طبون نے کہا کہ الجزائر اور ترکیہ معاشی روابط میں تنوع لانے اور اپنے 'مشترکہ تاریخی ورثے' کو محفوظ رکھنے کے بھی خواہاں ہیں۔

انڈونیشیا آتش فشاں پھوٹ پڑا، 3 افراد ہلاک

جکارتہ، 8 مئی (یو این آئی) مقامی میڈیا کے مطابق، انڈونیشیا نے جمعہ کے روز ان کوہ پیماؤں کو بچانے کے لیے ایک آپریشن شروع کیا ہے جو آتش فشاں پھٹنے کے بعد وہاں پھنس گئے تھے۔ اس واقعے میں اب تک تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں جن میں دو غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ خبر رساں ویب سائٹ ڈیٹک کے مطابق، صوبہ شمالی مالوکو کے جزیرے ہلماہیرا پر واقع ماؤنٹ ڈوکونو آتش فشاں اچانک پھٹ گیا۔ پولیس اہلکار ایرکسن پاسا ریبو نے ویب سائٹ کو بتایا کہ تین افراد ہلاک ہوئے ہیں، جن میں سے دو غیر ملکی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ تقریباً 20 کوہ پیما اب بھی وہاں پھنسے ہوئے ہیں۔ حکام نے کوہ پیماؤں کو نکالنے کے لیے ریسکیو ٹیمیں روانہ کر دی ہیں۔ آتش فشاں جمعہ کی صبح تقریباً 7:41 بجے پھٹا، جس کے نتیجے میں دھوئیں اور راکھ کا بادل فضا میں تقریباً 10 کلومیٹر کی بلندی تک بلند ہوا۔ انڈونیشیا کی قومی ایجنسی برائے انسداد آفات (BNPB) نے کہا ہے کہ ایسی اطلاعات ہیں کہ ماؤنٹ ڈوکونو کے واقعے میں دو سیاحوں کی ہلاکت کا شبہ ہے۔

سعودی عرب کا فوجی کارروائیوں کیلئے

فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار

ریاض، 8 مئی (یو این آئی) امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان جاری جنگ کے دوران سعودی عرب نے اپنی فضائی حدود کو کسی بھی قسم کی جارحانہ فوجی کارروائیوں کے لیے استعمال کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ عرب میڈیا کی ایک رپورٹ میں سعودی ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب کشیدگی میں کمی کا خواہاں ہے اور پاکستانی ثالثی کی ان تمام تر کوششوں کی حمایت کرتا ہے جن کا مقصد واشنگٹن اور تہران کے درمیان جنگ کے خاتمے کے لیے ایک معاہدے تک پہنچنا ہے۔ سعودی ذرائع نے بتایا ہے کہ مملکت نے جارحانہ فوجی کارروائیوں کے لیے اپنی فضائی حدود کے استعمال کی اجازت نہیں دی۔ سعودی ذرائع نے مزید بتایا ہے کہ کچھ عناصر مشکوک وجوہات کی بناء پر سعودی عرب کے موقف کی گمراہ کن تصویر پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے گزشتہ روز اپنی ایک رپورٹ میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ سعودی عرب اور کویت نے امریکی فوج کو اڈوں اور فضائی حدود تک دوبارہ رسائی دے دی ہے۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com